

محرمه سیدنا محمد سید اکابرین و آخرین صلی الله تعالی علیه و علی آله و صحبه اجمعین
الیوم الدین بان اترجم الرسالة الانیقه بالعبارة العربية الرشيدة المسماة باللیل
على اثبات نبوة نبینا محمد المصطفی صلی الله تعالی علیه و سلم بدعیسی علی نبینا و علی
السلام الغاضل الکامل الخیر اللوذعی و التحریک المعنی السید السند محمد ابراهیم
بن الحسین الحسنی العسینی رحمه الله تعالی علیه بالعبارة الفارسیة و نلوهما
بالعبارة الهندیة المشهورة فی دیارنا الهند لیعم افادتهما و یشتیع نفعهما و اجتنبا
اعادتهما فانتمت بامرہ العالی و الفت لحاکمه المتعالی فحدثت تحت العبارة العربیة للبر
المذکورة الترجمۃ الفارسیة ثم الترجمۃ الهندیة المشهورة و ارجو من الله تعالی
ان یبولها و فی محض الاستحسان و وصولها و سمیتها بالهندیة المحمیدیة دلیل النبوة
عجل احمد یتعلی صاحبها الصلوة و السلام و انا المترجم العبد الضعیف القلیل بضاعة
ایر و القلیل استطاعة علی اسمی اما المتداول بلسان العوام فنجف علی مخاطب من
من مشہورۃ النواب المنوۃ بالشان بتابع العلماء محمد نجف علیخان اللهم امح ذنوبی و یستر
عیوبی و اجعل ترجمتی تلك ذریعة لمحصل املی و وسیلة لاستحسان عملی و انت
فما ارحم الراحمین ما لک یوم الدین اللهم امین ترجمہ فارسی ستایش بامر خداوندی
شاکر که از فراز سپهران سپهر فردا آورد نامہ خودش بر بنمودن سر اسرم و مژد و بر راست پوشان
نا سپاس بہترین فردوش بر کشاد و این رسالہ نامہ پالوده ترین گفتارست نہان راز بابر کشاد
پایان ترین رہبر راست سوی فرکا ہش راہ نما فرستاد ہمین برگزیدہ خودش محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
و سلم و برگزیدہش پایان رسان زنجیر پیغمبری و برگزیدہش پایہ سر و سوری بر مہین پیغمبران
خودش در رہبری و برگزیدہ پیغمبری فرستادنش انجستہ ترین بنگام و بہترین زبان ستودہ
ترین در و دو پاک ترین زندیش فرستاد بر آن سرور فرود میدہ نشان فرازین در و دو نجستہ
زندش بر آن فرازین فرگاہ پاک فرزند و بر آل پاکیزہ زاد و یاران بادین و دادا و جاد و یاران باو
سپس فرام دوسروری کہ فرمان بردنش سرایہ سودست و سر نواز داشت نہادن دست مایگی
بہود و چہ سان نبود از ہر آنکہ اوسروری ست فرازین پایہ فرزند دوسروری و ولای گسری بہرہ و

بہرہ برتری استواری دہندہ کاخ اسلام فرازندہ آسمانہ فرازش ایمان سرفراز گستران دیدہ
 ہمین سروران فراہم کن پیشی و برافرازی بر فرزند گان بفرہیدہ خواہد بر فرازندہ از والا
 پسچان داور بر کشامی و والا فی ماسر فرازندہ نجمتہ آئین اسلام را بر فرازندہ بہرچہ کہ
 فرازش پایہ را در غور بود و سزاوار فرہیدہ گفتار بر سزیدہ کردار دہش بار فرازین پایگاہ یزدان پرست
 خدا آگاہ ہمایون آئین ہمین ترین پیغمبر دگرزین ترین و خورشاد و راسر پایہ استواری چون مہر در خان
 بدہش گستری و نوازش پروری در فروغ باری سرور با گوہر نواب مستطاب یمن الدولہ وزیر الملک
 نواب محمد علیخان بہار وصول جنگ سرور داور کاخانہ محمد آباد عرف ٹونک کہ تختش جاویدان
 وزش بار دفرہ فرازش فرازی آشکار باد کہ شکر رسالہ نجمتہ بر سر و عبارت و گفتار خوبی نوذامیہ دلیل
 افہام نبوت نبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام در بندگزارش کشید
 و بنگاہش در آوردہ دانشمند ہی نہان راز ما در یاب ہمین فرزاند بافرہ و فرتاب نوازش دانش
 گستران آئین اسلام فرازش پڑوہ و خورشید شریعت حضرت خیر الانام علیہ النجۃ والسلام السید
 محمد ابراہیم بن احمد المحسنی الحنفی رحمہ علیہ را پای جہی کہ بحر بی زبانش ترجمہ گویند بدو گانہ گزارش کشید
 شخصین بفارسی زبان مشہور سپس در زیر چین عبارت مجاورہ این ہنگام کہ بزبان اردو شہرتی داد
 و مہر روزگار با این داگوہ زبان کشایند بہ تحریر در آرم و این ترجمہ باسان ترین برگزارش و کوتاہ
 ترین گفتار بزرگوارم کہ سوادش ہمہ را فرار سدا از انجا کہ فرمائش را سودی ہمہ عیان دیدم خود را با بکہ
 یابی برین کار بکشیدم و این ترجمہ را ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ نام بردم اینک از یزدان والا خوش
 کہ این رنج مرا مزہ بخشد کہ در و گیتی ام سود بار آید و از بزمہ مندی بدو روم کشیدہ بہرچہ در فرازین
 جانم بکار آید از دانش فرماید و نگارندہ پای جہم را علی نام است و خجف علی بر زبان اقتادہ عوام بن
 سرور والا گوہر مہر خوانی کہ خطاب باشد پایہ من برافراخت و من کمترین پایہ را بتاج العلماء محمد
 خجف علیخان نامور ساخت سپاس نوازش این فرازین فرگاہ نیارم برگرد د پاک یزدان دانش فرازین
 پایہ فرازندہ تر از پایہ کہ دارد بر فرازش آراد تراج ترجمہ ہندی ساری تعریفین ہین واسطہ
 ایسہ خداوند تعالیٰ جلشانہ کہ جس نے بپنی پاک آسمانی کتاب عرش سے نازل کی واسطہ سب آدین
 کے کہ اس سے سید را سستہ پا دین اور اس مقدس کتاب آخری کو حجت قرار دیا تاکہ شکر آدمی

رسولوں اور وحی خداوندی کے دیپونچے کا عذر بعد اسکے زبان پر نہ لایا اور یہ برگرزیدہ کا
 اولین صاف بیان ہے اور آخرین حجت و برہان اور بھیجا اوس نے اپنے برگزیدہ رسول محمد مصطفیٰ
 کو اور بنایا او کو سید المرسلین خاتم الانبیاء تاکہ غالب کرے سب دینوں پر اپنا پاک تر اور برگزیدہ
 دین اور شاہدے سب میسر سے آئینوں کو یہ سید ہی آئین اور مبارک تر اور بہتر بنایا ایسے سید المرسلین
 کے زمانہ بعثت کو اور دائمی اور ظاہر تر معجزہ سے روشن کر دیا اونکی نبوت اور رسالت کو پاک
 درود اور مبارک سلام اون پر اور اونکی آل اطہار اور اصحاب اختیار پر سبھوں پر جب تک آسمان اور
 زمین قائم رہے پاک درود اور پاکیزہ سلام کا نزول اور پیر دائم رہے آئین بعد اسکے عرض ہے کہ
 اللہ و لون ماسور فرمایا ایسے عالیجناب معلی القاب نے جنکی اطاعت فرمان سودا اور بھود کی افضل
 اور اونکی فرمان بری حصول مرادات کی دلیل ہے یعنی ہمارے خداوند نعمت و اقبال باشوکت و
 جلال و عزت خاندان والائی انتخار و دو دمان دانائی راس الامر رئیس الکبار ملاذ الفضلہ و کف الصلہ
 امیر ابن الامیر ابن الامیر فاضل عدیم المثل عالم عدیم النظیر رئیس المسلمین امیر المؤمنین حضرت نواب
 صاحب عالیجناب عین الاعیان یلین الدرد و وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگل کی
 است دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک دام اقبالہم و زاد اجمالہم نے جنکی محاسن اور مشاہد اور
 فضائل و کمالات آفتاب سے زیادہ مشہور اور اطراف اور اقطار ممالک میں کمال شہرت کے ساتھ
 شہرین جمہ خاکسار قلیل البضاعہ نجف علی نام کو کہ ترجمہ کردن ایک رسالہ کو جسکا مضمون حسانت فارسی
 کی حاصل ہو نیکا موجب اور ہر طرح کی سپاس کا سزاوار ہے اور اسکی عبارت فصاحت اور بلاغت
 اور طرز مناظرہ کی تعلیم کیواسطے ایک دانا معلم اور بہترین آموزگار ہے اور نام اس مبارک سالہ
 کا دلیل اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
 ہے اور یہ مختصر رسالہ مفید عالم الاکلام ہے تصنیف کیا اوسکو والا جناب فاضل کامل عالم عامل راجس
 انتخار الفضل السید السند محمد ابراہیم بن الحسن الحسنی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر برین جمہ کترین
 معجزہ نیرنی حسب ارشاد ترجمہ کیا اس عربی رسالہ کا اس روش پر کہ عبارت عربیہ کے تحت میں فارسی
 ترجمہ اور فارسی عبارت کے نیچے اردو ترجمہ بائیں ترجمہ لکھا جس سے ہر شخص فائدہ حاصل کرے
 عموماً اور اہل اسلام اور باب ایمان خصوصاً اور ثواب اسکا عائد ہو طرہ ہمارے عالیجناب نواب

مستطاب دام اقبالہم کے جو آمراور معین ہیں اس کام کی اور یہ تجھت جناب محمد روح
 کے اس خاکسار مترجم کو برکت اس سال مبارک کام کی نصیب ہوا اللہ آمین بجز مہم حضرت
 خاتم الانبیاء رسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وانت ارحم الراحمین اور
 اس ترجمہ کا نام رکھا پد یہ محاریہ ولیل نبوت احمدیہ بعون اللہ المستعان المنان
 ذی الجود والاحسان ۛ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من اصابته بالرسالة خصوصاً
 نبینا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین فارسی یعنی نبی
 بر خداوند تعالیٰ پروردگار جانیان و درود و سلام بر ہر کسی کہ بگزید ایزد تعالیٰ اور ابتر
 از سوی خودش مراد از آن سراسر مسلمان خصوصاً پیغمبر ماجد خاتم الانبیاء والمرسلین و بر آل
 واصحاب آن سرور مگنان اردو سب تعریفین لائق ہیں خداوند تعالیٰ پروردگار
 اور درود اور سلام او پر اونکے کہ جنون کو مقبول فرمایا اور برگزیدہ کیا خداوند تعالیٰ
 نے خصوصاً او پر ہمارے نبی ختم کرنے والے سب نبیوں اور رسولوں کے حضرت محمد سرور
 او پر اونکی آل اور اصحاب کے سہون پر عزلی فقط سائل ہی بعض احباب انصاری
 اذکر لہ ما اعتمد علیہ من الدلیل علی نبوة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 المسیم علی نبینا وعلیہ السلام فارسی یعنی ہر آئینہ سوال کرد از من عالمی از علماء انصاری
 کہ ذکر کنم مراد را آنچه کہ اعتماد داشته باشم بر آن از برهان بر نبوت نبی ما حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بعد از مسیح علی نبینا وعلیہ السلام اردو پس ہر آئینہ سوال کیا مجھے ایک عالم نے
 نظر نیونیکے عالمون میں کہ میں ذکر کروں اوس کیواسطے وہ دلیل کہ جسر میں اعتماد کرتا ہوں دلیل
 میں سے او پر نبی ہونے ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے
 عزلی فاجبت ان احمر لہ ذالک عسی ان ینفعہ او ینفع عیدہ من الطالبین وان کان
 عندہ جواب فبالکفر برسولہ عن المنازعة والقیل والقال فانہا من دایا الیہا فارسی
 یعنی پس دوست داشتہ انیکہ بنویسم از بہر او این را شاید کہ سود دہد اور یا جز اور از طالبان

المادة الذی یتبنی علیہ المعجزة لا یختص بجن دون فن ولا بشیء دون شیء بل کل
 ما لا یقدر علیہ الا انسان بما هو الانسان فهو خارق للعادة فارسی یعنی تصحیح
 تعریف معجزہ و بیان آن این با مطلوب نیست و لیکن مطلوب ظاهر نمیشود مگر بہ ہودا کردن
 کا نہ امور نخستین این کہ دانستہ شود کہ ہر آئینہ خارق سادقی کہ بر آن معجزہ مبتنی و اساس نہادہ
 میگردد مختص نمی باشد بہ فنی بغیر فنی دیگر نہ بیک چیز بدون چیز دیگر بلکہ ہرچہ کہ انسان بحیثیت
 انسانیت خود بر آن قدرت و توانش نہ داشتہ باشد ہانست خارق عادت اُردو و اور معجزہ
 کی تعریف کی تصحیح اور بیان یعنی فائدہ قید مطابق دعوی اور مقرون بالتحدی کا بیان اس جگہ
 مطلوب نہیں لیکن مطلب ظاہر نہیں ہوتا مگر تین باتوں کے ظاہر کرنے سے پہلی بات تو یہ ہے
 کہ بنا نا جاوے کہ ہر آئینہ خارق عادت یعنی خلاف عادت جس پر معجزہ بنی ہوتا ہے خاص نہیں ہوتا
 ساتھ ایک فن خاص کے نہ دوسرے کے اور نہ ساتھ ایک چیز کے نہ دوسری چیز کے بلکہ جو کام کہ
 اور ہر انسان اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہے قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہی خارق عادت ہر عربی
 فلو انی بصنعة او حرفة او صوت او كتابة او غیر ہا ما لا یقدر علیہ غیرہ فهو خارق
 للعادة فارسی پس اگر بیاورد کہ اُمی صنعت یا حرفہ یا آواز یا کتابت یا جبر آن از انجہ کہ بر آن قدرت
 نہ داشتہ باشد غیر آن آئندہ پس آنت خارق عادت اُردو و پس اگر لاوے کوئی صنعت یا حرفہ
 یا کوئی آواز یا کتابت یعنی انشا یا سوا اسکے ایسا کام جس پر قدرت نہ رکھتا ہو سوا اسکے دوسرے آدمی
 پس وہ ہے خارق عادت عربی ثم ان کان مقرونا بالتحدی فهو المعجزة والا فکلمة فارسی
 یعنی اگر آن خارق بالتحدی مقرون ہو دانستہ معجزہ ورنہ یعنی اگر بالتحدی مقرون نہ باشد پس آن
 کرامت ست معجزہ نیست اُردو و پھر وہ خارق عادت اگر مقرون بالتحدی ہو یعنی مجادلہ اور محاضرات
 اور مقابلہ میں ظہور کرے پس وہ ہے معجزہ اور نہیں تو یعنی اگر مقرون بالتحدی نہ ہو تو وہ ہے
 کرامت عربی و اما قلنا بعد ما اختصا ما ہما بشیء اذ لا دلیل علی التخصیص و معہ کان
 الذبح محکا فارسی یعنی جزا این نیست کہ تائل شدید مخصوص نہ ہوں معجزہ پیمیزی خاص از ہر
 آنکہ دلیلی بر تخصیص قائم نیست و با دلیل ترجیح محال بود مترجم گوید مرادش آنکہ اگر بر تخصیص معجزہ ہر
 چیز خاص بچو انقلاب عصا بصورت ثعبان وحیدہ دلیلی قائم کنیم و گوئیم کہ خارق عادت ہمیں ست

کہ دیگر ہی ہر آن مسمی نبوت بر آن قدرت ندارد و درین صورت اگر استدلالی دیگر احوالیت را بر
 تخصیص معجزہ بر همین خارق حادث و دلیلی بیارند و استدلال دیگر بر تخصیص آن در بین معجزات برائی
 دیگر قائم کند و علی هذا القیاس است دلالت دیگر پس بفراموشی دلائل و اجتماع استدلالات ترجیح یک
 دلیل بر دلیل دیگر محال بود و اگر یک دلیل را بر دلیل دیگر ترجیح برگزینند بفراموشی دعوی تخصیص
 معجزہ در بین صورت خاص و از دلیل مثبت تخصیص معجزہ بصورت دیگر انکار کنند ترجیح بلا مرجع لازم
 آید و آن خود خلاف عقل است پس ناچار بہ دلائل را بقسادی پایہ بر شمرده تخصیص را از میان بردارند
 و چون مستطوب یعنی این کہ در خارق بودن تخصیص را مغربی و اختصاص را محلی ثبت خرق
 عادت من حیث الخرقیہ عامست باز بستہ بامری و تخصیر بر کاری نمی باشد آرد و او را اسکے سوانہ
 کہ ہم نے کہا خاص نہو ناسا تہ کسی چیز کے واسطے کہ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور اگر دلیل
 کے ساتھ ہو تو ترجیح محال مترجم کتاب ہے کہ محال ہونے ترجیح اور فوقیت ایک دلیل کی اور دلیل نہ کر
 کے تشریح اور تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی خاص طریق سے خارق حادث کے صادر ہونے کو معجزہ کہیں
 نہ دوسرے طریق سے مثلاً نصاری اگر اندھی کے سوا کما کرنے کو یا مردہ کے زندہ کرنے کو خاص معجزہ
 جانیں اور دوسرے طریق سے خارق حادث کے ظہور کو معجزہ نہ سمجھیں اور یہ شخص جو ایک ہی طریق
 خاص سے صادر ہونے خارق حادث کو معجزہ سمجھتا ہے اور دوسرے طریق سے صادر ہونے کو معجزہ نہیں
 مانتا اپنے اس تخصیص کے دعویٰ پر دلیل لاوے اور پھر دوسرے شخص دوسرے طریق خاص سے سمجھنے
 والا معجزہ کا ایک اور دلیل لاوے اور دونوں دلیلیں برابر ہوں پس در صورت برابری اسکے
 ترجیح محال اور بدون ترجیح کے ان دونوں دلیلوں میں سے ایک کو راجح اور نائق سمجھا اور دوسرے
 کو مرجح کہ خلاف عقل پس در صورت تساوی اور برابر ہونے دلیلوں کے تخصیص باطل ہو اور
 مدعا یعنی تقسیم ثابت ہو اس بیان سے کہ معجزہ کا ظہور کسی خاص امر اور خاص طریق پر وابستہ اور منحصر
 نہیں ہوتا محرمی والیضہ اندی اختلاف معجزات کہ نبیاء علیہم السلام بحیث بنحرم بعدہم
 الاختصاص ولا شترک للجمیع فی افادۃ المطلوب الی غیر ذلک فارسی یعنی و نیز می بینم
 مختلف بودن معجزات انبیاء علیہم السلام بروشیکہ یقین می کنیم بخاص نبودن و نیز بسبب شترک
 بودن سراسر معجزات در افادہ مطلوب تا بحیر ازین مترجم گوید مثلاً کہ غیہ نصاری بدنبوت موسی

اور نیز بر اسات مسیح علی نبیا و علیہم السلام قائل و معتز انہ باوجودیکہ از موسی علیہ السلام انقلاب عسا
بصورت سمیہ و ثعبان و انفاق و حجر و جزآن آیات تسعہ بطور رسید و از عیسی علیہ السلام یکہ ہم
ازین معجزات بہ بیداری نگشید و همچنین از مسیح علیہ السلام احباب میت و فناء اکہ و ابرص و سہین
سان و دیگر معجزات ہویدا شدہ اند کہ از موسی علیہ السلام ہویداری کی ہم ازین خوارق عادت پیدا
نشد پس اگر خوارق عادت کی را بحیال اختصاص خوارق در بین صور خاصہ معتبر انکار نہ
خوارق عادت دیگر کی کہ غیر خوارق اول باشند از پایہ اعتبار ساقط شمارند پس باید کہ بہ نبوت
کی ازین دو معتز نشوند نظر باختصاص خوارق در صور خاصہ کہ تسلیم کنند و آنچه کہ ازین صور مخصوصہ
بیرون بود خوارق عادت نشدہ است چہنیں معجزہ غارابی ثمانند و اگر ہر دوگونہ خوارق عادت را
معجزات اعتبار کنند ہم اختصاص خوارق در صور خاصہ ناگزیر لازم آید و ہمیں است مطلوب را اگر
ہمیں صورت ہائے مخصہ را کہ از حضرت موسی و عیسی علیہما السلام ہویداری رسیدند و خوارق عادت
ساب کنند و از خوارق دیگر کہ بصورت دیگر خلوات صور تہای مذکورہ ہویدا شدہ اند انکار و رز نہ
مخص قنعت و جمل بود کہ با دست وجود خرق عادت در صورت دیگر ہم آن خارق را خارق ندانستن
نشان دہد از نادانی نہ کرد آشکارا کہ قنعت و راست پوشی او و قولہ والا شتر اکہ البجیع تا آخرہ علیہ
است دیگر یعنی ہر گاہ مطلوب یعنی صدق دعوی از ہر صورت حاصل شدن می تواند تخصیص را بدہد
و اختصاص را چہ کار آرد و اور نیز ہم دیکہتہ بین مختلف اور جداگانہ طور سے پیدا ہونا انبیا
علیہم السلام کے معجز و کایا کہ یقین کرتی ہے عقل خاص نہونی کہ اور سوا اسکے بسبب مشترک ہوئے
سب معجزوں کے مطلب کے فائدہ دینے میں اور سوا اسکے یعنی جب ساری خارق عادتوں کے
نبی ہونا دعوی نبوت کا سمجھا جاتا ہو تو تخصیص کی حاجت کیا ہے مترجم کتاب ہے کہ مثلاً مسیحی عالم کہے کہ
صرف مہر دے کا زندہ کرنا یا اندھی کو سوا انگھا بنانا اور مہر دس کو چنگا کرنا اور اسے طرح دوسرے
معجزے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے صادر ہوئے معجزے ہیں اور دوسری قسم کے خارق عادت
معجزے نہیں تو لازم آتا ہے کہ لکڑی کو سانپ بنانا یا دوسرے معجزے کہ حضرت موسی سے واقع
ہوئے اور حضرت مسیح سے ان کا بطور نہیں ہوا و سے معجزے نہون پس اس صورت میں موسی
علیہ السلام مسیحیوں کے نزدیک نبی نہوئے اور حال یہ کہ یہ لوگ یعنی مسیحی مذہب والے موسی کی

نبوت کے بھی تامل ہیں اور تورات کو آسمانی مقدس کتاب مانتے ہیں اور اس کتاب کے مہند خانے
کو سوسای اورن کئی کاموں کے بنی کی بنی کے بابت حضرت مسیح نے ترمیم فرمائی واسب العمل جانتے
ہیں بموجب حکم اپنی انجیل کے پس اس تفسیر سے معجزہ کی تحفیں ساتھ ایک فن خاص ایضاً فرما
کے باطل ہوئی اور تمہیں ثابت ہوئی عہد ملی والثانی ان حصول العلم بکونہ معجزۃ انما
یتقو کونہ جہین احد بکالکون الشخص من اہل ثلاث الصفات والحرفۃ لکونہ ساحراً
من السمۃ بالنسبۃ الی ماحمد مر عن موسی علیہ السلام من المعجزات او کونہ طبیباً
الاطباء بالنسبۃ الی غالب ماحمد مر عن عیسی علیہ السلام او کونہ عالماً بکونہ الموسیقی
بالنسبۃ الی ماحمد مر عن داؤد علیہ السلام فارسی یعنی دربی از آن سلاسل است
کہ ہر آئینہ حاصل شدن علم بمعجزہ بودن آن خارق عادت بد و وجہ متصور میشود کہی ازین بورن
کسی از اہل آن صفت و حرمت بچو بدوش جاو و گری از جاو و گران بنسبت آنچه کہ از موسی
علیہ السلام از معجزات ظاہر شدہ یا بدوش طبیبی از جملہ طبیبان نسبت غالب مچھرات عیسی علیہ السلام
یا بدوش دانایا و ماہر بعلوم موسیقی و لغتہ سرای بنسبت آنچه کہ صادر شد از داؤد علیہ السلام و زمین
سان مترجم گوید مردوش نیست کہ چنین ماہران ہر گاہ مدعی رسالت را بگرد کہ کاری از قبیل
و حرمتہ آمان بکار آورد و کسی دیگر از اہل آن صفت و خودشان ہم از آوردن شل آن زبانان
و ناتوانان ہتند این کار اورا معجزہ دانند اما ناگاہان آن صفت و جاہلان آن حرفہ باین کار
بی بردن نمواند آر و یعنی دوسرے امر اون تینوں امر وین سے جسے مطلب ظاہر ہوتا ہو
یہ ہے کہ معجزہ کو معجزہ جاننا سوا اسکے نہیں کہ دو وجہوں سے تصور ہوتا ہے ایک تو اس جاننے
والیکاماہر اور عالم ہونا وین صفت اور حرمت سے جسکی جس سے وہ معجزہ گمان کیا جاتا ہو جسے
ساحر ہونا بنسبت اون معجزون کے جو موسی علیہ السلام سے صادر ہوے یا طبیب ہونا بنسبت
غالب معجزون حضرت مسیح کے یا راگ کے فن کا ماہر اور عالم ہونا بنسبت اوس معجزہ کے جو صادر
ہوا حضرت داؤد علیہ السلام مترجم کتاب ہے کہ کسی معجزہ کا دیکھنے والا جب تک عالم ہوگا تو وہ قادر
نہو نا اس صفت اور حرفتہ کے عالمون کا ایسے کام پر جو نبی سے صادر ہو اکیونکہ سمجھ گیا اور جب
ایسا نہ سمجھ گیا تو ایسے کام عجیب کو معجزہ کیونکہ تصور کر گیا عرفی وثانیہ ما ان یعلم ذلك باتفاق

اهل التمثیل اذا لم یکن الشخص ساحراً فقد جعل له العلم باتفاق السحرة یمکن ذلك
 كما یمکن ان یجعل فن السحر فان جعل المصاحبة انما یعلم کونہ معجزة لا سحر اما للسحرة
 انما علمهم بالسحر واما لغيرهم فلتقرر السحر بالبحث بمنع وعادة فلو اطوعهم علی الکذب
 انہ لیس من فن السحر والا فتم قطع النظر عنه ما لیس یمکن الفرق بينهما اذ الجاهل بالسحر
 یمکن ان یرى کل معجزة سحر اذ اکان من جنس التی فی الظهور وکان الجاهل بالطب
 یمکن ان یرى کل معجزة طباً اذ اکان من فن الطب فی کماله وکان فلو اتى بالسحر الی
 الارض اور رفع الارض الی السماء لایرفع عنهما هذا الاحتمال عند الجاهل باللفظ
 قارسی یعنی دویمی آن دانسته شدن آن خارق عادت است باتفاق اہل فن مثلاً اگر شخصی
 خود ساحر نبود پس اور حاصل میشود علم بالمعجزات بسبب متفق شدن ساحران براینکه این کار از آ
 قبیل است کہ ممکن نبود حصول آن بفن سحر پس عصارا الفنی ساختن ہر آئینہ معجزہ بودن وسحر بودن
 دانسته میگردد ساحران را بسبب علم آنان بسحر وخیر ساحران را بسبب اقرار کردن ساحران باین کہ
 اینکار از فن سحر نیست بروشیکہ عادتہ متفق بودند سازوار ومتفق بودند آن ہنگنان بر کذب و دروغ
 با قطع نظر ازین دو طریق یعنی کیے بسبب علم خود دانستن دویمی باقرار باہران این فن شناسا شدن
 وعالم شدن بود چگونہ ممکن بود فرق کردن درین دویمی معجزہ را از جادو جدا دانستن زیرا کہ آنگاہ
 از فن سحر محمول خواہد کرد ہر معجزہ را بر سحر برگاہ آن معجزہ از قبیل دیگرگون کردن صورتها خواہد بود
 وبہینین نادان فن طب ہر معجزہ را محمول خواہد کرد بر طب ہر گاہ خواہد بود آن معجزہ از قبیل تصرف
 کردن در بدن او بہین سان پس اگر بیمار دینی صاحب معجزہ آسمان را سوی زمین و یا بر فراز
 بروزین را تا آسمان دور نخواہد شد ازین دویمی از سحر وطب این احتمال نزدیک جاہل فن آرد
 اور دوسرا معجزہ ہجائے کا یہ ہے کہ ایسی خلاصت عادتہ عجیب کام کو معجزہ جان لین اوس فن
 کی جس فن کی نہیں ہے وہ معجزہ عبادت ہو یا عالمون اور باہرون کے اقرار کرنے اور بالاتفاق کہنے
 سے کہ یہ کام بیشک معجزہ ہے کسی صنعت اور حرفہ سے نہیں مثلاً جب کوئی شخص خود ساحر نہ تو
 اوسکو یہ جاننا حاصل ہوگا ساحرون کے اتفاق کرنے سے کہ ایسا کام سحر کے فن سے ممکن نہیں
 پس بالتحقیق عصا کا سانپ بنانا معجزہ سمجھا جائیگا اور سحر نجانا جادو سحر و کو تو اپنے عالم اور باہر

ہونے کے فن سے اور غیر ساحر و کوا اقرار کرنے سے ساحروں کے اس امر پر کہ یہ عجیب کام سحر و
 جین اس واسطے کہ عادت متغیہ ہے ایک چوٹی بات پر متفق ہو جانا ایک گروہ کثیر کا یعنی مسلم عقل
 اس بات کو تسلیم نہیں کرتی اور جب ان دونوں کاموں سے قطع نظر کریں یعنی ان دونوں اثر
 میں سے ایک کو بھی نہ مانیں تو سحر اور معجزہ میں فرق کرنا ممکن نہ ہوگا اس واسطے کہ جو شخص سحر کے
 فن سے ناواقف ہو گا وہ تو ہر معجزہ کو سحر ہی سمجھ گا جب وہ معجزہ متغیر اور تبدیل ہو جانے صورتوں
 کے جنس اور قبیل سے ہوگا اور ایسے ہی عالم طب کا بنجانے والا ہر معجزہ کا طب ہی سے ہونا ممکن
 کر گیا جب وہ معجزہ ہوگا جس تصرف فی الابدان سے یعنی تصرف کرنا بدو نہیں جیسے چنگا کرنا میوہ کا
 یا شفا دینا تب زوہ کا یا زندہ کرنا مردہ کا اور ایسے ہی اور سحر وہ ہیں اگر صاحب معجزہ آسمان کو
 زمین پر لے آئے یا زمین کو آسمان تک اوٹا لیجائے تو اس فن کے جاہل اور ناواقف سے
 یہ گمان ہرگز دور نہ ہوگا سحر علی نعم اذا کال الشیخ سحر او طبیا مثلاً فقد حصل
 له العلم بکون مائتی بد معجزۃ کا سحر و کا طباً بل کلفۃ و مشتقۃ و کذا اذا اجتمع علیہ
 جہت من السحرۃ و کا طباً ہمیشہ کا یحتمل تو اطوہم علی الخفاء و اقتر والد بدل لك فبقدر
 حصل له العلم ایضاً فارسی یعنی ہر گاہ آن شخص خود مثلاً ساحر یا طبیب خواہ بود حاصل
 خواہ شد اور ابلا کلفت و بی مشتق علم بمعجزہ بودن و سحر و طب بودن امریکہ بیار و آنرا معجزہ
 و زمین سان ہر گاہ مجتمع و متفق شود گردی از ساحران و طبیبان بروشیکہ یحتمل نبود اتفاق کردن
 آنان برخلاف اقرار کنند آنان باین سحر و طب بودن و معجزہ بودن آن کاریں حاصل خواہ شد
 اور یعنی جاہل و ناگاہ را نیز علم آرد و یعنی ہاں اگر وہ شخص خود ساحر یا طبیب ہو مثلاً تو بے شکست
 اور بے کافرت جان لیگا کہ یہ کام جو مدعی رسالت لایا ہے معجزہ ہے سحر یا طب نہیں اور اسطرح
 جب اس قدر ساحر کہ جبکا متفق ہو جائے خطا پر احتمال نہ کرتا ہو متفق ہو باوین یعنی متفق الکلم
 سب ایک ہی بات کہیں اور اقرار کریں کہ یہ کام سحر اور طب سے نہیں بلکہ معجزہ ہے تو اس
 صورت میں ہی ناواقفوں کو علم حاصل ہوگا اور سحر و معجزہ کے معجزہ ہونے پر عہد ملی و لیس
 الطریق الاول باقوی من الثانی فی افادۃ العلم بل لك منهما جهة قوة ليست للآخر
 اذ الاول من حیث کونہ ناشیاً من اتفاق جمیع کثیر و جم غفیر لا یحتمل اتفاقاً

علیٰ لفظ انکون اقویٰ من الاول و علم غیر السحرة و الاطباء بنسبتہما من قبیل الثانی
 فارسی طریق اول یعنی معجزہ را از سحر و طب جدا دانستن مابہر ان فن قوی تر نیست در افادہ
 علم از طریق دومین یعنی پی بردن غیر مابہر ان یا عجز از آن کار بسبب دریافتن اتفاق مابہر ان
 برین کہ اینکار از سحر و طب نیست ہمانا معجزہ است بلکہ ہر یکہ را ازین دو طریق جہت از قوت است
 کہ آن جہت قوت دیگر طریق را نیست زیرا کہ طریق اول بسبب دانستہ شدن بواسطہ دیگری
 قوی تر است از طریق دومین کہ بواسطہ اتفاق مابہر ان علم آن حاصل شود و دومین از جہت
 حاصل شدن این علم بسبب متفق و مجتمع شدن جمیع کثیر و حجم غفیر کہ متفق شدن آنان بر نظام خاص
 ندارد پس این دومین اقویٰ بود از اول و علم غیر ساحر و غیر طبیبان بہ نبوت آن دو یعنی حضرت
 موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام از قبیل ثانی است مگر حجم گوید زیرا کہ ہر گاہ کا طمان فن سحر بالاتفاق و بلا عجز
 اقرار نمودند کہ بار ساختن عصا و ہمین سان آیات دیگر کہ از موسیٰ علیہ السلام نظہور در آمدند از قبیل
 سحر نیستند و ہمین جمع کثیر از مابہر ان فن طب زبان کشادہ کہ احیاء است از باب علم طب نیست پس
 اینکار نا آگاہان فن سحر و نا واقفان فن طب را علم بالمعجزہ از اقرار ساحران و طبیبان حاصل شود
 اُر و و پہلا طریق یعنی اوس صفت اور حرفہ کے مابہر اور عالم کا معجزہ کو معجزہ جاننا قوی تر نہیں
 دوسرے طریق سے یعنی مابہر ان فن کے متفق الکلمہ کہ دینے سے بلکہ ہر ایک کو ان دونوں طریقوں
 میں سے ایک طرح کی قوت کی جہت حاصل ہے جو دوسرے طریق کو وہ جہت حاصل نہیں پہلے
 کہ اول قوی تر ہوگا دوسرے بسبب حاصل ہونے او سکے علم کے بدون واسطہ غیر کے اور دوسرا
 قوی تر ہوگا پہلے سے بسبب حاصل ہونے اس علم کے ایک بڑی جماعت اور کثیر گروہ کے متفق الکلمہ
 کہنے اور اقرار کرنے سے جبکہ خطا پر متفق ہو جانا احتمال نہیں رکھتا پس یہ دوسرا اس جہت سے
 زیادہ قوی ہوگا اس پہلے سے پس غیر ساحرون اور غیر طبیبون کا واقف اور عالم ہونا اولیٰ و اولیٰ
 یعنی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کی نبوت سے دوسرے طریق سے ہوگا یعنی اس بنا پر کہ یہ گروہ کثیر
 بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ یہ کام معجزہ ہے سحر یا طب سے نہیں اور ایسے گروہ کثیر کا خطا پر ہونا
 محتمل نہیں عمریٰ فانما علمنا اجماعا اتفاق السحرة و الاطباء علی ان ماصدر عنہما
 لیس بسحر و لا بطب فجز منا بنبوئہما ولو لا هذا العلم اجماعا لا احتملنا کو نہما ساحرا و

لیلیا کا احتمالنا بقید ہمارا فارسی یعنی ہر آئینہ ہر گاہ دانستیم اجمالا مستقن شدن ساحران و طبیبان
 بر شیکہ ہریدہ صادر شد از ان دو یعنی موسی و عیسی علیہما السلام چاد و و طبیب فست پس یقین کر دیم
 بر نبوت آن ہر دو و اگر این علم اجمالی مارا نمی بود ہر آئینہ احتمال میکردیم بساحر و طبیب بودن آن
 ہر دو را بچنانکہ احتمال میداشتیم بآن نبوت آن ہر دو و مترجم گوید کہ درین صورت یعنی در صورت شادی و خوشی
 احتمال نبوت آنان و ساحری و طبابت آنان در پایہ احتمال تساوی داشتی اقرار بالنبوة و جزا
 بآن صورت نمی بست چہ مارا میرسد زبان کشادن باین کہ عالم بالبحر و ماہر بالطب نیستیم و سخن بزرگان
 و اتفاق علماء و آن فن را باور نمی داریم درین صورت سبیل تفسیرین چہ سان پذیرد آمی آرد و
 پس چہ بجا جان لیا مستقن ہو جاننا ساحرون اور طبیبو کا اس بات پر کہ جو کام صادر ہوئے اونا
 د دونوں سے وہ سحر اور طب سے نہیں یعنی عیسا کا سائب نجانا حضرت موسی سے سحر کے فن سے
 یقین بلکہ معجزہ ہے اور برص والے کو فی الفور چنگا کرنا عیسی کا طب سے نہیں بلکہ معجزہ ہے پس چہ
 یقین کی اون دونوں کی پیغمبری اور جو یا علم اجمالی بکچھ نہوتا تو بکچھ احتمال ہوتا اونسے ساحر اور
 طبیب ہونے کا جیسے کہ احتمال ہوتا اونسے پیغمبر ہونیکا مترجم کتاب ہے کہ جب دونوں احتمال برابر ہوئے
 تو انکی پیغمبری اور رسالت بالیقین اور بالبحریم معلوم نہوتی ہم ان دونوں احتمال و یقین دونوں
 دونوں اور نہ نزدیک رہتے کہی تو کہتے کہ یہ سائب نجانا عصا کا حضرت موسی سے بسبب سحر کے ہے اور
 چنگا کرنا مسیح علیہ السلام کا برص والے کو اور سوا نکلا کرنا اندھی کا طب سے ہے اور کہی کہتے کہ
 شاید معجزہ ہے در فی صورت انکی نبوت ہمارے نزدیک یقینی اور جزئی نہوتی محولی فلو کان
 آمن السمعة بموسى عليه السلام ولا بعد ملاحظة البينات عنده فلا تتم حجة الله تعالى
 على فرعون ولا يستحق العذاب لافي الدنيا ولا في الآخرة بانكسر ما جاء به موسى عليه
 السلام لاحتمال السحر في نظره لكن لما آمن السمعة به او لا فنقد ذلك قد تم حجة
 الله تعالى عليه اذ لا يحتمل العقل كون اتفاقهم على الاقرار بالمعجزة من باب الاتفاق
 على الخطا فاستحق العقاب في الدارين لذلك فارسی یعنی اگر نمی بود ایمان آوردن
 ساحران بر موسی علیہ السلام پس از دیدن معجزات ظاہرہ از آن علیہ السلام چہ انانام نمی شد حجت
 الہی جلشانہ بر فرعون و استحق عذاب دنیا و آخرت نمی گشت بانکار کردن آنچه کہ موسی علیہ السلام

آورد یعنی معجزات با برود و بسبب احتمال حدوث استن این معجزات در نظر فرعون و لیکن هر گاه که
 ساحران اول ایمان آوردند بموسی علیه السلام پس این وقت بر آئینه تمام شد حجت آبی جلشانه بر فرعون
 از بر آنکه احتمال نیکند قتل متفق بودند آن بگی ساحران بر اقرار کردن معجزه از قبیل اتفاتی کردن
 آسمان بر خطا پس متفق شدند فرعون عذاب دارین را از بر همین اردو پس اگر ساحر لوگ اول
 بعد دیکنه ایسے ظاہر نشانوں اور معجزوں حضرت موسی علیہ السلام کے اوپر ایمان نہ لاتے تو خدا عز
 تعالیٰ کی حجت فرعون پر پوری نہوتی اور وہ دنیا و آخرت میں عذاب کا مستحق نہوتا بلکہ انکا
 کرنے اپنے کے اون کاموں سے جو موسی علیہ السلام لائے بسبب تحمل ہونے سحر کے اوسکی نظر میں
 لیکن جب ساحر ایمان لائے موسی علیہ السلام پر اول تو اس وقت پوری ہوئی اللہ تعالیٰ کی
 حجت فرعون پر اس واسطے کہ احتمال نہیں رکھتا تھا اون سبکا متفق ہو جانا خطا بر معجزہ کے اقرار
 کرنے میں اس واسطے فرعون و دونوں جہانین عذاب کا مستحق ہوا عربی و الثالث ان یعلم
 ان عاۓة اللہ تعالیٰ کم یجری فی اظہار المعجزة علی ایدی الانبیاء بالاکتفاء علی القسم
 الاول والا فقد وجب علی الانبیاء الاتیان بالمعجزة کذلک احد من جنس فنه وحر فنه
 ثلاث ثبت نبوة موسی تبارک المعجزات السحرة ولا نبوة عیسیٰ بها الا لا طبباء اذا
 کان مبعوثین علی غیرهما من اصناف الخلق فلا بد لهما من الاتیان بالمعجزة کذلک
 فن من جنس فنه و لیس کک فقد علم ان اللہ تعالیٰ الکفی فی استبانه معجزة الانبیاء
 بما یحصل العلم به سواء کان بدا و الواسطة او بواسطة العالمین بل عدم الفهم
 بینهما یتما هو المقصد من البعثة وهو العلم بیکون فاعله نبیاً لا متنبیاً و ما جاء به
 معجزة لا ضنعة ولا حرفة ولا شک ان عامر الاغلب بالمعجزة انما هو من القسم الثاني
 فارسی سومین امر از سہ گانه امور کہ ظاہر فیثو و مطلب مگر با ظہار آن این ست کہ دانستہ شود
 کہ ہر آئینہ عادت اللہ جلاری نشہ در ظاہر کردن معجزات بر دستہائے انبیاء بکفایت کردن بر قسم
 اول یعنی صرف دانستن ساحران معجزہ موسی را کہ بر صورت ما را ساختن عصا بود و دانستن طبیبان
 معجزہ عیسی علیہ السلام را بر زندہ کردن مردہ ورنہ یعنی اگر بر ہمین اکتفا رفتی پس ہر آئینہ واجب
 میشد بر انبیاء علیہم السلام آوردن معجزہ بر ہر گروہی از جنس فن آن و حر فنه آن بر ترجم گوید

شکلا بر آنگران معجزه آنگری در بخشیان و سرود سرایان معجزه فن موسیقی و بر ایل انشا و شعر
غنا مضن فن جوخت و دیگر فنون متعلقه آن و بین سان بر طوائف اهل فنون که لائقه ولا تخصی اند
پس ثابت نمی شد نبوت موسی علیه السلام مگر بر ساحران و نیز ثابت نمیشد نبوت عیسی علیه السلام مگر بر
طیبیان و بر گاه این هر دو طایفه السلام به خوش بود و در بر غیر آن و یعنی ساحران و طیبیان نیز
از اصناف خلق انش پس ناگزیری پیو د این هر دو را آوردن معجزات بر هر صاحب فن از منس
فن باو و بین نیست یعنی این هر دو طایفه السلام معجزات از سر اسر متعلق و حرت نیار ورده اند
پس دانسته شد که هر آئینه ایزد تعالی اکتفا فرمود در هویدا کردن معجزه انبیاء علیهم السلام بر آن
وجه که حاصل شود بان علم بالمعجزات بر اوست که آن علم بدون واسطه بود یعنی معجزه دانستن خود
ساحران و طیبیان چنین انجاز را بدوات خود بای و ساطت دیگری یا بواسطت دانندگان آن
یعنی بسبب متفق الکلمه بیان کردن شلاً ساحران و طیبیان که این کار از قبیل سحر و طیب بوده
ست بلکه معجزه ست بسبب فرق نبودن در میان این هر دو یعنی علم بلا واسطه و علم بالواسطه
در آنچه که مقصود و مطلوب بود از بخت انبیاء علیهم السلام و آن علم بود به نبی بودن آن معجزه
آرنده و متنبی با بودن او یعنی دعوی نبوت بدروغ کننده نبودن آن معجزه تا و معجزه بودن
آن ناییده شده و صفت و حرمت نبوت آن کار و شک نیست که علم غلب بالمعجزه از قسم ثانی
میباشد یعنی با قرار و اعتراف کردن کاطان فنی که معجزه از قبیل آن فن گمان برده شود باینکه معجزه
است حرمت و صفت نیست مترجم گوید که راز در غلبیت طریق ثانی یعنی حصول علم بالا عجز باشد
از زبان جم غفیر که بسبب مهارت خودشان در صنعتی و حرفتی که چنین معجزه از منس آن گمان
کرده شود بر است بودن معجزه پی برده و بصدرق آن تصدیق کرده باشند اینست که حضور همه
کسان از مبعوث علیهم در مجلس ظاهر معجزه دشوار بل محال پس غیر حاضرین را علمی که حاصل میشود
از زبان حاضرین ما برین این فن بهره میگرد و و مهذا بعد القرآن قرون و انقضای دهور
نوا بر گان عرصه هستی را علم بالمشاهده مجال صحت علم بالسمع که از جم غفیر حاصل شده باشد
مورث تصدیق میگردد از و یعنی تیسر امر جنس مطلب ظاهر بود و سیه که جانا جا و
که بر آئینه عادت آبی جلشاده جاری نمین هونی معجزون که ظاهر کر نی من جو پیغمبرون که ماته

سے ظاہر ہوتے ہیں اور پر کافی ہونے کے قسم اول پر یعنی اوس صفت اور حرفہ کے جاننے پر
علم اور تصدیق معجزہ کا مختصر ہونا نہ دوسری قسم یعنی مابہرون کے اقرار سے جان لینے پر اور نہیں
تو ہر آئینہ واجب ہوتا اور نہیں ہونے کے معجزوں کا دکھانا ہر ایک گروہ کو اودن فن والوں میں سے
کہ جس جنس سے وہ معجزے گمان کیے جاتے مثلاً لوہار و نکو معجزہ لوہاری کا اور سناروں کو
معجزہ سناری کا اور موسیقی جاننے والوں کو معجزہ موسیقی کا اور اس طرح ہر قسم کے فن اور ہنر والوں
کو جدا جدا معجزہ دکھایا جاتا اور مستحقین اور حرفی اور ہنر بشمار ہیں پس اس سبب سے دکھانا اور
دشوار بلکہ محال درمختصات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت نہوتی مگر ساحر و دہر اور غیبی
علیہ السلام کی نبوت مگر طبیبوں پر اور جبکہ وہ دونوں مبعوث ہوئے تھے طرف غیر ان دونوں
کے بھی یعنی موسیٰ علیہ السلام مبعوث تھے طرف ساحرون اور غیر ساحرون کے اور عیسیٰ علیہ السلام
طرف طبیبوں اور غیر طبیبوں کے مختلف مخلوق میں سے تو اس صورت میں یا تو ایسی دشوار بلکہ
محال کام کرنے اور واجب ہوتے یا نبوت اور انکی ناتمام رہتی اور ایسا نہیں ہو یعنی ہر ہنر اور صفت
اور حرفہ کی جنس سے جو دنیا میں ہیں معجزے نہیں دکھائے ہیں بیشک جاننا گیا کہ ہر آئینہ اللہ تعالیٰ
نے ظاہر ہو جانے معجزوں انبیاء علیہم السلام میں اسی امر پر کفایت کی جس سے علم اور تصدیق محال
ہو جائے درباب معجزہ ہونے اوس خارق عادت کے جو مدعی نبوت ظاہر کرے برابر ہے کہ ہر
واسطہ کے ہو یعنی اوس فن کے مابہر کو خود معلوم ہو جانا کہ یہ کام اس فن کا نہیں بلکہ معجزہ ہے یا
بالواسطہ ہو یعنی اوس فن کے عالموں کے اقرار کرنے اور تفریق الکلمہ کہہ دینے سے کہ یہ کام صفت
اور حرفہ سے نہیں بیشک معجزہ ہے کہ واسطہ کہ ان دونوں طریقوں یعنی بے واسطہ معلوم ہو جائے
یا بالواسطہ دریافت ہونے میں کچھ فرق نہیں درباب حاصل ہونے اوس کام کے جو مقصود ہوتا ہے
بغت انبیاء علیہم السلام سے یعنی اوس معجزہ کے فاعل کا نبی معلوم ہو جانا نہ بتنی یعنی جو ناوی
کر نبی الا نبوت کا کچھ شبہ ہے منتزدکھا کر اور یہ جاننا کہ جو کام یہ شخص نبوت کا مدعی لایا ہے معجزہ
ہے حرفہ اور صفت نہیں اور شک نہیں کہ اقل علم بالمعجزہ اسی دوسری قسم سے متعلق ہوتا
ہے یعنی مابہرون اوس فن کے بالاتفاق اقرار کرنے سے کہ یہ کام معجزہ ہے مترجم کتاب ہے کہ غلب
ہونا میں دوسرے طریق کا ہر سبب ہوتا ہے کہ جب اوس نبی کا زمانہ گزر جاتا ہے اور اوس زمانہ کے آدمیوں

میں سے جنہوں نے بسبب سہارت اور اپنے علم کے اس سحر کا سحر ہو یا بان یا بر جو کچھ باقی رہا
 ان کو ان پیمبران کو ان ہی اگلوں سے یہ علم اور تصدیق حاصل ہوتی ہے بلکہ خود نبی کے
 زمانہ میں ہر وقت ظہور سحر کے سارے آدمی جکی طرف وہ نبی مبعوث ہوتا ہے مجلس سحر میں
 موجود نہیں ہوتے پس بالضرور غیر حاضرین کو ان ہی حاضرین کے بیان اور اقرار سے سحر و
 کی تصدیق حاصل ہوتی ہے جس سے اس نبی پر ایمان لاتے ہیں ومنہ یتظہرانہ ینبئ ان تکون
 سحر کہ نبی من جنس ماحوا الشائم المتعارف فی امثال تلك اکثر ما ان مکاھو الوقر
 علی ما قبل یجعل معجزا موسیٰ علیہ السلام من جنس ما یحتمل کونہ سحر آئینہ سحر
 وشیام فتنہ فی زمانہ اذ الفرق بین تلك المعجزات و بین السحر انما یحصل للسحر لعلہ
 بالسحر والیہ یتصہدین ہو کلام العلماء فقد تم حجة الله علی الناس جمیعاً العالم من ہم
 والمجاہل بخلاف الاول بلکن حق السحر شائع فی زمانہ فلا یحصل من تلك العلم بکوننا
 سحر کہ سحر کا حدی حتی ثلثت نبوة و مثله یقال بالنسبة الی معجزات عیسیٰ علیہ السلام
 ولو عکس کا مہر فجدل معجزات موسیٰ علیہ السلام لعیسیٰ ومعجزات عیسیٰ لموسیٰ فلا
 یتفہم ما فی زمانہما ولا یکن لہما اثبات نبوتہما بآلہ احد من الناس بحیث یتمیز
 عما فی الواقع ولفس کا مہر فلا یتیم حجة الله علی احد فارسی یعنی وازان ہویداریشو وک
 سزاوارست بودن معجزہ ہرنوی از جنس انچه کہ شائع و متعارف ہو در جهان اوقات اینخانکہ واقع شد
 پس گردانیدہ شد معجزہ موسیٰ علیہ السلام از جنس انچه کہ احتمال داشت سحر و جادو بودن آن بسبب غالب
 و شائع بودن فن سحر در زمان موسیٰ از ہرگز نہ کہ فرق در میانہ معجزات و در میانہ سحر جز این نیست کہ
 ہویداریشو در سحر از بسبب عالم بودن آنان سحر امر غیر ناظر بسبب تصدیق کردن عالمان آن
 فن پس ہر آئینہ نام شد تحت الکی جلسانہ ہر مہر مردمان ہم ہر عالمان آنان ہم ہر جہان آنان بخلاف
 آنکہ اگر در آن زمان سحر را شیوع نمی بود کسی را سحر بودن یا معجزہ بودن انکار یعنی عصا را بصورت
 حیہ ساختن علم حاصل نمی شد تا نبوت موسیٰ علیہ السلام ثابت شود و ہمین سان گفتگو کردہ آید نسبت
 معجزات عیسیٰ علیہ السلام و اگر کار بر عکس شدی کہ معجزات موسیٰ ہر عیسیٰ و معجزات عیسیٰ ہر موسیٰ
 بر ساخته شدی آن ہر دورا در زمان خودشان نیز سود بار نیامدی مترجم گوید مردادش آنکہ

اگر معجزہ انقلاب عصا بصورت سیّہ کہ در زمانہ اربع قبل سحر گمان کردہ میشود بر عیسیٰ علیہ السلام دادہ شد
 چونکہ در زمان این حضرت سحر را شیوع و غلبہ بود و مر این معجزہ اورا معجزیت دریافتہ نیکست زیرا کہ تمیز
 بین السحر و المعجزہ وابستہ باشد بحال مہارت در سحر و آن زمان غلبہ سحر بود پس تمیز مفقود بود و
 و معجزہ سودمند و رہین سامان در معجزہ ایسا روتی بموسی علیہ السلام دادہ شد ہی پس بسبب عدم
 شیوع فن طب در زمان آن علیہ السلام فرقی در میان معجزہ و طب پدید نمی شد و مقصود از معجزہ کہ
 نبوت صدق رسالت بود و پیرائمی نبی کشید لہذا مولف فرمود کہ این معجزہ ما و ممکن نبود آن ہر دورا
 ثابت کردن نبوت خود بپس نام نمی شد حجت این در تعالیٰ بر کسی از مردمان بروشنی کہ جزم و یقین
 کردی بآن فی الواقع و مطابق نفس الامر آرد و اورا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اول
 کاموں کی جنس سے ہوتا ہے جو شائع اور بہت مشہور اور متعارف ہوتے ہیں اور ان زمانوں میں
 جیسے کہ واقع ہوئے اور کہا گیا یعنی سابق اس سے پس آرد گئے گئے موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے
 اس جنس سے جس سے سحر ہونا معجزہ کا احتمال تھا بسبب غالب ہونے سحر کے اور شائع ہونے اس فن
 کے اور ان کے زمانہ میں اس واسطے کہ معجزوں اور جادوؤں میں فرق حاصل ہوتا ہے ساحر و کلبیہ
 علم سحر کے جسکے دسے ماہر اور عالم ہوتے ہیں اور غیر و نکو یعنی اور ان آدمیوں کو جو اس صنعت اور حرفت
 سے واقف اور ماہر نہیں ہوتے بسبب تصدیق کر لینے اور اقرار کرنے ان عالموں اور ماہروں کے
 اس بیان سے کہ یہ کام معجزہ ہے اور ان کے فن میں سے نہیں پس پوری ہو جاتی حق تعالیٰ السجود
 کی حجت سہو پرا وین سے عالمون پر اور جالبوں پر بخلاف اسکے کہ سحر کا فن اور ان کے زمانے میں شائع
 اور مشہور نہ ہوتا تو معجزہ ہونے اور سحر نہ ہونے کا علم سیکو بھی حاصل نہ ہوتا یعنی کوئی بھی بالیقین نجات
 کہ یہ سانپ نجابا عصا کا سحر سے ہے یا معجزہ ہے تاکہ موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت ہو جاوے
 اور ایسے ہی کہا جاوے بہ نسبت معجزوں عیسیٰ علیہ السلام کے اور اگر بالعکس ہوتا یعنی موسیٰ کے
 معجزے عیسیٰ کو دئے جاتے اور عیسیٰ کے معجزے موسیٰ کو تو یہ امر اور دونوں کو نفع نہ دیتا خود
 اور ہی کے زمانوں میں اور ممکن نہ ہوتا اور دونوں کو اپنی نبوت کا ثابت کرنا کسی آدمی پر ایسا
 کہ بالیقین اور بالجرم مطابق واقع اور موافق نفس الامر کے تصدیق کر لیتا پس حجت اتھی جلتا دیو کی
 نبوتی کسی پر عجزی و اذا علمت انک المقدمات فقول قد جاء رجل من العرب وادعى النبوة

و بعمل مجزة الاتيان بكلام من الخلق عن الاتيان بمثله اما فصاحة و بلاغة بصرف قبيح و
بما و لغيرها بحيث قلنا بعد من اختصاص المجزة بن دون من مما يليق بشان الاتيان
فلهذا من يجعله مجزة ثبتت به نبوت و حيث قلنا ان العلم بالمجزة انما يحصل اما
من العلم بهذا الفن او باقرار اهل الفن على الجهر عن الاتيان بمثله و قلنا بعد من الاتيان
في العلم بالايمان بالنسبة الاولى فقد ثبت نبوته على العرب و النجم و الترك و الذي يعلم ما
على العرب فلما منهم باسان العرب و مع فهم فنون الفصاحة و البلاغة فلو كان ما جاء
به من تلك الفنون لا يمكن لهم الاتيان بمثله و لا قوة من كثرة فصحاءهم و بلغاتهم و خطابه
و شهرتهم في زمانه بينهم و غاية عداوتهم له كما هو العادة في مدعيها و اما على
غير العرب فلا قرار اهل الفن و اعتراف فصحاء العرب و بلغاتهم مع كثرة قوم و سعة
ممالكهم و كثرة امصارهم و بلادهم بالجهر عن الاتيان بمثله بحيث لم يحدث عن
احد منهم الاتيان بمثله منذ الف ماضى عام مع نداء فقهاء الاسلام طرأ على
اصواتهم في كل زمان على وجوب تحدى القرآن على كل احد لا يكون اعلى من العلم
في امر النبوة و انه لا بد من العلم فيه فقد حصل لهم العلم على الكل الوجوه لعدم قلة
الناس بالاتيان بمثله كما اوحاه صلى الله عليه و سلم فيه ثبت نبوته على العرب و اهل
اليمن و هرگاه دانسته شد نداین سه مقدمه پس میگویم که هر آینه آید بر ما مردی از عرب و دعوی نبوت
کرد و معجزه خود را روا داد و در آن خود کلامی که عاجز باشد همه خلق از آن دردن همچون آن کلام یا از
بهر فصاحت و بلاغت آن صرف یعنی صرف فصاحت یا صرف بلاغت یا هر دو یعنی فصاحت و بلاغت
یا غیر آن هر دو مترجم گوید که علاوه از کمال فصاحت و غایت بلاغت اشاره است بسوی تشریح
شرائع و پسند رفاه بار مصنون از خلل و زلل و نوایس سرمایه انتظام امور جهان و هر قدر
توحید خالص و تمجید محض و مسالك حسنت و هر هوش طاعات و شایع احترام از سبب
و مصالح و دفعه فساد حال و مال و زمین سان قوانین آئینه که در قرآن مجید مذکور و مسطور اند
و معند اخبارات بالنیب که سراسر و سرسری تفاوت بنظر رسیدند و فرقی حیان نشد و معند اغراب
مضامین قرآنی و روایع تلخیصات قرآنی که نائمه الحصر و خارجه الاحصاء هر لحظه هر زمانی که دیده

شوند پیش از او و در ایام باشند اما بهر چنین دیدن نظری بایر بحالی توفیق نزدانی و لولاع و شرف
 بار و روحانی بتابش کشیده و برداشتی در آورده شده و در کوشان تیره در دوش نمیکند دیده بر
 بستگان چگونه نگاه بسویش کشادن تواند که چشم بنا و دل دانان دارند هر که توفیق باری بسیار
 بود آشکارا بیند و بود یا بر کشاید قنطیس برگاه تامل ایم بخشش نبودن معجزه بطنی بی فن دیگر از آنچه
 که در غور بود نشان انبیا پس با که و حرجی و مضائق نیست در قرار دادن آن معجزه که ثابت
 شود بآن نبوت آن مرد عرب مدعی نبوت و بهرگاه گفتیم که هر آینه علم بالمعجزه جز این نیست که حاصل
 میشود یا بسبب علم باین فن یا بسبب اقرار اهل فن بر عاجز شدن از آوردن مثل آن و بهرگاه تا آنکه
 ایم بدارم اکتفا و عدم اکتفا علم بالا عجز در قسم اول پس هر آینه نبوت آن علیه الصلوة والسلام
 ثابت شد بر عرب و عجم و ترک و دلیلم لیکن بجز پس بسبب عالم بودن آنان بر زبان عرب و معرفت
 آنان ببنفون فصاحت و بلاغت پس اگر آنچه که آورد آنرا یعنی قرآن مجید ازین فنون می بود و هر
 آینه توانش می بود آنرا بر مثل آن آوردن و هر آینه می آوردند آن را بسبب کثرت فصیحان
 و بلیغان و خطیبان آنان و مشهور بودن این مرد و فن یعنی فن فصاحت و بلاغت در زمان آن
 مدعی نبوت در میان آنان و نیز غایت عداوت آنان با وی اینجا که عادت است در باره مدعی آن
 یعنی هر مدعی نبوت مترجم گوید که رسم مستمره است که گرداگره از مردمان زمان با هر بنی عداوت ساز
 میکنند لیکن بر غیر عرب ثابت شدن این نبوت بسبب عاجز شدن اهل فن یعنی اعتراف کردن
 فصیحان عرب و بلیغان آنان با وصف کثرت آنان و فراخی ملک آنان و کثرت امصار و بلاد آنان
 بعاجز بودن خود یا از آوردن مثل آن کلام بر دشکیه کفار و ردایت نکرد کسی از آنان از کس
 باظهار آوردن کسی مثل چنین کلام یعنی از کسی منجمله بلیغان و فصیحان عرب تا زمان و واژه بعد
 سال با وجود با ننگ زدن و ندا کردن سراسر علماء اسلام با واز بلند خود با در هر زمان بر وجوب تحری
 قرآن بر هر یک تا که نباشند آنان بر غیر علم در امر نبوت و هر آینه ناگزیر است علم در آن پس هر آینه
 حاصل شد آنرا از علم بالکل وجود بسبب قادر نبودن و توانش نداشته سراسر مردم زاد با آوردن
 آنچه تا که دعوی کرد آنرا آنحضرت صلی الله علیه و سلم پس باین بیان ثابت شد نبوت آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 و السلام بر غیر عرب نیز از و و در حجب به تیغون مقدم معلوم بود چکه تو هم گفته بین که ایک مرد

عرب سے آیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنا معجزہ بنایا ایسا کلام کہ جسے مثل لانے سے خلق اللہ عاجز
 ہوئی یا تو اسکی فصاحت اور بلاغت سے ہر واحد سے یا دونوں یعنی فصاحت اور بلاغت کے
 آپس میں ملنے سے یا سوای ان دونوں یعنی اور امر سوای فصاحت اور بلاغت کے جیسے خبار
 الشیب یعنی پیش گوئیوں وغیرہ پس سبب جم نائل ہیں کہ معجزہ محض اور خاص نہیں ہوتا ایک فن
 کے ساتھ اس قبیل سے جو انبیاء علیہم السلام کی شان کے لائق ہو پس مضائقہ اور خون نہیں
 ایسے کلام کے معجزہ قرار دینے میں جس سے مدعی نبوت کی نبوت ثابت ہو جاوے اور جب ہم
 کہہ چکے کہ معجزے کا جان لینا حاصل ہوتا ہے یا تو اس فن کے ماہر اور عالم ہونے سے یا اس
 فن کے ماہروں کے اقرار کرنے سے اپنے عاجز ہونے اور قدرت نہ رکھنے سے ویسے کام کے لانے
 پر اور ہم کہہ چکے کہ کافی اور مختصر نہیں معجزہ کو معجزہ جان لینا اوپر قسم اول کے یعنی صرف اس
 فن کے ماہر اور عالم ہونے پر بلکہ ناواقف اور نا آگاہ کو اس فن کے عالموں کے اقرار کرنے
 اور اپنی عاجزی بیان کرنے سے کہ وہ اپنے اس فن سے ایسا کام ہرگز نہیں کر سکتے معجزہ ہونے
 کا علم حاصل ہوتا ہے پس تحقیق ثابت ہوئی نبوت ادنکی یعنی نبوت مرد عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے اور عرب اور یحکم اور ترک اور دیلم کے عرب پر تو انکے عالم ہونے سے زبان عرب پر اور فنون
 فصاحت اور بلاغت کے عارف اور ماہر ہونے سے اس سبب سے کہ وہ یعنی وہ کلام اگر ان
 فنون فصاحت اور بلاغت سے ہوتا تو انکو بھی قدرت ہوتی اوپر ویسی ہی کلام لانے کے
 اور بیشک وہ لاتے اسکو یعنی اس کلام کے مثل کو سبب کثیر ہونے انکے فصیحون اور بلیغون
 اور خطیبون کے اور نیز بسبب مشہور ہونے فنون فصاحت و بلاغت کے اس زمانے میں دربار
 انکے اور بسبب نہایت عداوت ادنکی کے ساتھ ان مدعی نبوت کے جیسی کہ وہ عادت ہے
 در باب مدعی نبوت کے یعنی ہر زمانے میں ہر نبی کے اکثر آدمی دشمن ہو جاتے ہیں کہ واسطے کہ نبی
 انکو تعلیم کرتا ہے توحید اور تہجد خداوند کی اور وہ عادت کردہ ہوتے ہیں شرک کے جو کشتیاں
 کے دھوکہ دینے سے انکے دلوں میں بہت مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے اور نیز ہدایت کرتا ہے
 شرک کرنے رسوں کفر اور فسق و فجور کے اور ایسی بد رسمیں ادنکی مانوس اور مالون ہو جاتی
 ہیں اور نیز بیشتر بے عقل آدمی اپنے گمراہ باپ اور دادوں کی لکیر پیٹتے ہیں اور ادنکی ماسقول

بیرونی کو اپنی معاد قندی گمان کر کے اور سکا چوڑا ہر چند وہ بدرسم مرتب (عقلی اور کمر اہی
 سے جاری ہوئی ہوشان اور سخت جانتے ہیں اس سبب سے کم آدمی جسکو اللہ تعالیٰ نے نیک
 سمجھ اور ذلی عبادت سے بہرہ مند کیا ہو نبی کو مان کر اپنے جان و مال و فرزند سے زیادہ دوست
 رکھتے ہیں لیکن بہت سے آدمی ان کے دلی دشمن بن کر ہر وقت ان کے زیاں بلکہ جان کے خواہان
 ہو جاتے ہیں اس واسطے مؤلف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بقولہ کما ہو العادة فی مدعیہا لیکن
 غیر عرب پر یعنی ثابت ہوتی ہے اور سکی نبوت اور پرچم کے بسبب اقرار اور اعتراف کرنے عرب کے
 نصیحون اور بلیغون کے باوصف اور انکی کثرت اور ان کے ملک کی وسعت اور ان کے شہروں اور
 بلدوں کے کثیر ہونیکے ایسا اقرار کہ وہ عاجز ہیں ایسے کلام کی مانند لانے سے اس حیثیت سے
 کہ کسی نے روایت اور حدیث نہیں کی کہ کوئی اور نہیں سے کبھی مثل اس خودندی کلام کے لایا ہو
 بارہ سو برس سے یعنی اب تک کہ یہ رسالہ تالیف کیا جاتا ہے باوصف پکارنے اسلامی عالموں کے
 سربراہ اور سر اسر بڑی آواز سے ہر زمانے میں کہ واجب ہے لانا مثل قرآن کے یعنی جسکو قرآن
 مجید کے معجزہ ہونے اور اسکی منزل من اللہ ہونے میں شک ہو وہ اپنی تشنی کر لے اور پھر حسب
 ہے کہ اگر اپنے آپ کو اس امر پر قادر جانتا ہو تو مثل اس کلام کے بنا لاوے تاکہ امر نبوت کا جاہل نہ رہے
 کہ ناگزیر اور ضروری ہے حاصل ہونا علم کا سین پس تحقیق حاصل ہوا انکو یعنی اہل عجم کو کامل تر و جہ
 ساتھ قدرت نہ کہنے سارے آدمیوں کے ایسے کلام کی مثل لانے پر جیسی کہ دعویٰ کیا اسکا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یعنی ظاہر کیا قول الہی جل شانہ اس مہانی اور عبارت سے وان کلمتم فی سہبہ ہما نزلنا
 علی عبدنا فاقوا بسورۃ من مثله یعنی اگر ہو تم شک میں اس سے کہ تم نے اتارا اپنے بزرگ
 پر یعنی حضرت خاتم الانبیاء و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس تم ہی ایسا ہی کلام لاؤ وان لم
 یأتوا ولین تا تو افاقوا الناس التي وقودھا الناس والجماعة یعنی پس اگر نکلا سکو اور سر آئینہ
 نکلاو گے پس ڈرو اس آگ سے کہ ایندین اسکا آدمی اور پتر ہیں پس اس سے نہایت ہو کہ نبی
 نبوت اور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر عرب پر بھی عربی و لیس لہم ان یقولوا انہ ادعی علیہما
 فی فنون لہما علیہما فائتہ ادعی فی فنون الفصاحة والبلاغۃ فی لسان العرب و
 نحن من الاعاجم فلا تلبث معجزۃ بالنسبة الیہ لانا بخیب عنہ او لا بالنقص بانکم

لما لا تعلمون لسان العرب ودقائقه كذلك لا يعلم غير الطبيب صفة الطبابة وفنونها
 فله ان يقول لعل ما اتى به عيسى عليه السلام في مقام التحدى من علاج الابرص
 والكملة واحياء الاموات يكون من الطب لا من المعجزة وعدم اتیان غيره من الالطباء
 لا ينافي هذا الاحتمال لجواز كونه احدهم فلا يقدر عليه غير ذلك وكذلك القول فله
 في شان موسى عليه السلام ومعجزاته فلا تثبت نبوتهما عليهم بتلك الاعمال وقد
 جعل الله تلك الاعمال برهاناً لاثبات نبوتهما على العموم فارسی نیست آنرا یعنی نبوت
 گفت که هر آینه آن مدعی رسالت صلی الله علیه وسلم دعوی اعجاز کرد و در فیکه ما عالم آن نیستیم
 هر آینه آنحضرت دعوی کرد و در فنون فصاحت و بلاغت زبان عرب و ما از ماب جم بستم پس نسبت
 با معجزه چنین مدعی رسالت ثابت نمی شود از بر آنکه یعنی ازین سبب گفتن نمی توانستند مگر آن اعجاز
 قرآنی که ما جواب گوئیم اولاً بطریق نقض و الزام باینکه هر آینه آنچنانکه شما میدانید زبان عرب
 و دقائق آن بین سان غیر طبیب صفته طبابت و فنون آن نمیدانند پس ادوی تواند گفت که شاید
 هر چه که عیسی علیه السلام در مقام تحدی و دعوی اعجاز آورد از به کردن ابرص و شفا دادن مجذوم
 و بینا کردن کور و مادر زاد و زنده کردن مردگان از فن طبابت بودند از قبیل معجزه و نیا و روح
 دیگر از طبیبان چنین کار این احتمال را سانی نیست زیرا که آن علیه السلام و از اترین طبیبان زمان خود
 باشد ازین غیر ابرین کار را نتوانستند و بین سان در شان موسی علیه السلام و معجزات او گفتار آنرا
 پس ثابت نشود نبوت آن هر دو طبیباً السلام بر آنان یعنی بر غیر ساحران و غیر طبیبان باین کار را و
 حال آنکه از دقت لای همین کار را یعنی معجزات آنان را بر زبان قرار داد بهتر ثابت کردن نبوت آنان علی التمام
 یعنی بر ساحران و غیر ساحران و طبیبان و غیر طبیبان آورد و اور نهین پیونچما او نگوید که منا که حقیر
 اون مدعی نبوت صلی الله علیه وسلم نے اعجاز کا دعوی کیا اون فنون ہیں جسکے ہم عالم نہیں پس تحقیق
 اور نبون نے دعوی کیا زبان عرب کی فصاحت اور بلاغت کا اور ہم تو عجمی ہیں یعنی خود عرب
 کی زبان ہی نہیں جانتے و دقائق او کے کیونکر جانیں پس ہماری نسبت اونکا معجزہ ثابت نہیں ہوتا
 اس واسطے کہ ہم جواب دینگے بر سبیل نقض اور الزام کے اس تقریر سے کہ جیسے تم نہیں جانتے عرب کی
 زبان ویسے ہی جو شخص کہ نہیں جانتا طبابت اور اسکے فن وہ کہہ سکتا ہے کہ جو کام حضرت عیسیٰ

کے جیسے برص والے اور کوڑھی کا اچھا کرنا اور مادر زاد بچہ کو سوا کھانا بنا کر دے کہ زندہ کرنا
 شاید دسے سب طب سے ہوں مجروح سے خون اور کسی دوسرے طبیب کا ایسے کام نانا یعنی عاجز
 ہونا ایسے عجیب کاموں سے اس احتمال کا منافی نہیں اس واسطے کہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اور سب طبیبوں میں سے زیادہ تر عالم اور باہرین ہیں اس سبب سے دوسرا قادر بنوا ایسے کام کرنا
 برا اور ایسا ہی کہہ سکتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزوں کے باب میں ہیں اور دونوں
 کی نبوت نہیں ثابت ہوتی ان کاموں سے ایسے آدمیوں یعنی نادانوں فن طبابت اور فن سحر
 برا اور حال یہ کہ خداوند تعالیٰ نے ان ہی کا منکر و برہان اور حجت ٹھہرایا ان کی نبوت کی واسطے علی العی
 وثانیاً بالکل بان المقصود من الاثبات بان تلك الاحمال اثبات النبوة والعلیم بكون تلك
 الاحمال من قبل الله تعالى لا من باب الاكتساب كما يحصل بفنون الفصاحة والبلاغة بعد العلم
 بأصل اللغة كذلك يحصل بأقوال الفصحاء والبلاغاء طرأوا هم علماء الفن بكونه معجزة لا
 فصاحة ولا بلاغة علماء لا یزینہ تشكك لعلنا معجزات سائر الانبیاء ببل تفاوت بل هذا اقوی
 لكون اعجازہ بالنسبة لیلینا كما اذا كنا حاضرين مجلس المعجزة لعدم زوال تلك المعجزة بل ہی باقیة
 الى الابد كما كانت فی الصدور الاسلام بخلاف معجزات سائر الانبیاء اذ ليس لنا منها الا الحکایة
 عنها بان موسیٰ مثلاً فعل کذا وعیسیٰ کذا فی سنة اذ اولیست الحکایة کالعیان فارسی و دیوین
 جواب غیرین صلیح یعنی وان شکان اصل حال بدون تعرض الزام این است کہ تصور در چنین کار یا یعنی معجزات آوردن
 ثابت کردن نبوت می باشد و نسبت این معنی که این کار را میبایزد تعالیٰ است و از باب اکتساب نیست آنچه مذکور
 میشود و علم فصاحت و بلاغت بعد حصول علم بأصل لغت بعین سان حاصل میشود باقر کردن فصیحان سرسرد حال آنکه
 آنان حکما آن فن میباشند باین که بر آئینہ چنین کلام معجزہ است فصاحت و بلاغت نیست و این علم کہ باقر علمای
 آن فن حاصل میشود علمی می باشد جازم کہ شک نزدیک آن نمی آید بچو علم بالمعجزات سرسر غیر این
 بی تفاوت بلکہ این یعنی علم باعجاز قرآن قوی تر می باشد بسبب بودن اعجاز آن نسبت ما بر و شک
 گویا هستیم از حاضران مجلس نزول معجزہ بسبب زائل نشدن این معجزہ بلکہ این معجزہ باقی مانده بود
 تا بعد و جاویدین جاوید بر انسان کہ بود در آغاز اسلام بخلاف معجزات دیگر انبیاء علیهم السلام و دیگر
 نیست نزد ما از آن جز حکایت کردن از آن باینکه موسیٰ چنین کرد و عیسیٰ چنین در فلان سال و حال

حکایت مانند چشم دیدنی باشد مترجم گوید کہ حکایات و روایات بسبب مداول از مدتی طولی
 غلط و غرض نسیان و زیادت و نقصان واسطہ و حمل می باشد لہذا در اعتبار ہمگی معائنہ کہ در
 آن مبادی شریات بر سبب و سبیل تصرفات و احوال مسدود می باشد چگونه در ترازوی قیاس بر حجت
 برخلاف بیان کہ خود نفس الامری حال خود را حال و راوی می باشد آورد و دوسرا جواب بطریق
 کے یعنی راہنگاہ محل حال بدون تعرض الزام و اعتراض کہ کسی پر ایسا ہے کہ مقصد اصلی ایسے
 کاموں کے لئے یعنی معجزے ظاہر کرنے سے نبوت کا ثابت کر دینا ہوتا ہے اور یہ جاننا کہ یہ حال
 خارق عادات یعنی قرآنی معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کچھ کسی فن سے بنایا ہوا نہیں ہے
 جیسا کہ حاصل ہوتا ہے فصاحت اور بلاغت کے جاننے سے بعد جاننے اصل لغات کے و سیاہی
 حاصل ہوتا ہے فصیحون اور بلغیون کے اقرار کرنے سے اس امر پر کہ بیشک معجزہ ہے فصاحت
 بلاغت کے فن سے بنایا ہوا نہیں ہے اور یہی فصیح بلغ عالم ہوتے ہیں اوس فن کے اور یہی
 علم جازم ایسا حاصل ہوتا ہے کہ شک اس کے پاس ہی نہیں جانا مثل علم ہمارے کے نسبت معجزہ
 دوسرے پیغمبروں کے بے تفاوت بلکہ یہ جاننا یعنی قرآنی اعجاز کی تصدیق تو ہی ترہی ہے
 اس واسطے کہ اسکا اعجاز تو ہماری نسبت ایسا ظاہر اور بابر ہے کہ گویا ہم مجلس معجزہ کے حاضرین
 میں سے ہیں اس واسطے کہ یہ معجزہ زائل نہیں ہووے گا بلکہ ہمیشہ ہمیش باقی ہے یعنی تاقیامت اثبات
 اللہ تعالیٰ و سیاہی جیسا کہ تھا آغاز اور اول اسلام میں برخلاف معجزوں دوسرے پیغمبروں
 کے اس واسطے کہ ان معجزوں سے ہمارے پاس کچھ بھی باقی نہیں سوای اس حکایت اور روایت
 کے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اسکا کیا فلانے سنہ و سال میں اور حکایت مثل معائنہ اور شاہدہ کے نہیں
 کتاب ہے کہ حکایتوں اور روایتوں میں جبکہ بار صحت سے پیر ہوتا ہے تصرفات ہوتے ہیں اس واسطے
 کی پیشی اور غلطی سے محفوظ نہیں رہتے اور بسبب اختلاف بیانی راویوں کے اصل حال کے مختلف
 ہونے کی صورت غیر متصور برخلاف معاینہ اور شاہدہ کے کہ ہر دیکھنے والا دیکھتا ہے تسلی اور شفہی
 کہ سنا ہے مثلاً قرآن مجید موجود ہے اسکا اعجاز کمال بلاغت وغیرہ اور سے متعلق اور یہ سبب
 امور بالفعل موجود ہیں اسکے معجزہ ہونے میں کیا شک عرولی بل نقول ان معجزات سائر الانبیاء
 مع ضمہا بالنسبۃ الی ثلاث المعجزۃ کما ذکرہ کون کما طال الزمان و لدن عہدہا ازہاد

ضعیفها اذ بطول الزمان تضعیف الحکایة وان معجزة القرآن على عکس ذالک اذ بطول الزمان
 یصیر الغمحاء والبلغاء اکثر مع اعترافهم بالحق عنه ووجود اصل المعجزة کما کان صفا
 السلف فیصیر المعجز به اقوی فارسی بلکہ میگوئیم کہ ہر آئینہ معجزات ہمہ انبیاء علیہم السلام
 باوجود ضعیف بودن خود را بہ نسبت این معجزہ قرآنی آنچنانکہ ذکر کردہ اند ہر قدر کہ زمانہ دراز
 خواہ کشید و عہد بعید خواہ شد ضعیف اینہا افزون خواہد شد یعنی اول خود در اصل ضعیف اند بمقتضا
 این دائمی معجزہ موجودہ قرآنی دوم بدر از کشیدن روزگار ضعیف آنرا افزائش بجار خواہد رسید
 از ہر آنکہ بدر از کشیدہ شدن زمانہ حکایت ضعیف میشود اما معجزہ قرآن بر عکس نیست از ہر آنکہ
 آنکہ بہ درازی زمانہ فصیحان و بلیغان بسیار میشوند و بر تقدیر کثرت بلیغان و اقرار کردنشان
 بمعجزہ و ناتوانی خود را آوردن کلامی مماثل چنین خداوندی کلام و معجزہ باوجود بودن اصل
 معجزہ بد انسان کہ در نخستین ہنگام بود جزم و تصدیق استوار تر خواہد شد مترجم گوید کہ تفاوت
 در میان معجزات انبیاء گذشتہ روزگار و این معجزہ اعجاز آشکار کہ گفتار خداوندگار باشد
 دیدنی و برتر از وی انصاف و مقیاس خرد سنجی نیست کہ یکی بگذشتہ روزگاری ناتوان تر
 شود و دویں بدر از کشیدہ شدن روزگاران روزگار استوار تر پدید آید درین حال
 با اعتماد معجزات زمانہ ضعیفہ ایمان آوردن و از معجزہ قویہ موجودہ روزگار فتن خواستہ کدام
 انصاف و فرمان کہ امین خردست آورد و بلکہ ہم کہتہ ہیں کہ البتہ معجزہ سارے پیغمبروں
 علیہم السلام کے باوجود ضعیف ہونے کے نسبت اس معجزہ کے جیسے کہ ذکر کیا گیا جس قدر کہ زمانہ
 کھینچا جاوے گا انکا ضعیف بڑھتا جاوے گا اس واسطے کہ زمانے کے کچھنے سے حکایت ضعیف ہوتی جاتی
 ہے لیکن قرآن مجید کا معجزہ اسکے برعکس ہے اس واسطے کہ زمانے کے کچھنے اور دراز ہونے
 سے فصیح بلیغ بہت ہوتے ہیں یعنی اگلے بلیغوں کی تصنیفات پڑھ کر اور جبکہ بہت سے بلیغ اقرار
 کرتے ہوں کہ فن بلاغت سے ایسا کلام لانا ممکن نہیں سب بلیغ اور فصیح اس سے عاجز ہیں اور
 سوا اسکے معجزہ جو موجود ہو ویسا ہی جیسا کہ اول تھا تو یقین اور تصدیق اسکے اعجاز کی قوی
 ہوتی جاوے گی مترجم کتاب ہے کہ در میان معجزوں پہلے پیغمبروں کے اور در میان اس معجزہ دائمی
 قرآنی کے جو تفاوت کہ ہے قابل دیکھنے کے اور انصاف کے اور عقل کے پیمانہ میں تولنے کے قابل

که ایکه یعنی انبیا گذرشته که معجزه زمانه که دراز گنجینه ضعیف بود و بیادین و سنجی اوان معجزه
 که بقدر زمانه گذرسته و در وقت کچھ استواری زیاد بود و درین صورت قوی بود و این معجزه
 موجوده و در ضعیف بود که گذرشته معجزه دوسری پیغمبران که پس گذرشته ضعیف و در معجزه
 کو سچا مان کر اوان معجزات و الون بر ایان لانا و در مانی معجزه موجود حال کو سچا اختار و در جز
 بقدر زمانه گذرسته بڑ بتا جارسه اپنا بر سر اور را سنا قرآن دیگر گرامی مین رسنا کو نسی عقل
 متضایب و کر نسی انصاف کا حکم عرفی و من صنا یطهر مکر و من هذا اللہی صلی اللہ
 علیہ وسلم خاتم النبیین دون غیر من الانبیاء اذ یبای عود هم سلیج لضعف معجز
 الی ان ینتہی الی نہ مان لا یحصل العلم عن معجز هم فوجب علی اللہ تعالیٰ ارسال
 نبی اخر و معجزه اخری کیلا یکون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل بخلاف
 هذا اللہی صلعم و هذه المعجزه فانها باقیة الی یوم القیامة لما کان اولا بل
 اقوی فلا حاجة الی نبی اخر و معجزه اخری الا ابد الا باء فلیس هذا المعجزه
 کمعجزه سائر الانبیاء و من انکم اعجاز فهو کم انکم اعجاز سائر المعجزات بعد ان ساء
 بدین العیان بل اقوی کما عرفت فارسی و از زمین جا بود و ایشود و بر میکشاید زمان
 راز که این نبی صلی اللہ علیہ وسلم جزا خاتم النبیین شد و پیغمبری دیگر چرا این پایه نرسید پس
 دانسته باد که دوری زمان آمان سبب میشود و در ضعیف شدن معجزات آمانا اینکه
 منتفی میشود و روزگار که در ان حاصل نماید علم بمعجزات آمان یعنی از معجزات آمان نشانی جز
 حکایت باقی نمانده است و حکایت بتنادی زمان و طول آوان روز بروز ضعف و ناتوانی
 می پذیرد و آخرین ضعف را کار بجای میکشد که مردم آن روزگار را آگاهی نمی مانند بمعجزات آمان
 پس واجب شود بر ایزد تعالیٰ فرستادن پیغمبری دیگر و نازل کردن معجزه آخر تا مردمان را
 حجت تمام نشود بر ایزد تعالیٰ بعد از رسولان یعنی اگر او تعالیٰ رسول نفرستد و بر تصدیق
 چنین رسول معجزه دیگرگزیند و نماند عذری و حجتی پدید آید که خداوند اگر رسولی از تو بر آید
 شرک و کفر بکار نمی گردیم آن فرستاده تو را بتوای خداوند کار راهمند و چون تو پیغمبر که ما را
 بتو راه ناید نفرستادی بشرک و کفر در شدیم غرض باین سبب سلسله نبوت متسلل بود و حکایت

این نبی و این معجزه پس بر آئینه باقی ست تا روز قیامت آنچه آنکه اول بود یعنی زمان نزول بلکه
 استوار تر پس حاجت نبود بسوی ارسال رسولی دیگر و انزال معجزه آخر تا جاویدان جاوید پس این معجزه
 یعنی معجزه قرآنی همچو معجزه دیگر بمنبر آن نبوده است و کسیکه اعجاز این معجزه را نشکر شود پس بودن
 آن کس مانند کسی که سکار بکار آرد و از اعجاز سراسر معجزات پس از آن که دیده باشد آنرا بچشم ظاهر
 بلکه قوی تر آنچه آنکه بشناختی ترجم گوید که قول مولف رحمه الله بل قوی که معرفت خوابان سختی آن
 بسط کلام است چنانکه گویم بتوفیق الله تعالی به پنهانی مانا و که مراد حضرت مولف رحمه الله تعالی
 همین است که اگر راست پوشی از راه دریایش بد و رافاده چنین معجزه قرآنی را که بوضوح بر این
 موجوده و ظهور دلائل مشهوده اعجازش هنوز مشهود دیده ادراک و مرئی چشم دریایش است و از
 بند اتما بیت بسوی حکایت کسی اقتضای و احتیاجی و بر وایت متنفسی ناشی و نیازی ندارد
 دیده و دانسته انکار کند با نا بیگان در شماره آن کسان بر شمرده گرد که معجزات پیشین
 را خود بچشم صورت بین تی دیدند و انکاری و رزیدند از بهر آن که این معجزه موجوده قرآنی
 و آن معجزه پاستانی در نفس معجزیت اشتراک دارند چه هر دو از آن قبیل اند که دیگران جز مدعی
 نبوت از آوردن مانند آن فروماندگان و زبونان بودند و معجزه در اصل معاینه و مشاهده
 هم مشترک از بهر آنکه آنچه آن معجزات ماضیه را بچشم حسی دیدند همچنین این معجزه را ب دیده عقلی
 نگریستن میتوان فرق همین است که آن دیدن طرفه العینی بود که پس از ساعتی نشانش پدید میماند
 همچو اثر و ماباشدن عصای موسی و زنده شدن مرده باعجاز صیوی و این دیدن هر زمان موجود از زمان نزول
 قرآن الی الآن همان اعجاز نمائی و راست بر کشائی دل و دیده بحیرت انداز اولی الالباب است
 پس بالضرور و بالبدیه موجود و اقوی میباشد از معدوم و مسموع و وزن دیگر آنکه ادراک معجزات
 ماضیه پیشین بمنبر آن تعلق داشت بحواس ظاهری چون دیدن انقلاب عصار بصورت ثعبان و
 همچنین دیدن شفا یابی بر و صان و غمیان و دریایش معجزه قرآنی متعلق بکمال عقلی و خود ظاهر
 که محفول اشرف و اقوی میباشد از محسوس که بشائبه او مام حکم کردنش در نخستین پایه تصدیق
 و اذعان بر شمرده نمیکرد و بر خلاف حکم عقل که در اولین مراتب اذعان جای همه استوار دارد
 پس باین هر دو لحاظ فرمود بل اقوی احتیاج آن محمول گردید که در قیاس است که برادر دور گرد

شہادت تال و کلفت احتیاج پر پیشین برگزادش خلاصہ شہادت پر گناہوں پر مبارکی دانا تو نامہ او نہ آرد
 اور اسی سے کہنا ہے سید عالم البینین ہونے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 کسی دوسرے پیغمبر کا پیغمبروں علیٰ تینا و علیہم السلام میں سے اس میں سے کہ دورا در پیغمبر ہوتے جانا
 پیغمبروں کے زمانوں کا اون کے پیغمبروں کے ضعیف ہو گیا سبب ہوتا ہے یہاں تک کہ ایک ایسا زمانہ
 آتا ہے کہ حسین بالکل اون کے معجزے نامعلوم ہو جاوے یعنی طول رت کے سبب یا وہی نہیں کہ
 کوئی معجزہ کسی پیغمبر سے ظاہر ہوتا یا نہیں اور جب دوسرے معجزے یاد سے جاتے رہتے ہیں نبوت
 کی دلیل کہان اس حالت میں واجب ہوتا ہے اور سبحانہ تعالیٰ کے یعنی بوجہ تفصیلی بھیجا اور
 نبی کا اور اتنا دوسرے معجزہ کا تاکہ آدمیوں کو حجت پیدا ہو اور پر اللہ تعالیٰ کے ان رسولوں
 کے بعد یعنی جب اگلے پیغمبروں کے معجزے بے توفیر سی ویرینے بعد نزول کے من حکایت
 اور روایتیں اون کی رہ جاتی ہیں اور دوسرے سبب نشان ہو جاتے ہیں یاد سے جاتے رہیں اور نبوت
 کی دلیل بے نشان ہو جاوے اور شیطان کے بھگانے سے پھلے زمانے آدمی مشرک کافر بدکار بن جاوے
 تو درمیان نبوت اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مقتضائے رحمت اور فضل اپنی کے اپنے اور واجب کیا دوسرے
 رسولوں کا بھیجا اور ان کی نبوت کی تصدیق کی واسطے اور معجزوں کا اوزار واسطے کہ اگر ایسا نہ ہو یعنی
 نہ کوئی اور رسول بھیجا دے اور نہ کوئی معجزہ اوزار اجاوے تو بیشک آدمیوں کو حجت پیدا ہو سکتی
 ہے اور پر خداوند تعالیٰ جل شانہ کے کہ سبب نہوے کسی پیغمبر یا نہما کے ہم توحید اور نیک کرداری سے
 محروم رہے اور شرک اور بدکاری میں پھنسے پس ہر اتمام حجت اور باقی نہ رکھنے عذر کے ایک رسول
 کے بعد دوسرے رسول کا بھیجا قرار پایا ہے اور ان کی نبوت اور رسالت کی تصدیق کی واسطے ہر ایک
 نبی کے زمانے میں معجزے کا ظاہر ہونا برخلاف ان نبی یعنی حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اور نیز بخلاف اس معجزہ قرآنی کتاب فرمائی گئی بیشک یہ باقی ہے قیامت کے دن تک
 انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ تہ اول نبی آسمان سے اترنے کے وقت بل زیادہ قوی پر حاجت مندوں
 طرف دوسرے نبی کے بھیجے اور دوسرے معجزے اوزار نے کی طرف نبی جب حجت خداوندی یعنی
 قرآنی معجزہ اب تک دیا ہی موجود ہے جیسا کہ اپنی اعجاز نامی میں اول تھا اس واسطے نبوت موجود یعنی
 نبوت عامہ اور رسالت کا فہ درمیان نبوت اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو حکیم حقیقی ہے باوجود موجود ہونے

ہدایت نبوت اور تعلیم رسالت عامہ کے دوسرے رسول بھیجے اور اس رسول کی رسالت کی تصدیق
 کیواسطے دوسرا معجزہ اترارے تو ظاہر ہے فائدہ کام تصور اور حکیم حقیقی سے بے فائدے کام
 کا ظہور خلاف حکمت پس اس سے صاف ظاہر کہ جب تک یہ قرآنی معجزہ باقی ہے کسی معجزہ اور کسی
 نبی کے تشریف لانے کی حاجت نہیں اور یہ معجزہ ہے ابدی دائمی پس اب تک حاجت نہیں
 طرف کسی دوسرے رسول کے اور طرف کسی دوسرے معجزے کے پس یہی معنی ہیں ختم نبوت
 اور سیادت رسالت کے جسکے ساتھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی
 برگزیدگی سے اس منصب پر بالخصوص ہر فرائز ہو گئے کسی دوسرے نبی و رسول کو یہ منصب حاصل
 نہوایہ مرتبہ نصیب نہوایں اس تقریر سے کمال کیا بعد ختم نبوت کا پس یہ معجزہ نہیں مانند معجزہ
 دوسرے پیغمبروں کے یعنی وہ معجزے موجود نہیں یہ موجود ہے اور غیر موجود کب برابر
 ہو سکتا ہے ساتھ موجود کے تو کہ وہ سن انکر یعنی جو کوئی ناسمجھ یا سمجھ دار نا انصاف اس موجود
 معجزے کی معجزیت سے انکار کرے تو وہ ہونا مذایسے آدمی کے جس نے انکار کیا ہوسارے
 معجزوں سے بعد اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے جیسا کہ تو نے پہچان لیا مترجم کتاب ہے کہ مولف رحمۃ اللہ
 کا یہ قول بل اقویٰ کما عرفت چاہتا ہے تو ہوا سبطل کلام مناسب مقام جیسا کہ میں کتابوں
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توفیق اور عنایت و ہدایت سے پوشیدہ ہے کہ مراد حضرت مولف رحمۃ اللہ
 تعالیٰ کی یہ ہے کہ اگر کوئی بے سمجھ یا سمجھ دار اپنی ہٹ دہرمی سے ایسے معجزے موجود کے
 معجزہ ہونے سے انکار کرے اور اس کے اعجاز بلاغت اور کمالات کو جو آفتاب سے زیادہ ظاہر
 ہیں اور چونکہ خود ہند اتنا ظاہر اور آشکارا ہیں کسی روایت اور حکایت کی حاجت نہیں کہ جس سے
 اسکی معجزیت بیان کیا وے نادیدہ نادانستہ شمار کرے وہ تو ایسا ہے جیسا کہ او سنے اگلے
 پیغمبروں کے معجزوں کو دیکھ کر انکار کیا ہو کسواسطے کہ دیکھ جانے میں یہ معجزہ قرآنی اور وہی
 معجزے اگلے زمانے کے برابر ہیں فرق اتنا ہی ہے کہ اوں اگلے معجزوں کا دیکھا جانا ایک سات
 کا تھا کہ بروقت ظہور اور نزول کے چند آدمیوں نے جو وہاں حاضر ہونگے دیکھ لیا اور پھر
 دم بھر کے بعد وہ بے نشان ہو گیا دیکھنا کمان چیسے کہ سانپ بنجانا حضرت موسیٰ کے عصا کا
 کہ اوسی مجمع کے حاضرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ بھی ایک ساعت سے کم پہر جب وہ

عصا و سیاهی ہو گیا جبکہ کہ تمنا سب کچھ صورت نہ پا تو اس معجزہ سے سوائے حکایت اور روایت
کے باقی نہیں اور ایسے ہی اور دوسرے معجزے یعنی تسخیرات جیسے ٹڈیوں کا آنا اور قبطیوں
کے کیتوں کو کبابانا اور ایسے ہی معجزہ کو مکہ عاجز کرنا قبطیوں کو اور باقی دوسرے معجزے جو
آئی اور سامعیت تھے اور علی بن ابی طالب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اندبے کو سوا گتھا کرنا بخدا
کو چکا کر دینا دوسرے کو زندہ کر دینا کئی آدمیوں نے دیکھا بلکہ بعض معجزہ کو تو اون حضرت کے
ایک دو حواریوں کے سوا نہایت دس گیارہ تک اور کسی نے نہ دیکھا الغرض باوجود شریک ان
دونوں کے دیکھے جانے میں بل تو ہی تر ہوئے اس معجزہ موجود حال کے جسکو لاکھوں کرور
اہل عقل انصاف دوست خود ظاہر دیکھ رہے ہیں اسکا انکار کرنا اور اون معجزوں بے نشان
کا اقرار کچھ معنی نہیں رکھتا بلکہ ایسے منکر کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ اون معجزوں کو بھی اگر اپنی
آنکھ سے دیکھتا تو اون سے بھی انکار کرنا جیسے کہ اس موجود معجزہ کو دیکھتا ہے اور اسکی
معجزیت کا منکر ہے چونکہ اون معجزوں کی حکایتیں سنی ہیں یا دوسری ہیں اس واسطے اون کا
اقرار کرنا ہے اور آنکھ سے دیکھے ہوئے کا انکار یہ امر عجیب ہے ومنہ یظہر ایضاً لزوم
کون معجزہ خاتم الانبیاء بالکلام لا غیر للزوم بقاء ما و ما بقی نوعہ منہم فی ہذا
الشہادۃ غیرہ فی معرض الزوال فلا یصلح لکونہ معجزۃ فیض الہو الہی فی کون معجزۃ
من غیر جنس معجزۃ سائر الانبیاء وان ہذا المعجزۃ لا تصلح لفیض الہی کا کون خاتم
الانبیاء ولا معجزۃ الہی یصلح لہذا النبی والامریکن خاتم الانبیاء فاعتبروا یا اولی
الالبصائر فانہ حجۃ اللہ تمام علیکم الی یوم القیامۃ فارسی وازہم ہویا میشود از
لازم بودن این کہ معجزہ خاتم الانبیاء از جنس کلام بود نہ از غیر کلام ازہر لازم ہون بقای چندین پنجہ
کہ باقی ماند نوع آن شخص است درین فرد ازہر آنکہ غیر کلام در معرض زوال میا شد پس آن شیر
کہ در معرض زوال بود صلاحیت و لیاقت ندارد ازہر معجزہ شدن برای خاتم انبیاء و ہمین راز
پہنان ست در قرار یافتن معجزہ حضرت خاتم الانبیاء از غیر جنس معجزات ہمہ انبیاء علیہم السلام
و ہر آئینہ آن ہم ہوید امیثو کہ ہر آئینہ این معجزہ یعنی معجزہ متعلق بالکلام صلاحیت و نہایتگی
ندارد باینکہ معجزہ قرار یابد ہر نہی دیگر غیر خاتم الانبیاء ورنہ یعنی اگر برای نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء

قرار داده شود باید که آنان یعنی انبیاء دیگر خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء شوند و این هم بود اگر چه
 که معجزه دیگر پیغمبر آن است از جنس کلام نبوده صلاحیت ندارد معجزه شدن را بهر این نبی یعنی
 خاتم الانبیاء ورنه یعنی اگر همچو معجزه دیگر پیغمبر آن معجزه خاتم الانبیاء بود پس این خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء
 نباشد پس هوش پذیریدای باین نشان پس هر آینه آن حجت خداوند تعالی بر شما تمام شد تا
 روز رستاخیز مترجم گوید که خلاصه کلام همین است که آنچنان که ختم نبوت را استمرار معجزه لازم
 یعنی هرگاه حکمت این روی باشد اقتضا کند سلسله نبوت یک نبی خاص تا دامان قیامت دراز
 کند و بعثت نبی دیگر منتفی گردد در این صورت چنین نبی را که خاتم الانبیاء قرار یابد معجزه دهند
 که سبب نشود زائل نگردد هر زمان مستمر ماند تا آنکه رستاخیز روز برسد تا در هر زمان بدرین
 آن معجزه موجوده سبب نباشد تصدیق رسالت و اذعان نبوت چنین خاتم الانبیاء سعادت
 یاب گردند پس این معجزه دائمی الوجود در پیوند خاتم الانبیاء را چنانکه کلامی که دیگری از کلام
 فنون فصاحت و بلاغت با وصف تحدی و معارضه و کمال عداوت بر آوردن همچو آن کلام قدرت
 نداشت و ندارد معجزه قرار یافت بهر حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم یعنی قرآن مجید که
 فصحاء و عربان و بلغار و قحطان با وصف یگانگی روزگار شمرده شدن آنان در جاد و کلامی و
 غایت بغض و عداوت آنان با حضرت خیر الانامی از آوردن مثل آن همه زبون شدند و سراسر
 در ماندند و الی الآن بهمان اعجاز کشای است که بود و الی بیرونش نکشت تغییر را به یسوی
 نماند و همچنین استمرار معجزه را ختم نبوت لازم است چه در صورت موجود و بدون معجزه مصدر رسالت
 وجود رسالت ناگزیر و بر تقدیر وجود رسالت رسولی لایساحه سلبی بر رسالت عامه بعثت رسول دیگر
 ظاهرا منافی حکمت و دانا خداوند گاری نکند که مخالف و مباین حکمت تصور کرده شود پس معلوم
 شد لازم در میان استمرار معجزه و ختم رسالت و ازین تلازم خود پدید آید که معجزه حضرت خاتم الانبیاء
 راس المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم همین قرآن بود که دائمی و مستمر در هر زمان موجود
 و چون معجزه مستمره است ناگزیر آنحضرت علیه الصلوٰة والسلام خاتم النبیین بود برین تقدیر و باین
 تقریر اهل ایمان را بسوئے معجزات دیگر سوائے قرآن مجید که بشماره الوف مردم زاد و در هر روز
 ظهور آن ازین خلاصه عالم و عالمیان برگزیده ترین پیغمبران زمان صلی الله تعالی علیه و سلم

و سلم دائمی نماید حاجت نیست چه آن معجزات بجز معجزات انبیاء سابقین پسری شدند و این
 موجود است این نقد بگیر و از آن کہیں گشتہ و نابود شدہ دست بردار آرد و اور اس سے
 یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دوسری اور ناکزیری ہے کہ خاتم الانبیاء کا معجزہ کلام ہی کنی
 سے ہونہ دوسری جنس سے تاکہ وہ معجزہ ہمیشہ باقی رہے اور وہ معجزہ جس کے نفع باقی ہے
 کلام ہی ہے اس فرد میں مختصر ہے اس واسطے کہ جو غیر کلام ہوتا ہے وہ تو زوال کے معرض میں
 رہتا ہے اس واسطے ایسا معجزہ خاتم الانبیاء کا معجزہ نہیں ہو سکتا ہے بسبب زوال پذیر
 ہونے معجزہ کے با وصف دائمی ہونے رسالت عامہ کے پس ایسا معجزہ زوال پذیر صلاحیت
 اور قابلیت نہیں رکھتا خاتم الرسالت کے معجزہ ہونے کے پس ہی ہمید ہے معجزہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے میں غیر جنس سے اور معجزہ ان کے جو تھے واسطے سارے
 بیخبروں کے یعنی کلام کے جنس سے معجزہ نہیں دیا گیا کسی پیغمبر کو سوائے حضرت خاتم الانبیاء
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معجزہ کلامی دائمی صلاحیت نہیں
 رکھتا معجزہ ہونے کی واسطے غیر خاتم الانبیاء کے اور نہیں تو وہ خاتم الانبیاء ہوتے ورنہ
 غیر خاتم النبیین کا معجزہ صلاحیت رکھتا ہے واسطے خاتم الانبیاء کے اور نہیں تو خاتم الانبیاء
 نہیں ہیں ہوش پروردگار سے ہوشمند و متحقق حجت الہی ہمارے اوپر پوری ہوئی قیامت
 تک مترجم کتاب ہے کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ختم نبوت اور معجزہ کلامی میں تلازم کی نسبت ہو یعنی
 ایک دوسرے کو لازم اس تفصیل سے کہ دائمی اور مستمر الوجود معجزہ نہیں دیا جاتا مگر اس نہی
 کو جسکی نبوت قیامت تک باقی رکھیں خداوند تعالیٰ کو منظور ہو اور جس نبی کی نبوت دائمی نہ ہو
 اور نہ یہ دائمی معجزہ نہیں دیا جاتا اب دوسری طرف سے قیاس کرنا چاہئے کہ جس نبی کو خاتم
 الانبیاء قرار دینا منظور ہوتا ہے اس کو ایسا معجزہ نہیں دیتے جو زوال کے معرض میں ہو یعنی معجزہ
 دائمی کی واسطے کہ اگر خاتم الانبیاء کا معجزہ ایسا ہو تو قابل زوال ہو پس در صورت زوال کے نشا
 اور معدوم اسکی رسالت دائمی اور نبوت عامہ کا کیا ہو اس واسطے خداوند تعالیٰ نے حضرت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ مرحمت کیا جو موجود ہی اور قیامت تک انشاء اللہ
 تعالیٰ باقی رہے گا اور یہ معجزہ دوسرے کسی نبی کو نہیں دیا کی واسطے کہ سوائے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کی نبوت قیامت تک باقی رکھنی منظور اور مقتضای حکمت الہی
 نہ تھی پس اس کے ساتھ ظاہر ہوا کہ اگرچہ اور بھی ہزاروں معجزے حضرت خاتم النبیین ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}
 علیہ السلام سے اس جنس سے ظہور میں آئے جس سے جو معجزے تھے اور پیغمبروں کے مگر مصدقہ
 نبوت والی اور برہان رسالت عامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی دائمی ہمیشہ تاقیامت
 موجود رہنے والا معجزہ یعنی قرآن مجید ہے اور اثبات نبوت اور دعوی رسالت میں یہی
 معجزہ کافی والی اور دوسرے معجزات صادرہ کی طرف حاجت نہیں جس کے دلی انکسار کہلی
 ہوں وہ دیکھے جس کے کان سنے کے ہوں وہ سنے جس کا دل غفلت کی نیند اور نا انصافی کے
 نشہ سے ہوشیار ہو اور بیدار ہو وہ سمجھے جو بے اور صل تو یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ سید
 راستہ بنا دے وہی شخص راہ پاوے عہد ملی واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم
 وغایۃ جو اہلکم لا نعلم اتفاق العرب وفسحاً ثھم علی عدم امکان الاتیان
 بالمثل فنبہہ اول النقص بان الجاصل بالبحر والطب ایضاً لا یعلم اتفاق السیرۃ
 والاطباء علی الجرح عن الاتیان بمثل ما یتابہ وثانیاً انہ یلغی للعلم اتفاق من یحزم
 العقل بعدہم تو اظھم علی الکذاب لما یلغی ذلک فی حق الاولین ایضاً وذلک
 یحصل بفحص قلیل فعلمکم بالفحص حتی یحصل لکم العلم مع ان صدق هذا
 القول عنکم مستفید فان لجاح طباء العرب لظہور من الشمس ونداء فقہاء کذا
 بوجوب تحادی القرآن علی کل احد ابین من الامس ومع ذلک انفقوا علی الاما
 بہ ہذا المعجزۃ فلیف یبقی الشاک فیکم ایہا الناس فالتقوا اللہ لعلکم تفلحون ^{واری}
 وپایان جواب ثمانین بود کہ مانیدائیم یعنی آگاہ یمیم بتفق شدن عرب وفسحان آنان بقدرت
 نداشتن خود با بر آوردن کلامی مثل این کلام یعنی قرآن مجید پس دران یعنی در جواب شما
 اول بطور نقض والزام باین تقریر کہ نا آگاہ از فن سحر و نادان از فن طب نیز نمیدانند
 اتفاق کردن ہمہ ساحران یعنی در معجزات موسوی و نیز اجماع و اتفاق ہمہ طبیبان یعنی
 در معجزات موسوی و موسی علیہ السلام بہ عاجز شدن خود با از آوردن مثل آنچه کہ آن دو
 یعنی موسی و عیسی علیہما السلام آوردند خلاصہ جواب این است کہ شما بہ نبوت حضرت موسی و

نیز به نبوت عیسی ایما نموده و استدلال شمار را ثبات نبوت این هر دو علیهما السلام همین است که از
اینان کار باطله و رسیده که دیگران جز این هر دو را از دین مثل آن زبون شده پس بقضای این استدلال
الفتنی توان که ما را معلوم نیست که سحران آن زبان سراسر عاجز و زبون شده باشند از تقلیب و عصابه
بیکدیگر یا سبب طیبیان آن عصر زبون شده باشند از زنده کردن مرد پس جواب شما چه باشد و در میان جواب
بر سبیل حل و کشف حال چنین که اتفاق کردن گرویی که بر دروغ متفق نشدن آنان عقل بالجم میسر آید
بسته است و کفایت میکند به حصول علم بصدق نبوت آنچنان که کفایت میکند همین در حق آن و دوا دل
عیسی موسی و علیهما السلام و این حاصل می شود از آنکه شد باید که از بر و دوش جستجویش بر شاست جستجو
که بکارش گیرید تا شمار را هم علم حاصل شود با اینکه راستی این گفتار از شما فائده بخش نیست که هر آئینه منشع
باصرار و درشتی است هویدا تر از خورشید و بیابانک بلند از ذکر کردن دانشمندان اسلام بواجب بودن معاش
بالقرآن یعنی بر تقدیر شک و انکار پدید آید از دست از دیر و زنگ رفته بر هر کسی و با این همه متفق شد بر ایمان
آوردن بآن نبی صلی الله علیه و سلم همین معجزه پس چگونه باقی ماند شک در شاکست مردمان از خداست تعلق
بترسید تا که علاج یابید مگر جم گوید که گفتار مولف رحمه الله تعالی متفق است سه گانه جواب را نخستین بر سبیل
الزام و دود دیگر بر سبیل حل که باین تقریر که خود از قول شماست که عرب در شت منش و با امر از اند پس خود
ظاهر است که مردم در شت طبع ناواقفیکه خود بین بود از و ابیست کاری نمی رسند تصدیق نمیکند
و آنان بدین چنین معجزه بر رسول الله صلی الله علیه و سلم ایمان آوردند پس حقیقت این معجزه ظاهر شد و تقریر
حقیقت معجزه صدق رسالت و نظر بوجود و بشود و استقامت معجزه ختم نبوت و هجوم رسالت پیدا و هویداست
جواب دیگر اینکه خود همه میدانند و سراسر آشکار است که علماء اسلامیه در هر زبان و هر اقلیم با ننگ بلند از بر کشیدند
که هرگز در اعجاز قرآن مجید انکار یا شک نبوده باشد او سار صحنه و تخیلی پیش آورد و اقصا سوره مثل قرآن مجید
در غایت درجه بلاغت و اختصار و تقاضا و صفا و آداب عالی که کفیل خوبی هر دو جهان تواند
شد بسیار و دکن نمی آید و پس از این هم صدق رسالت و حقیقت معجزه همه هویدا شد زیرا که هر که دلیل خود را
استوار نمی داند چنین بی باکانه در معرض تخیلی مخالفان دین را که اطفال نور قرآنی در سر داشته باشند نیز
بل نظر به صفت استدلال بر خود مخالفان گفتار میکنند پس و بدین دلیل نیست از کلام که بر سبیل حل پس از الزامی
گفته شد آورد و غایت مرتبه جواب تمهیدار بهیوگا که هم چنین جانش که عرب او را در کتب نصیح بلوغ متفق

ہوں اس امر پر کہ دوسے عاجزین ایسے کلام لانے سے پس آئیں جواب اول تو اوپر طریقہ الزام اور نقض کے
یہ ہے کہ ناواقف سحر کے فن سے اور نا آگاہ طب کے علم سے بھی نہیں جانتا کہ سارے ساحر اور سارے
طیب عاجز ہوئے تھے لانے سے ایسے کاموں کے جیسے کہ دوسے دونوں یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ لائے
یعنی ایسا شخص کہہ سکتا ہے کہ اگر بلکہ بالیقین معلوم ہو جاوے کہ زمانے میں موسیٰ علیہ السلام کے سارے
ساحر عاجز ہو گئے تھے سانپ کو اثر دینا لانے سے یا زمانے میں حضرت عیسیٰ کے سارے طیب عاجز ہو گئے
تھے مادر زاد اندھے کو سوا نکھارنے سے اور اونوں نے بالاتفاق بیان کیا تھا اپنا عاجز ہونا ایسے
کاموں کے لانے سے اور اتر کر کیا تھا کہ یہ کام سحر یا طب کے فن سے تعلق نہیں رکھتے تو میں ان دونوں
پر ایمان لاتا ہوں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ سب ساحروں اور طیبوں نے اپنا عجز ظاہر کیا تھا دوسرے
میں کیونکر ان دونوں پیغمبروں پر حکی نبوت کے قائل ہو یا ان لاسکتا ہوں پس جو تمہارا جواب ہو گا
اس شخص کو وہی جواب ہو گا ہمارا ٹکوفتہ اور میں جواب بر سبیل حل کے اول بقولہ اندیکفی یعنی ایسے اور
استدر آدمیوں کا کہ حکی نسبت عقل حکم خبری کرتی ہے جو ٹ پر متفق ہونے کا اتفاق کرنا جیسا کہ کفایت
کرنا ہے اور دونوں کے حق میں ایسا ہی کفایت کرنا ہے اخیر کی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حق میں اور یہ امر حاصل ہو سکتا ہے تو ٹری سی جستجو سے پس تم کو جستجو یعنی جب ہم کو معلوم ہو جاوے کہ
کہ لا کون آدمی اہل عقل خدا پرست ہے متفق ہیں اس امر پر کہ سارے عرب اور ان کے کامل البلاغہ
ہو گئے ایسے کلام لانے سے جو مثل ہو قرآن مجید کے پس یہ اتفاق اوکا ہم کو علم خبری دیتا ہے اور یہ
اس امر کے کہ بیک سارے عرب اور ان کے فصیح و بلیغ عاجز ہو گئے ایسے کلام لانے سے جیسے کہ مسیحوں
نے ہی ایسے ہی تواتر سے دریافت کیا سچا ہونا موسیٰ اور عیسیٰ معجزوں کا مع اس کے کہ یہ امر تم
ہی سے ہم کو فائدہ دیتا ہے کہ عرب کے باشندے سخت طبیعت ہوتے ہیں یعنی جب تک آپ خوب سمجھ بوجھ
نہیں لیتے نرم طبعی سے کسی بات کو قبول نہیں کرتے اور عرب نے جب تک خوب سمجھ بوجھ نہیں لیا ایمان
نہ لائے مان جب یہ دائمی معجزہ دیکھا تب صاحب معجزہ پر ایمان لائے پس یہ بھی دلیل ہے اوپر صدق
اس معجزے اور سچے ہونے دعویٰ نبوت کے اور پھر یہ جواب دوسرے بقولہ و نذا رفقاہم الا سلام یعنی
ایک یہ بھی دلیل ہے کہ علمائے اسلامی ہر زمانے میں اور ہر ملک میں بلند آواز سے پکار کر کہتے ہیں کہ
جس کو شک اس دائمی موجود معجزے کے معجزہ ہونے میں ہو اوپر واجب ہے مشارفہ اور تجریدی کرنا

یعنی لانا کوئی سورہ مثل اس قرآن کے ہیں یا وجود ایسی نہ اور امام کے جبکہ کوئی شخص اسلام کے مخالفوں
 میں سے یا بعض تحصیل فنون بلاغت کے اور سبزی اور غلہ یا پستے اپنی آئین کے جو تقلید قبول
 کی ہو متحدی کے مقام میں اور معارف کے میدان میں اگر نہیں کرتا ہو تا یہ بھی بڑی دلیل حقیقت اور
 دائمی معجزہ کی ہے اور یہ دونوں اور یعنی عرب کا ایمان لانا یا وجود لیا جیت طبع کے اور نہ اگر اطلاع
 اسلامیہ کا آفتاب سے زیادہ روشن اور کل گزرے ہوئے سے زیادہ ظاہر اور محقق ہے پس کیونکر
 باقی رہ سکتا ہے تم میں خاک اسے آدمی اللہ تعالیٰ سے دور و نا کہ تم ملاح یا کو عمر ملی و اینہا معجزہ
 هذا النبى که یکون الامن العقليات و احداثات العقل عند اصلها بخلاف معجزه تعالی فان
 معجزه تعالی متعلقہ بالامور الحسیة و التصرف فیها عند احوالها و بالجملة ليس المعجزه تعالی
 جهة قوة الامن جهة ان الف العوام بالمحسوسات اکثر من الفهم بالمعقولات لكن لا شك
 ان الف الخواص و نظيرهم في المعجزات المعقولة اقوى من المحسوسة فمعجزات الاولين
 اقوى في نظر العوام و معجزات الاخيرة اقوى في نظر الخواص و اذا قد ثبت قوة معجزه
 القرآن بالنسبة الى معجزات سائر الانبياء من وجوه شتى فلو لم يكن لها بعض الظالمين
 طلباء ثلاثين بائنا معجزات سائر الانبياء فاولئك الذين يستبدلون الخبير بالذي
 هو اذني و هم بالاعراض عنهم اجري لما اذا عرض عنهم النبي او علق مطلوبهم على مشية
 الله تعالى فلا حرج عليه اذ مثلم كمثل الذي استقاء بنوم السراج في رابعة النهار و
 ما كان غرضهم الا التحكم و نفقت على الله تعالى بل انه تعالى لو اعطاهم مطلوبهم فهم
 لا يؤمنون ولا يفتون بل كانوا يطلبوننا و لا يابا و هلكنا و هم انه لا فائدة فلا بفعله العاقل
 فضلا عن الحكيم على الاطلاق فارسی و نیز معجزه ابن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر از عقلیات
 و در رایش خود بہار تغزل معقولات نزدیک اہل خود است یعنی معقولات واقعی و اعتباری ہست بر
 ارباب عقول عالیہ بر خلاف معجزہ ہائے آن دو یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پس ہر آئینہ معجزات
 آن ہر دو متعلق اند با موصی یعنی کاہنیکہ جو اس ظاہری چون دیدن و شنیدن و شنیدن پوشیدہ
 و سادہ دیدن و راستگی و زارند و تصرف و در آن نزدیک اہل آنست و بالجملة ہر معجزات آن دو راجع ہی نہ
 قوت نیست مگر ازین جهت کہ انس و الفیت عوام الناس با موصی محسوسہ بیشتر میباشد اند اندیشیدن و

در یافتن عقلیات یعنی از برای آن که نفس را که تصور عقلیات مهارست و مهارت بهم نرسانیده باشد
 هنگام تفکر و عقل عقلیات کلفتی بهم میرسد و شفقتی در میگیرد بخلاف حیات که عقل در یابش و قوه مفکره
 را وقتی و مصوبتی پیش نمی آید و لیکن شک نیست که انس و الفت خواص الناس یعنی ارباب هوش و
 اصحاب عقل و نظر آنان در معجزات عقلی استوار تر میباشد از معجزات محسوسه یعنی از بهر آن که ارباب عقل
 در عقلیات بترتیب تلافی و عکس و نتائج آن بایه و قه با کمالی برند و مشکلات آنها به بیداری آید
 که خطای در آن واقع نمی شود و حقائق نفس الامر بر کشاده میگردد پس اصل حال استوار تر بسیار و پیوسته
 پس معجزات آن دو یعنی معجزات موسوی و عیسی قوی تر اند در نظر عوام از بهر آنکه در یابش آنان خود
 منتهی میباشد بدریافتن کارهای که بحس تعلق دارند همچو دیدن مردم عجمای موسوی را که یک یک به یک
 مار پیکر بسته نمودار شد پس بصورت اصلی خودش باز آمد و همین سان دیدن مردمان بینا ساختن
 مسیح علیه السلام کور مادر زاد را پس همین چشم دید خود را یابشند و را از چشم غیر همه استوار خود را راستی
 گمان برده بدل می پذیرند و معجزات اخیر یعنی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه و سلم قوی تر اند در
 فکر و نظر خواص الناس یعنی ارباب عقل زیرا که پس از ترتیب مقدمات و ادراک عظم و نتایج اشکال قوی تر
 با ستواری می آرند و هر گاه بالتحقیق ثابت شده قوی بودن معجزه قرآنی نسبت به معجزات همه انبیا
 علیهم السلام بوجه تشدید متفرقه یعنی بوجه بقای این معجزه و عدم تغییر آن از زمان نزول الی الآن
 و همین سان از باب عقلیات بودنش و جز آن دیگر وجوه که مذکور شده در تصویر اگر تخی از ظالمان
 یعنی کفار ستم روا دارندگان بر نفسنامه خود باین عقلی دائمی معجزه بسند نکرده معجزات دیگر حسیه مانند
 معجزات همه پیغمبران پیشین زمان طلب کرده باشند پس چنین ظالمان آنان باشند که بدل میکنند خوب
 بهتری را بکترین یعنی کمترین چیز را خواستاران میشوند و بهترین را از دست می دهند پس چنین کسان اگر
 اندر بویتر یافتن از آنان پس اگر نبی صلی الله علیه و سلم از ایشان رو بر تافته یا مطلوب آنان را بر
 مشیت ایزدی و ارادت او تعالی محمول کرده باشد درین حرجی و مضائقه نیست از بهر آنکه مثل آنان
 همچو مثل کسی است که هنگام غیر در روشنی پزوه گردد از چراغ و غرض آن ظالمان از چنین پزوه شدن
 مگر حکم بر خداوند تعالی و تعنت یعنی زیان دیگری خواستن بکاری که در آن این زیان خواهد آید و نیز
 زیان منطوی و مندرج بود بلکه ایزد تعالی اگر این خواسته ایشان نمی بخشید باز هم ایمان نمی آوردند

و از خواست مست و تعلق نباشد و دوم بار و سوم و چهارم و پنجم سان خواست خود باید برآورد
 میکند و درین صورت فائده مترتب نمیشود پس مرد با خود چنین نمیکند چه جاس و نا حکیم علی الاطلاق
 مترجم گوید که با اینجاق قول حضرت رسالت تعالی باینکه معجزه هذا البلی لا یکون الا من العقلیا
 شالی فرمودن باظهار کار رب عظیم و مطالب فاضله را که برست تا که نگرندگان این رساله عجله را
 سودی بخشند انشاء الله تعالی بنا علی هذا گویم که برخود مندان یزدان بخرد که دل با نواز و نشان
 و طبع بلغات قدس مایان دارد روشن تر از خورشید در غیر و زست که خواسته از بیشت انبیا و
 از رسالت رسولان راستی برکشایند و بیاشد که از ناسر اولان یعنی برکنار بوده نیک اندیشه و
 پاک کردار و ستوده گفتار آفریدگار خود را نمازند و نیایش کنند و فرمان برند که از آن گیتی را از آریش
 دید آید همه راست ستوده کردار یزدان پرستار مانند ویرگاه بر رسیدن اجل مقدر و معبود این
 شاکلی نشین بگذرانند بفرایین جهان در پاک مینو جا ویدان جا وید شادمان زمیند و این مقصود
 حاصل نشود مگر آنکه حضرت انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوٰۃ والسلام خنثین مبعوث فیهم و مرسل
 یعنی است خود را از خشم خداوند شد العقاب ترسانند که از آن از شرک و کفر و دیگر سیئات و قبا ح برکنار
 مانده از رذائل که ناستوده خوبا باشند و نیز ناپسندیده اعمال بدو که مانند آئینه دل از رنگ شوا
 شتوی و غضبیه که محرک بسوی از کتاب ناستوده کردار و گفتار و نماز است اندیشه میشوند پاک و امیزد
 بر جاسه این رذائل زائله فضا ک و فضا کل ضییه بر نشانند که از آن اصدار اعمال حسنه همه آسان
 شود و بوجه از ال رذائل اخلاق و قبا ح اعمال و قوت عاقلیه کی نظریه و عین علمیه را بر و شو و بر بوی رسالت
 قوت نظریه عقاید متعبد که از زبان نبی بشنوند بر دل نقش بندند و بوساطت عاقله علمیه است را بکار کرد
 آرند از حنات و طاعات و چنین آموزش و اقتدای قوتین میسر نشود چه به تبعیت فرستادگان مبعوث خداوند
 و تصدیق آمان و راست دانستن آسمانی وحی که در آن احکام و اوامر و معارف و دیگر اسرار که از ان
 بنده بجز او عابد بمعبود هستی آرا برسد مذکور باشند الحاصل بالا جمال و الاشاره گفته شد و در تفصیل
 را صحنه پیشیده شماره و کتب طویل الاذیال بهم آنچنانکه باید برگزاردن نیارند لیکن در قرآن مجید
 چنین مطالب عالی و مقاصد فاضله و آیات چند علی سبیل الاستیعاب و الاحتواء برداشتی در آورده
 شده اند که تا بجا که بر شگافند استخراج لطائف و استنباط از موز و خوا مض ممکن چنانکه انموذج ایضی بر ش

نموده و نایب دوسه آیه ذکر کنم میفرماید جل جلاله عزوجل **الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ**
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ بالقیب و یقیمون الصلوة و ما منہن قاطعہ شیخون قمارسی یعنی این کتاب
شک نیست در آن را بنیاد است از هر پیریزگار و از خدا ترسندگان آنانکه ایمان می آرند بنیاب
در است می کشند ناز و از آنچه که ما روزی ما دیم آنان را سرن میکنند گویم که مستقیم جمیع ست مرتعی را
و آن عبارت است از کسیکه از خدا س تعالی جلشانه تر سیده نفس خود را از زبان دنیا و آخرت پاسیده
ماندن در خواهر بترکیات و دور بودن از منیات که سر آمد آن شرک و کفر و دیگر اعمال شست و کار
بر باشند و ترک چنین قباغ مستلزم است تحصیل انداد از چنانکه بترک شرک توحید و بترک کفر ایمان و
بترک فسق و فجور عفت و بترک ابلهی و بی خردی حکمت و بهین سان فضائل و حسنات و دیگر پس در یک
کلمه مستقیم اشاره شد بسوی این همه مذکور و تفصیل آن که اسفار حکمیة و صحف نوامیسی و کتب سماویات
این انوار و مکاسن این اسرار را ندیسی آنچه که در صحف و اسفار توان یافت اینجا در یک کلمه بعد از آن فرمود
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ یعنی در کتاب قوه عاقله نظریه میگویند قول یقیمون الصلوة یعنی آنان که پس
از حصول عاقله نظریه عملیه را هم بجاری آرند که راس الحسنات که ناز باشد بجای می آرند بیانش که بنده را
اگر نیست بجانب مولای خودش رسائی آرند و این است نفع لازمی و باز برین نفع لازمی هم بسند نموده
نفع مقصدی که اتفاق بود روی آرند که از آن سپاس خداوند و بشود بجا آرند و هم گوهران خود را که
سکینان و ناتوانان و درماندگان باشند از مرصیان و بحسانی آفت رسیدگان چون کوران و
نگران و مجذومان و جز آنان و نیز بیوگان و یتیمان و پیران به بینوائی زیون شدگان و اشال آمان
از جهانی تکلیف بر کران دارند و ازین دو کار خداوند غنی مطلق خود را که نیایش پسند و از زلفش و دست
از خود بخوشنودی آرند و رضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان تر است
و در قوله تعالی ما ز قنا هم تعمیم اشاره و ارشاد و مردمان با انواع و سنگی را گویند و انوار اعانت
درماندگان و اهل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از آنچه که از خود تعالی و از بخشیده و از زلفش فرموده باشد مثال
بخشیده را بزرگو و صدقات و دیگر چیزات بسته کار ناز کار بر آوردن و درماندگان را چاره پر داز شدن و اگر علم
داده است متعلمان و دانش پژوهان را آموزش کاری بکار بردن و اگر در سلطنتی یا ریاستی و جاست و
وقع بهره اوست بشفاعة حسن ارباب حوائج را کامران شدن و حاصل در کلیات تعلیم و بجزیه مطالب

از کتاب
نموده و نایب
دوسه آیه ذکر
کنم میفرماید
جل جلاله عزوجل
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
بالقیب و یقیمون
الصلوة و ما منہن
قاطعہ شیخون
قمارسی یعنی
این کتاب
شک نیست در
آن را بنیاد است
از هر پیریزگار
و از خدا ترسندگان
آنانکه ایمان می
آرند بنیاب
در است می کشند
ناز و از آنچه که
ما روزی ما دیم
آنان را سرن میکنند
گویم که مستقیم
جمیع ست مرتعی را
و آن عبارت است
از کسیکه از خدا
س تعالی جلشانه
تر سیده نفس
خود را از زبان
دنیا و آخرت
پاسیده
ماندن در خواهر
بترکیات و دور
بودن از منیات
که سر آمد آن
شرک و کفر و
دیگر اعمال
شست و کار
بر باشند و ترک
چنین قباغ
مستلزم است
تحصیل انداد
از چنانکه
بترک شرک
توحید و بترک
کفر ایمان و
بترک فسق و
فجور عفت و
بترک ابلهی و
بی خردی حکمت
و بهین سان
فضائل و حسنات
و دیگر پس در
یک کلمه
مستقیم اشاره
شد بسوی این
همه مذکور و
تفصیل آن که
اسفار حکمیة
و صحف نوامیسی
و کتب سماویات
این انوار و
مکاسن این
اسرار را ندیسی
آنچه که در
صحف و اسفار
توان یافت
اینجا در یک
کلمه بعد از آن
فرمود
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
یعنی در کتاب
قوه عاقله
نظریه میگویند
قول یقیمون
الصلوة یعنی
آنان که پس
از حصول عاقله
نظریه عملیه را
هم بجاری
آرند که راس
الحسنات که
ناز باشد
بجای می آرند
بیانش که بنده
را اگر نیست
جانب مولای
خودش رسائی
آرند و این است
نفع لازمی و
باز برین نفع
لازمی هم
بسند نموده
نفع مقصدی
که اتفاق بود
روی آرند که
از آن سپاس
خداوند و
بشود بجا
آرند و هم
گوهران خود
را که سکینان
و ناتوانان و
درماندگان
باشند از
مرصیان و
بحسانی آفت
رسیدگان
چون کوران و
نگران و
مجذومان و
جز آنان و
نیز بیوگان
و یتیمان و
پیران به
بینوائی
زیون
شدگان و
اشال آمان
از جهانی
تکلیف بر
کران دارند
و ازین دو
کار خداوند
غنی مطلق
خود را که
نیایش پسند
و از زلفش
و دست از
خود بخوشنودی
آرند و رضوان
من الله اکبر
یعنی یک اندک
رضای خداوند
تعالی از همه
چیز کلان تر
است و در قوله
تعالی ما ز قنا
هم تعمیم
اشاره و ارشاد
و مردمان با
انواع و سنگی
را گویند و
انوار اعانت
درماندگان و
اهل حوائج
یعنی سود
رسانیدن
دیگران از
آنچه که از
خود تعالی و
از بخشیده
و از زلفش
فرموده باشد
مثال بخشیده
را بزرگو و
صدقات و
دیگر چیزات
بسته کار
ناز کار
بر آوردن و
درماندگان
را چاره پر
داز شدن و
اگر علم داده
است متعلمان
و دانش
پوهان را
آموزش کاری
بکار بردن و
اگر در
سلطنتی یا
ریاستی و
جاست و
وقع بهره
اوست
بشفاعة
حسن ارباب
حوائج را
کامران
شدن و حاصل
در کلیات
تعلیم و
بجزیه
مطالب

از خود بخوشنودی آرند و رضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان تر است و در قوله تعالی ما ز قنا هم تعمیم اشاره و ارشاد و مردمان با انواع و سنگی را گویند و انوار اعانت درماندگان و اهل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از آنچه که از خود تعالی و از بخشیده و از زلفش فرموده باشد مثال بخشیده را بزرگو و صدقات و دیگر چیزات بسته کار ناز کار بر آوردن و درماندگان را چاره پر داز شدن و اگر علم داده است متعلمان و دانش پژوهان را آموزش کاری بکار بردن و اگر در سلطنتی یا ریاستی و جاست و وقع بهره اوست بشفاعة حسن ارباب حوائج را کامران شدن و حاصل در کلیات تعلیم و بجزیه مطالب

دریا سارت پس اگر این عقلی مجرور نیست دیگر بعینیت و توحید خلق و معرفت با بعضی الظالمین باین
 اصلاح که بیشتر کان قریش بخیر و دستی حسد که بود بر نبوت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بپور
 درونی و صبر جلالی بربا و عزم می سوختند و بار صفت تصدیق خود با با سامانی کلام بود آن قرآن مجید
 متعانه است لغت و سترابی بر زبان میدادند چنانکه در سورۃ بنی اسرائیل مذکور است و لقد صدقنا فی
 هذا القرآن من کل مثل یعنی ہرگز نمیدادیم و مکرر و وار و کریم ہرگز زیادت توضیع و افزونی
 ہو میآئی درین برگزیدہ مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس سر بر تافتند بیشتر مردان مگر کفران و
 با سیاسی را و قالوا لن توعمن لک حتی تفجر لنا من الارض یبئو عا یعنی گفتند کہ زمین را بیا
 خواہیم آورد تا زمانی کہ بشکافی از بہرہ از زیر زمین چشہ ساری و منبعی او یکون لک چند تن بخیل
 و غیب قیصر الانہاہر خلاء التفجیر یعنی بیاود مرکز را باغی از خرابان و انگور پس شکافی در و نہ آن
 نہ بار و ان کردن و ترکان فتن مر و بابت دانشمند بسوی و دن بہتی چنین حاسدان پی بردن بتوان
 کہ بخیر و دستی حسد و خداد و درونی چشم از دیدن چنین تابان فروغ بکوری کشیدہ و چنین کم ہا سبک
 زوال چیز را کہ باغی و نہری بود در می خواستند پس خواست اینان شایش و قابلیت آن نہ داشت
 کہ بشنیدنش گوش فرامی توان داشت بزیارتش و بکار بر بستن خود امر دیگر است اورو و ادیبی مجرور
 ان بنی صلحہ کا نہیں اگر عقیدات سے یعنی مجرور قرآنی عقلی ہے یعنی عقل سے اسکا اعجاز ظاہر ہوتا ہے
 حسی اور محسوس نہیں کہ ان ظاہری حواس سے دریافت ہو اور عقلی ادراکات ہوتے ہیں اون کے
 اہل اور لائقوں کے ہاں یہی اہل عقل اور ارباب دانش کے نزدیک اسکا وقع اور اعتبار ہوتا ہو
 اور اختلاف مجرور اون دونوں یعنی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پس بالتحقیق اون کے معجزے
 تعلق رکھتے ہیں ساتھ کاموں جیسے کے اور تصرفات و فنون یعنی امور جیسے میں نزدیک اہل اسکی کے
 ہوتا ہے یعنی حسی کاموں کو وہی آدمی جو صرف محسوس کام سمجھ سکتے ہیں معقول سے اونکو کام نہیں ہوتا
 ہے پسند کرتے ہیں اور معتبر سمجھتے ہیں اور بالجمہل دونوں علیہما السلام کے معجزہ و نکو کوئی جہت قوت کی
 نہیں مگر یہی جہت کہ عوام الناس کا مالوف ہونا اور مالوف ہونا ساتھ حسی کاموں کے زیادہ ہوتا ہو
 عقلی مطلبوں کے سمجھنے سے لیکن ملک بین اس میں کہ خواص الناس یعنی ارباب عقل و اصحاب فہم کی نظر
 عقلی مجرور ان قوی تر اور استوار تر ہوتی ہے حسی مجرور ان سے یعنی عقلی مجرور ان میں اہل عقل قدرت

رکھتے ہیں کہ نفسین اور عکس اور شکلون قیاس سے نتیجے بنا کر خطا اور صواب میں تمیز کر لیں اور نفس
 اور مافی الواقع کو سمجھ لو جبکہ اپنے دلیں ایسا باندھیں کہ مثلاً کے اور دوسری سمجھ والوں کو اسی طرح
 سمجھا دیں کہ شک اور گمان کا راستہ اونکے دلیں ایسا بند ہو جاوے کہ پھر نہ کھل سکے اس واسطے
 عقیدات میں انکار بہت مستحکم اور ٹھیک ہوتا ہے پس اون دونوں علیہما السلام کے معجزے تو انوار
 کی نظر میں زیادہ قوی ہیں اور ان اخیر صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے خواص اناس کے نزدیک
 خواص ان خواص کی عقل میں قوی تر ہیں اور جب بالتحقیق ثابت ہو چکی قوت قرآن کے معجزے کی
 بہ نسبت معجزوں سارے پیغمبروں کے وجہوں متفرقہ یعنی بہت سی وجہوں سے جیسی زائل
 ہونا اور معجزوں کا اور باقی نہ رہنا اور ان میں سے سوائے روایت اور حکایت کے اور نیز حسی کاموں
 سے ہونا اور حال یہ کہ محسوس کام ضعیف ہوتے ہیں عقلی کاموں سے اور سوائے اسکے اور وہ میں جو
 مذکور ہو چکے ہیں اور نیز بیان کیجا سکتی ہیں اور موجود اور دائمی ہونا اور عقلی ہونا قرآنی معجزہ کا جو
 خود ظاہر ہے پس اگر بعض ظالموں یعنی مشرکوں قریش نے جنہوں نے اپنے ہی اوپر خود ظلم کیا ہے انکار
 کرنے نبوت سے کہ اپنے آپکو بزدل و خ میں ڈالابست سے محروم رکھا اسی موجود معجزے پر کفایت کی
 اور دوسرے معجزوں مثلاً معجزوں دوسرے پیغمبروں کے طالب ہوئے یعنی حسی معجزے چاہے پر
 دے آدمی تھے ویسی جو ابھی چیزوں کے بدلے میں تیری چیز لینا چاہیں پس ایسے آدمی لائق ہوتے
 ہیں اس امر کے کہ ان سے موند پہل جاوے درمختور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض
 کیا یا انکی خواہش کو معلق اور وابستہ کیا اور ارادہ الہی جل شانہ کے تو اس میں کیا ہرج ہے اور کون
 نقصان اس واسطے کہ انکی مثل ایسے آدمی کی ہر جہوں دو ہر جہ سے روشنی ڈھونڈے اور انکی
 غرض مٹتی سوائے حکم اور لغت کے یعنی اللہ تعالیٰ کے اور حکم چلا نا کہ جو جو معجزے دے چاہیں ہی
 نازل کرے اور نیز اپنی پندار اور گمان میں نہر اور زبان چاہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو
 جانتے اپنے ضرر کے یعنی یہ بھی جانتے تھے کہ انکی نبوت سچی ہے در صورت انکار جنم واصل ہو سکتے
 ہیں مگر یہ بھی اس گمان سے کہ ہماری تکذیب اور ایسی ایسی خواہشوں سے نبوت حضرت خاتم الانبیاء
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور نہیں کر سکتی بلکہ اگر اللہ تعالیٰ انکی یہ خواہش قبول نہ کرے یہ مطلب اور کیا
 دے ہی دیتا تب ہی ایمان نہ لاتے اور اپنے ایسے کاموں سے باز نہ رہتے بلکہ تیسرے چوتھے اور اسی طرح

یہی باوجود جتنا اور جہان تک کہ گن سکتے طلب کرتے باوجود کہ اس میں یعنی انکی مطلب کے دیر سے میں لایا
 تھا میں ایسا کام یعنی اس سال میں انکی خواہش کے موافق کام کرنا تو کوئی عقل نہ آدمی ہی نہیں کرتا یہ
 حکیم عقل میں شانہ مترجم کتاب کے کبر و دانش کرنے اس اول مولف رحمہ اللہ تعالیٰ کے و مجتہد ہونے
 کو کیوں کہ من القلیات ایک مثال لانا اس راہ سے کہ دانشمند بالانصاف کو بخوبی دانشمندی ہو جائے
 کہ قرآن مجید کہ بیشک ایسا عقلی مجتہد ہے جس میں مقاصد عالیہ اور مطالب نامنہ ایسے ہیں کہ بیشک دیر
 ہونے سے سدا و تمدن ہوش آدمی و دونوں جہان کی خوبیوں سے آگاہ ہو سکتا ہے اور یہ مطالبات
 غایت درجہ کی رشاق و درخوبی عبارت سے بیان ہونے میں اس طرح سے کہ اس قدر ہدایتیں اور
 تعلیمیں کہ طویل الذیل کتاب میں انکے بیان کی واسطے کافی و کافی نہیں صرف ایک دو آیتوں میں ذکر
 کی گئیں بلکہ بعض جگہ صرف ایک دو کلموں ہی میں چنانکہ بعد ختم اس ترجمہ کے میں مترجم ایک نیمہ
 اور محقق اسی خاص امر میں یعنی تفسیر بعض آیتوں کی جس سے ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ بیشک ایک
 ایک قطرے میں لاکھوں دریا سماے ہیں تالیف کر کے اسی رسالہ کا خاتمہ قرار دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ
 اس وقت بہت مختصر بیان سے اس کی یہ کہیمہ کا ترجمہ مع مختصر سے توضیح اور تفسیر کے لکھتا ہوں و اللہ
 المستعان فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے الم ذالک الکتاب لا رہب فیہ یعنی الم حروف، قول، قرآن
 میں سے ہیں جیسے ن والقلم و ن والقرآن و الم و الم و غیرہ انکا بیان بہت طویل ہے تفسیر کی
 کتابوں میں مفصل مذکور یہ مقام تفصیل کا نہیں ہے لیکن کبر و دانش صرف توڑی ہی عبارت
 شیخ عارف کامل محی الدین بن النزی قدس اللہ تعالیٰ سرہ کا ترجمہ اسکے باب میں مذکور ہوتا ہے
 اشارہ کیا ان تین حرفوں سے طرف کل وجود کے اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے آ اشارہ ہر طرف
 ذات اول الوجود یعنی حضرت موجود حقیقی موجود حقیقی جل شانہ کے اور ل اشارہ طرف عقل فعال
 سہی بجز بیل کے جو اوسط الوجود ہے کہ فیض لیا ہے حضرت مبداء اعلیٰ جل شانہ سے اور فیض دیا
 ہے منتہی کو اور تم اشارہ ہے طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آخر الوجود دین اور انہیں
 کے وجود سے دائرہ تمام اور پورا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے آخر اس دائرہ کا اپنے اول سے اور
 اسی اتصال سے ختم ہوا دائرہ وجود کا اور فرمایا کہ گردش کی دائرہ نے مانند اپنے ہیات کے
 کہ پیدا کئے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں ترجمہ یہ کتاب شک نہیں اس میں ہدیٰ للفقیر

ہدایت ہے واسطے پرہیزگاروں کے الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و منہا
 سرہن قناہم ینفقون یعنی ایسے تقی جو ایمان لاتے ہیں ساتھ خیب کے یعنی اذن کاموں پر جو
 آنکھوں سے پردہ میں ہیں جیسے خداوند تعالیٰ اور فرشتے اور قیامت وغیرہ اور سید اور
 ٹیک پڑھتے ہیں نماز اور اس میں سے کہ جو ہم نے انکو دی ہیں خرچ کرتے ہیں ترجمہ نام ہوا
 توڑے لٹیفے سننے چاہیں مخفی رہے کہ پیغمبروں کے ہموٹ ہونے اور رسولوں کے بھیجے جانے کو
 یہی مقصود ہوتا ہے کہ آدمی جو بسبب غلبہ قوت شہوی یعنی وہ قوت کہ جو چاہتی ہے اور کھینچتی ہے
 و سب چیزیں جنکو اس نن کے باقی رہنے اور آفتوں سے بچا رہنے کی واسطے مناسب اور ضروری
 سمجھی ہے اور نیز بسبب غلبہ قوت غنہی یعنی اوس قوت کہ جو چاہتی ہے دفع کرنا اون چیزوں کا
 جنکو اس جسمانی بقا کا محال اور ممانی تصور کرتی ہے اس چند روزہ دنیا کے کاموں اور زبایا
 ہو سونین ایسا مبتلا اور گرفتار رہتا ہے کہ جب سے ہوش بکڑتا ہے اور جب تک مرنے کا ہے سوائے
 لذتوں جسمانی اور تن پروری کے اوسکو اور کام علی الخصوص ہمتاں اخروی جس سے ہمیشہ کی
 زندگی اور دائمی عیش اور آرام نصیب ہو پسند نہیں آتی اس واسطے اپنے مبداء علی یعنی خداوندگار
 جل شانہ کا خیال ہی اوسکے دل میں اور نہیں آتا آخرت کے مواخذہ اور باز پرس سے اوسکو کچھ خون
 نہو کہ ہمیشہ حاصل کرنے میں جسمانی لذتوں اور خدام ہو سونے اور باطل امیدوں کے رہتا ہے یہاں
 کہ اجل مقدر سر پر آکر دی ہوتی ہے زبردستی سے گھسیٹ کر لیجاتی ہے ہمیشہ کی حیات اور جنت
 کی لذات سے محروم اور ناکام جہنم نصیب ہوتا ہے اور کہیں جو اوسکو اس جسمانی کاموں کے اندیشوں
 سے کچھ دست بردار فرست حاصل ہوتی ہے تو شیطان کے بدگمانے اور گمراہوں کی تعلیم سے شرک اور کفر
 اور فسق و فجور میں پڑ کر اوس غفلت سے بدتر مصیبت میں مبتلا ہو کر بار دانی عذاب سے معذب
 رہتا ہے پس خداوند دانا مہربان جل شانہ نے بقضاء اپنی رحمت کا فہ اور عنایت شاملہ کر کے
 ہدایت کا کھولا اور آدمیوں ہی میں سے ایک گروہ جنکو اوس نے پسند کیا معزز فرمایا منصب سلطنت
 اور نبوت پر کہ اسے طرف ایک خاص گروہ کے بر تقدیر نبوت خاصہ کے یا طرن ساری اولاد کو
 کے بر تقدیر نبوت عامہ اور رسالت کا فہ کے جا کر خدائی پیغام پہنچاویں اور انکو ایسی ٹیک اور
 درست تعلیم کریں کہ جس سے اپنے مبداء علی جل شانہ کو اوسکی کامل صفوں کے ساتھ پہچان کر اسی

پاک ایسے خدا کو عبادت کریں اور اس کی حکم کو جو دنیا اور آخرت کی خوبی اور حیات ابدی کے کثیر
 اور دنیا اور آخری کے خداؤں اور جنم کی عفو ثواب سے نجات پانے کی دلیل ہوں بجا لائیں
 اور جن جن مقیم دن اور کاموں سے اس نے منع فرمایا جو اس کے بچیں اور جیسی کہ اس توانا
 خدا کو رسم درمختار و کرم سمجھیں ویسے ہی شدید العقاب ذی بطش بھی جانکر اس کے مواخذہ سے
 ترسان و لرزان رہیں اور اس کے حکم کے خلاف نہ کریں کہ جس سے دنیا میں نیک نام اور عقیقی میں شاکر
 رہیں بہشت میں ہمیشہ ہمیش کمال خوشی اور عیش اور آرام کے ساتھ بسر کریں اور چونکہ خداوند
 جل شانہ نے بہشت میں پہنچنے نفس انسانی کا راستہ عبادت اور نیکو کار قرار دیا ہے کہ جس سے
 نفس انسانی کو دورت اور ناپاکی سے پاک ہو کر اس پاک ہمیشہ کے گہر یعنی بہشت میں رہے کسوا
 کر ناپاک کو پاک گہر میں آنے نہیں دیتے اور عبادت اور نیکو کار حاصل ہونا وابستہ کیا ساتھ
 درستی عقیدہ کے جس سے شیطانی خواہے بچ کر شرک اور کفر اور زندقہ اور الحاد میں نہ بڑھاویں
 اور اس طرح ٹھیک طرح سے جاننے اور باتو کا جھکاؤ نہ دینی میں یہ جاننا اگر صرف جاننا اور تپیر
 کرنا ہو تو اس کو نظر کہتے ہیں جیسے جاننا کہ بیشک خداوند تعالیٰ ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی
 اور خدا نہیں اور وہ حقیقی موم علیہ حکیم ہے اور علی بنہ القیاس دوسرے عقائد اور جو یہ جاننا اس طرح
 پر ہو کر اس کو جانکر جاننے کے موافق کام میں لاویں جیسے جاننا فرضیت صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا کہ
 انکو مفروض جانکر لازم پڑھیں اور زکوٰۃ دین پس اس کا نام ہے علی پس یہ قوت اور اکی کہ جس سے
 نظر پیدا ہو قوت عاقلہ نظریہ کہلاتی ہے اور وہ قوت کہ جس کے ساتھ عقل تعلق رکھتا ہے اس کو قوت عاقلہ
 علیہ کہتے ہیں اور نیز اول کے جاننے کو حکمت نظری کہتے ہیں اور دوسرے کے جاننے کو حکمت عملی اور
 حکمت نظری عبارت ہے درمیانی مرتبہ اور واسطہ درجہ کے حاصل ہونے سے جو محمود اور پسندیدہ
 ہے اور کم و بیشی کی دو طرفین ناپسند اور مذموم کی طرف کا نام ہے تفریط اور بیشی کی طرف کا
 نام ہے افراط اور واسطہ کا نام ہے اخلاق فاضلہ اور بر فضیلت کی دو طرفین ہوتی ہیں اور
 ایک وسط دونوں طرفین مذموم اور وسط محمود جیسی فضیلت شجاعت کی دو طرفین ہیں ایک ستور
 کی طرف جس کو ستور کہتے ہیں یعنی بجا اور بے محل دلیری کرنا اور دوسری کمی کی جانب جس کا نام جس
 اور نام دی ہے یعنی جہان دلیری کرنا عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو و ہاں نادلیر ہونا اور ان کے

در میانین درجہ ہے و سنا کا یعنی مہوق اور مناسب جبکہ جہان شریعت اور عقل حکم دین و لیری کرنا
 جیسے جمادین پس یہ محمود اور پسندیدہ ہے اور علی بن القیاس دوسری فہمستون کا حال حکم فہمستون
 بہت طویل ہے بالجمادین اور دنیا کی خوبی وابستہ ہے اوپر درست اور صحیح عقیدوں اور پاکیزہ اعمال
 اور اچھے کاموں کے اور ان مقتصد و کا حاصل ہونا وابستہ ہے اوپر زائل اور دفع کرنے کی ضرورت
 کے یعنی دور کرنا دہی اور نادرست عقیدوں اور برتری فہمستون اور ناپسندیدہ مخلوقوں اور فسق
 و فجور کا اس خاص مصلحت اور حکمت سے ایزد تھالے رسول بھیجتا ہے بنی مبعوث کرتا ہے اور اسکو
 آسمانی وحی سے تعلیم کرتا ہے کہ اپنی امت کو آسمانی احکام تعلیم کرے اور انبیاء علیہم السلام میں
 بعض کو آسمانی کتاب عطا فرماتا ہے جیسے توریت و انجیل و زبور و فرقان اور دوسری صحف جو
 دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے جیسی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جبکہ یہ مقدمہ بیان ہو چکا
 تو اس آیت کریمہ کی لطافت سنو کہ توالے ملتحقین متقین جمع ہے کلمہ شفی کی اور متقی کہتے ہیں
 اسکو کہ جو اپنے پروردگار خداوندگار جل شانہ سے ڈر کر اپنے نفس کا دنیا اور دین کے زیان
 اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہے یعنی برے عقیدوں و شرک اور کفر اور برے کاموں و فسق
 اور فجور اور برے مخلوق جیسے بخل اور نادیری اور ابلہی اور وہمی خیالوں سے اور جب ان
 رذائل سے محفوظ رہنا چاہے گا تو ضرور ہوگا اسکو اچھے عقیدے سیکھنا نیک کام کرنا اچھی فہمستون
 اور پسندیدہ مخلوق سے متعلق ہونا پس اس ایک کلمہ میں اشارہ ہوا طرف مطالب عالیہ کے جسکی
 تفصیل اور ایضاح سے طویل الدلیل کتابین بہری ہوئی ہیں علم کلام اور علم اخلاق اور علم فقہ
 کے پس ایک کلمہ کو دیکھو اور ان مطالب عالیہ کثیرہ کو دیکھو پس یہ بجز عقل نہیں تو کیا ہے اور
 اسکے سوا یونون بالغیب اشارہ ہے طرف حکمت لطری کے اور یقینوں الصلوٰۃ اشارہ ہے طرف
 حکمت عملی کے اور خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ خداوند بخشنی مطلق نیایش پسند از زانش دوست ہوا سلاط
 مگو نیایش اور بندگی کی طرف بلاتا ہے اور پسند کرتا ہے اون بند و مکو جو اسکے آگے سرخاک پر کرتے
 اور نہایت ادب اور تعظیم سے یہ بندگی ادا کرتے ہیں اسسلاط فرمایا یقینوں الصلوٰۃ اور
 میرسد چیں ربا وجود دیکھ حرفوں میں کم تھا اور جب نیایش اور عبادت کا ارشاد فرما چکا تو پرا
 بلکہ ہم دوسرا سر آفان ۱۱ حاجت کی دستگیری کر دیں یہ کلمہ ہمارا زمانہ ہم کیا عام ہے اس توضیح

سے کہ جسکو جو نعمت اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے اوسین سے دوسروں کو بھی بقدر مناسب دے جسکو مال
 دیا ہے دے زکوٰۃ دین صدقہ دین فرض بن فرض حاجت مند کو بھی دستگیری کریں اور ہر یہ بھی
 اشارہ کیا کہ اپنا سب مال نہ دے ظالمین کہ جس سے خود محتاج ہو کر مانگتے پھرین اسو اسٹے فرمایا
 و ما یفنی اوسین سے کچھ اور جسکو علم دیا ہے دے بڑا دین جسکو معرفت کا علم بخشا ہے دے
 سادات الہی سکھادین جسکو حکومت دی ہے دے حکومت کا مقبوض یعنی مدد اور انصاف اور
 زیر دست و کما آفتون اور ظلمون سے بچانا پس اسی مختصرت میں کیسے ارشاد ہیں کہ اگر او کو کمال
 بھی بیان کروں تو یہ مختصر سا ترجمہ مطول کے برابر ہو جاوے درمیں صورت اس مختصر ترجمہ کے
 دیکھنے والوں کے مال کا اندیشہ اور معذرت نہ کیواسٹے کافی اب دوسرے قول کی توضیح کی جاتی
 ہے مولانا رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خلوا لکم کیف ہا بعض الظالمین یعنی اگر نہ کفایت کی سادہ
 اس الہی معجزہ قرآنی کے بعض ظالموں نے۔ یہاں اشارہ ہے ہر طرف بعض مشرکوں قریش کے جیسے اچھل
 اور ولید وغیرہ کہ باوجود سچا معجزہ جاننے قرآن مجید کے نزول وغیرہ کے معجزے چاہتے تھے خاک
 سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہے تو کہ تعالیٰ ولقد صوفنا فی صد القہان من کل مثل یعنی بتعمیر
 ہم نے گردش دی اور پراسے یعنی مکر کیا اس قرآن میں ہر مثل ظالمی الکتھ الناس الا کفورا پس انکار
 کیا اکثر آدمیوں نے مکر قرآن نعمت یعنی ناشکری و قالوا انہ من لا حتی تغیر لنا من الارض
 ینبوعاً یعنی کہا او تنوں نے کہ ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لاؤں گے یہاں تک کہ تو چیر کر نکال دے ہمارے
 واسطے ایک منبع اور چشمہ او تھون لا تھون لا جنة من نخیل و عنب فقہر الا ہمار خلا لھا تغیرا یعنی
 یا ہوتیرا یاخ چھواریوں اور انکو کہ پس تو چیر کر ہمارے اس کے بیچ میں نہر بن چیر کر ہمارا بنایا پس ایسے
 حاسدوں کم ہمتوں بے عقولوں کے قول کا جو ایسے معجزہ عقلی کو جسکے سبب سے ہمیشہ کی سعادت اور
 جاودانی حاصل ہو سکے ہمارے پیغمبروں کے معجزوں سے اعلیٰ تر نہ سمجھے اور محض حسد کی زبردستی
 سے ایسی ایسی ناپسندیدہ خواہشیں کیں کیا اعتبار ہے عقلی و ثنائت نقول علی سبیل التعلیل
 ما نقطع النظر عن المقدمة الثانية والثالثة وکتفی بالمقدمة الاولى فنقول لا شک
 المبحرۃ لا تخص بھن دون فن ولا بشئ دون شئ بل کلا لا یقدس علیہ النش و ہا رت
 کان مقرباً بالحدی ولا شک ان هذا الشخص ادعی النبوة والی بکل ما یستطیع و در شہری از شہر

بمثل و غیر العرب لما لم یکن من اهل الفن فلا یطام علی اعانه فیکون حجة علیهم فلا
 یكون مسبوکاً علیهم لکن حیث ان التمدل ان یقول انه انما یقال یقصد علیہ جمیع العرب و
 اعترفوا عن آخرهم بالعجز عن الاتیان بمثلہ فعلم منه صدق دعواه و به ثبت نبوة
 علی العرب بمخصوصه لتلك المعجزة و اذا ثبت نبوته علی العرب ثبت نبوته علی الایمن و
 الاسود لقوله تمناک و ما ارسلناک الا کافة للناس و غیره من الایات الدالة علی وجوب
 اتباعه علی العموم ان لا یحتمل الکذب فی کلامه بعد اثبات نبوته فی الجملة لکن لا یخفی انه
 لو قطع النظر عن المقدمین الاخرین لا یکن اثبات النبوة لاحد من الانبیاء علی العموم
 الا بهذه النحوی الا اذا تحقق نص متواتر یثبت ان ثبوت انصاف المتواتر عن غیره بدلیل علی نبوته
 فی شکل فارسی سویی گویم بربیل تنزل یعنی بسند کردن بر مقدمه اولی انیکه قطع نظر کنیم از مقدمه ثانیه و
 ثالثه یعنی دینی مقدمه باین خلاصه که علم بالمعجزه بدر شش حاصل میشود یک آنکه خود ابرار آن بود
 که معجزه از جنس آن فن گمان برده میشود چو ساجد بودن نسبت بمعجزه موسوی و دیم آنکه نصیب
 بشینان از ابرار آن فن که آن معجزه را از آن بودند و انانیت او مقدمه سویی این که عادت
 و سنت او تعالی جباری نشده است باینکه سرت ما بران را علم بالمعجزه می شود نه غیر ما بران را بلکه عام
 است ما بران را بعلم خود و غیر ما بران را با اعتراض ما بران از عاجز و زبون شدن خود پس ازین دو
 مقدمه قطع نظر کرده صرف مقدمه اولی یعنی عدم تخصیص معجزه بفضی و دینی کفایت نمیشود گوئیم که شک نیست
 که هر آئینه معجزه منقص نمی باشد بفضی فی فن دیگر و نه یک چیز نه دیگر چیز بلکه هر چه که بر آن قدرت شده
 باشد غیر مدعی نبوت است معجزه هرگاه مقرران بالقدحی بود یعنی در معرض معارضه و تحدی در آمد
 باشد و شک نیست که آن شخص یعنی حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم دعوی نبوت کرد و
 کلامی و دعوی کرد که از دیگران آدر و در این کلام متعین است و غیر عرب هرگاه از اهل آن فن بودند
 یعنی لغار و مضمار نبودند ازین رو بر معجزیت این معجزه آگاه شدن نمی توانند پس بر آنان حجت
 نبود پس برین تقدیر این مدعی نبوت مبعوث نبود بر آنان یعنی بر غیر عرب لیکن استدل کننده را
 میرسد چنین گفتن که هر آئینه آن مدعی نبوت آورد کلامی که بر آدر و درون مثل آن کسی از عرب تا در شد
 بلکه همه و سراسر آنان اقرار و اعتراض کردند بچیز و زبونی خود با از آدر و درون مثل آن پس دانسته

راست بودن دعوی این معنی است پس این دلیل ثابت شد نبوت او بر ضرب بسبب خصوصیت محو
و برگاه نبوت او بر ضرب ثابت شد بر غیر ضرب از سفید و سیاه نیز ثابت شد باید دانست که سفید
مردان باشند گمان نمی کرد سفید نام باشد چون ایرانیان و فرنگستانیان و اسودک انیک سیاه را
باشند چون حبشیان و زنگیان و هندیان مردان آن را سر مردم زاد باشند گمان گوی زمین باشد
بگو الله تعالی و ما به سألک الا کافه للناس یعنی نفوس تمام را ای رسول الله مگر رسالت
باز دانده به کس از اتباع بدین دیگر جز دین اسلام از بر سه همه مردم و جز این دیگر آیات قرآنی
که دلالت کند بر واجب شدن اتباع آن صلی الله علیه و آله و سلم علی العموم از بهر آنکه کذب را احتمال
نمود در کلام او بعد ثابت شدن نبوت آن مدعی نبوت فی الجمله یعنی در ملکی از ممالک مثلاً در عرب لیکن
پنهان نخواهد ماند که اگر قطع نظر کرده شود از این دو مقدمه اخیر ممکن نخواهد بود ثابت کردن دعوی نبوت
برای کسی از انبیاء الابهین روش که هرگاه تحقق شود نفس متواتر از آن انبیا و خواهر بود ثابت
شدن نفس متواتر از غیر آن صلی الله علیه و آله و سلم آنگاه نفس متواتر که دلالت کند بر عموم نبوت او
مشکل است پس مشکل خواهد بود عموم نبوت او مترجم گوید که خلاصه این استدلال چنین است که هرگاه
نسبت عرب بسبب عزت آنان بر خودشان از آردون کلای مثل این کلام خبر نبوت رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم ثابت و از نبی صد و کذب هرگز روا نبود و این نفس متواتر یعنی ما را رساناک
شعر عموم نبوت و احاطه رسالت آن علیاً صلوة و السلام مر به مردم زاد باشند گمان گوی زمین را
بخوبی ثابت پس عموم نبوت اش نیز ثابت و از این نیز دیگر چنین نفس متواتر معقول نیست پس نبوت
هر یکی از آنان صرف بر کسی بود که آمان بود بر نبوت معجزه آگاه شده باشد بر گرده دیگر ساری بود
از بهر آنکه نفس متواتر از نبی از انبیاء بر حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم معقول نیست و
چون معقول نیست و یگان چه مان و بکدام دلیل زیر فرمان نبوت آمان آمدن تواند علی الخصوص
اول اسلام که بنی اسرائیل نیستند و بنای این دعوی که حضرت مسیح جسد قبایل بنی اسرائیل نبوی
قوی دیگر مرسل و مبعوث نشده عبارت تریمه انجیل می مترجم علماء مسیحیه و اردکنم در باب دهم آیت
پنجم انجیل می آورده است که مسیح یعنی عیسی علیه السلام هرگاه آنان یعنی حواریان خود را به دعوت و هدایت مبعوث
نمودند و آن می فرمود از فرمان داده می گفت که شما سوی خود ما سه دیگر مردید در شهری از شهر

سامریان و فلسطینیان داخل نشوید بلکہ باخصوص مزدیک گو سپندان راہ کم کردگان اسرائیل بردید
 و گوئید کہ پادشاہی آسمان یعنی یوم البز انزدیک است۔ پس اگر گفتہ شود کہ عیسی علیہ السلام بہر بعایت
 ہمہ مردم زاد باشندگان رودی زمین از جناب انزدی محکوم بود و در نیودرت یعنی بر تقدیر تخصیص
 بعایت بنی اسرائیل و باز ماندن از بعایت اقوام دیگر مساؤ اللہ تا فرمانی خدا از عیسی علیہ السلام متصور
 پس بالضرورتیوان گفت کہ نبوت آن علیہ السلام بخصوص بود نہ بمجموع و همچنین نبوت و رسالت موسی
 علیہ السلام کہ جز بعایت بنی اسرائیل کاری نہ داشت تا آنکہ و نجات یافت بجلالت حضرت خاتم الانبیاء کہ
 ہاؤک ہاؤک چون نجاشی پادشاہ حبشہ و ہر قل فرمان فرما سے روم و شام و پردیز و غیرہ کہ بر آندا
 نگاشت و بعایت نامہ باروان کرد و ہمہ را سوی خدا میخواند پس محوم رسالتش ثابت آرد و
 یعنی قیام جواب ہم کہین گے بسیل تنزل یعنی ادنی درجہ پر اس تقریر سے کہ ہم دوسرے اور تیسرے
 مقدس سے جو اس سے پہلے نہ کور ہوئے کہ معجزہ سے کا معجزہ جاننا د و صورت سے ہوتا ہے کیا
 تو خود عالم اور ماہر ہونا و اس فن سے جس فن کی جس سے یہ معجزہ گمان کیا جاوے جیسے ساحر ہونا
 نسبت موسوی معجزون کے اور طبیب ہونا نسبت عیسوی معجزون کے اور دوسری صورت
 یہ ہے کہ اگرچہ یہ شخص خود اس فن سے کچھ بھی واقف نہیں مگر اس فن کے ماہرون اور عالمون
 سے سن لیا ہو کہ انکے فن سے نہیں بیشک معجزہ ہے اور تیسرے مقدمہ یہ ہے کہ اللہ جانتا و قائل
 کی عادت نہیں جاری ہوئی کہ معجزہ دیکھنے ظاہر کرنے میں جو پیغمبرون کے ہاتھ جاری ہوتے ہیں
 اول ہی قسم پر کفایت کیجاوے یعنی اس فن کے عالمون ہی پر ثابت دوسرے فن یعنی غیر ماہرین
 ثابت نہویں پس ان دونوں سے قطع نظر کہ صرف پہلے مقدمہ پر یعنی اسپر کہ معجزہ خاص نہیں ہوتا
 اور کسی خاص فن کے یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ جتنے معجزے پیغمبرون سے صادر ہوں و بے طبابت
 کے فن سے گمان کئے جاوین یا جاوے کی جس سے سمجھے جاوین اور دوسرے فن کی جس سے
 نہوں۔ کفایت کریں پس ہم کہین کہ بالتحقیق معجزہ کہ فی خاص فن کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا کہ
 ایک فن سے ہونہ دوسرے فن سے یا ایک چیز سے ہونہ دوسری چیز سے بلکہ جیسے غیر ایسے معجزے
 قدرت نہ کرتا ہو وہ معجزہ ہوتا ہے جب تحدی اور معارضہ کے ساتھ مقرون ہو اور جسک نہیں ملتا
 کہ بیشک ان مدعی نبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایسا کلام لاکہ کہ جسے بات

دعوی کیا کہ دوسرا کوئی ایسا کلام نہیں لاسکتا پس غیر عرب یعنی عجم کے رہنے والے چونکہ اس غیر
 باخت کے آگاہ اور ماہر نہیں اس واسطے اس معجزے کے اعجاز پر مطلع نہیں ہو سکتے پس انکے
 اوپر بحث بھی نہیں ہوئی درمیں صورت انکی نسبت اب مدعی نبوت غیر معیوث ہوا یعنی ایسا بھی
 باورے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نبی ان پر نہیں بھیجا لیکن اسوقت استدلال کرنے والے کو یہ
 کہنا پونہ چاہیے کہ جب ایسے مدعی نبوت وہ کلام لائے کہ جسکی مانند لانے پر کوئی بھی قادر نہوا
 سارے عربوں میں سے اور ان سب اقرار کر لیا اپنے عاجز ہونیکا ایسے کلام کے لانے
 سے پس اس سے اور علیہ السلام کے دعوی کا سچا ہونا ثابت ہوا اور عرب پر نبوت انکی ثابت
 ہوگئی بالخصوص اسی معجزہ سے اور جب عرب پر انکی نبوت ثابت ہوگئی تو سب گورون کالون
 پر یہی ساری زمین کے باشندوں پر ثابت ہوگئی اس قول الہی جل شانہ سے و ما ساءسلک
 الا کافۃ للناس یعنی ہم نے تمکو اسے رسول خدا نہیں بھیجا مگر ساتھ رسالت عامہ کے جو ہرگز
 ہر کسیکو تاجداری کرنے سے دوسرے دین کے سوا اسے دین اسلام کی اور سوا اسکے اور
 آئین دلالت کرنے والین اور واجب ہوئے تاجداری اور اطاعت اور علیہ الصلوٰۃ والہ
 کے علی سبیل العموم اس واسطے کہ اس کلام میں جوت کا احتمال تو باقی ہی نہیں بعد ثبوت ہونے
 اونکی نبوت کے فی الجملہ یعنی ایک گروہ ہی پر ہی عرب ہی پر سبب اونکی واقفیت کے معقول
 باخت سے مطلب یہ ہے کہ نسبت ایسے مدعی نبوت کے نبوت تو ثابت کسی گروہ پر ہو اور بنی جہوٹ
 نہیں ہونکا واسطے کہ خود انکے نبوت کے صحیفوں میں علی الخصوص تورات میں موجود ہے کہ خداوند
 تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بنی ہجر جہوٹ بناوے یعنی جو بات کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے دین کی وہ
 اپنی طرف سے بنا کے کہے تو ہم اسکو مار ڈالیں تا اور جب یہ مدعی رسالت مارے نہیں گئے
 تو بیشک ایسے نبی نے جہوٹ بنایا نہیں تو یہ ہے کہ یہ آسمانی کلام وحی ہے تا اور جب یہ سچی وحی
 تھی تو عام ہونا ایسی نبوت کا ساری زمین کے باشندوں پر ثابت اور مستحق ہو گیا اور
 جو ہم قطع نظر کر لیں ان دونوں مقدمات سے یعنی دو طرح سے حاصل ہونا علیم بالمعجزہ اور
 جاری ہونے عادت الہی جل شانہ و ہم نوالہ کے اور پہلی ہی قسم پر کفایت کرتا تو ممکن نہیں
 نبوت علی العموم کا ثابت کرنا کسی پیغمبر کی نسبت ہی مگر اس طرح سے کہ اس پیغمبر سے کوئی نصر

صریح متواتر جہد الکت کرے اس امر پر۔ اور کی نبوت مام ہے نسبت سارے باشندہ دن
 روئے زمین کے لیکن ایسی نفس متواتر کا کسی نبی سے سوائے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا گیا اکثر اکثر کے ثابت کرنا مشکل میں عموم نبوت اور کی شکل۔ مترجم کتاب ہے کہ اس
 تقریر کی توضیح و تبیین بطرح سے ہے کہ جب ایک گروہ خاص پر کسی نبی کی بتو ثبات ہو جاتی ہے
 تو وہ نبی سچا نبی "ابا" اسے اور اس سے جوئے کلام کا مکملنا محال سمجھا جاتا ہے اور دشوار
 پر اگر یہی نبی ظاہر کرے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو نام مخلوق کی طرف مبعوث اور رسول کیا ہے
 اور یہی ظاہر اس نبی کا متواتر نص سے ثابت ہو جاوے تو بیشک یہاں سب گروہوں کی طرف
 مبعوث اور رسول خدا سمجھا جاوے گا اور جس نبی کے باب میں ایسی نفس متواتر پائی نہ جاوے
 تو وہ نبی ہوگا مبعوث اور خاص اسی گروہ کے جنہیں وہ مبعوث ہوا جیسے عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام
 اور ان کی نبوت کے باب میں علی العموم ہونی کی نظر اور مثبت کوئی نفس موجود نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی نبوت کے خاص بنی اسرائیل پر منحصر ہونے کی نفس متواتر ہے یعنی نضرانیوں کی کتاب میں
 چنانکہ انجیل متی اس وقت موجود ہے دسواں باب یا پانچویں آیت اس عبارت سے ہے ان یاربون
 یعنی اپنے حواریوں کو یسوع نے بھیجا اور انہیں حکم دے کے کہا کہ خیر قوموں کی طرف مت جاؤ اور
 سامریوں کے کسی شہر میں داخل مت ہو بلکہ خصوصاً اسرائیل کے گھر کے کہوے ہوے پڑوں گے
 پاس جاؤ اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی۔ اور اس بطرح
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوائے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم کی دعوت نہیں کی اس سبب
 سمجھا جاتا ہے کہ اگر یہ دونوں علیہما السلام نبوت عامہ کے ساتھ مبعوث ہوتے تو بیشک اور قوموں
 بھی خدا کی طرف بلاتے اور جب نہیں بلایا تو بیشک وسے نبوت عامہ اور رسالت کا حق پر مبعوث
 اور رسول تھے اور نہیں۔ تو لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ ان دونوں علیہما السلام نے اپنی نبوت
 اور رسالت کا کام پورا نہیں کیا بلکہ ادھورا کیا خداوند تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری ان سے
 کامل نہیں ہوئی اب لازمہ ایمان تو یہی ہے کہ کہیں کہ یہ دونوں علیہما السلام خاص گروہ یعنی
 بنی اسرائیل کے رسول تھے اور ان ہی کی طرف مبعوث ہوئے اور ان کو دعوت اور ہدایت کر کے
 جنت الہی جگہ ان کی اونپر پوری کر دی اور اپنے مالک کا حکم پورا پورا بجا لائے درمیں مبعوث ہوئے

موسیٰ اور نضر شریعت عیسیٰ ہمارے نسبت نہیں کہ سوسے کہ ہم بنی اسرائیل میں ہر خدات شریعت
 محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ وسے علی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب نص تو اتر دیا ارسلناک
 الی آخر الآیہ اور نیز بموجب آیہ هو الذی ارسل رسولہ بالصدقہ وحیہ الحق لیظہر لعلہ
 الدین کلمہ یعنی یہ بیان داند کہ اسے نے اپنا رسول یعنی محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہدایت کے
 اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اور سچی دین کو اور ہر سارے دینوں کے مبعوث ہونے غرض
 سارے اہل زمین کے اس واسطے عرب اور یہود اور نصاریٰ اور صابئیوں اور ہندوؤں اور
 حبشیوں اور ترکوں اور دلیوں وغیرہ قوموں پر جمعیت اور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب یہ
 تھا تو جزا بیان کہ ہر ادھر ایت اور خبر خواہی اپنے ہم جنسوں یعنی سارے آدمیوں کی زبان پر آگیا
 ہر آدمی اتمام فادہ کے تحریر ہوا واللہ جہدی من لیشاء الی صراط مستقیم وهو اللہ الرحمن
 الرحیم صریحی کہ یقال اتفاق عموم العرب علی الجحیم عن الکتان بالمثل غیر معلوم و اتفاق
 خصوص المسلم غیر نافع اذ لا یعلم کونہم صادقین فی هذا الدعوی لاننا نقول او
 بالنقض السابق فان اتفاق عموم المسلمین والاطباء علی الجحیم غیر معلوم و اتفاق من امن
 غیر نفعیما غیر نافع فارسی یعنی گفتہ نشود کہ اتفاق کردن عامہ عرب ہر بار جز شدن آنان از
 آوردن مثل قرآن معلوم نیست و اتفاق کردن خاص مسلمانان عرب سودی نمیدد باز آنکہ ما فیہ
 آواز آوردن دعوی و گفتار راست گویندگان از ہر آنکہ جو بانگو ہم گفت اول بقض الزام سابق
 باین قہر کہ اتفاق کردن ہمہ ساحران و سراسر طبیبان با معلوم نیست و اتفاق کردن کسیانکہ
 آوردند بآن دوسوی نمی دہد و ایضاً کلام چنین کہ این معنی کہ زمان اخبار مجرہ موسوی علیہ
 و سراسر ساحران از آوردن کاری کہ موسی علیہ السلام آورد یعنی عصارہ مار کرد و دریا سے نیل پر گشت
 زبون شمرند و عاجز آند نہ معلوم نیست و ایراد کہ ہود کہ بہ موسی علیہ السلام ایمان آورد نہ چنین دعوی
 ہر زبان دارند کاری بر نیکی شاید چہ احتمال دارد کہ بسبب ایمان آوردن خود چنین داعی نمایند
 و ہمین سان دعوی نصاریٰ خالی از شبہ نبوده است کہ شاید بر اعانت این کہ باین ہود علیہ السلام
 ایمان دارند باین دعوی ہر زبان می آورند و نہ محتمل کہ اصل کار دیگرگون بودہ باشد آرو
 اور کہانہ جاویدگار سے عرب کے باشند و نہ کبالاتفاق کنا کہ بیشک اس زمانے کے سارے نصیح

بلوغ قرآن مجید کے مثل لانے سے عاجز ہو گئے معلوم نہیں اور عربوں میں سے صرف مسلمانوں کا
 کتنا کچھ نامزد نہیں دیتا یعنی متحمل ہے کہ چونکہ کسی خاص سبب سے ایمان لائے ہوں اور یہاں ہی تھا
 سے یہ دعویٰ کیا ہو کہ سارے فقیح بلوغ اسکی مثل لانے سے عاجز ہو گئے تھے اسواسطے کہ ہم ایسے
 دعویٰ کرنے والوں کو اس دعویٰ میں سچا نہیں جانتے اسواسطے یعنی اس سبب دین اسلام کے
 مخالف یہ بات کہہ نہیں سکتے کہ ہم جواب دے سکتے ہیں اونکے ایسے اعتراض سے اول تو بطریق
 نقض اور الزام ثابت کے اس تقریر سے کہ متفق ہو جانا سارے ساحرون کا اور ساری طہیبوں کا
 اس امر پر کہ وہ عاجز ہوئے تھے لانے سے مثل اون کا مونکے جو اون دونوں علیہما السلام سے
 ظاہر ہوئے تھے پہلو معلوم نہیں اور یہود کا دعویٰ مفید نہیں بسبب ایمان لانے انکے کہ موسیٰ
 علیہ السلام پر اور ایسے ہی دعویٰ نصرانیوں کا جو ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 وثانیا بلقی اتفاق من یحزم العقل بعدم تو اطمع علی الکذاب وان کان قلیل من السیاق
 منه اذ المقصود حمل العلم بالبحر عن الاشیان بالمثل فاذا اجزمنا بعدم التواطی علی
 الکذاب فقد حصل الجزم من خبر المدعی منهم ایضا یعنی جواب دوم اینست کہ کفایت
 میکند مسلمانز اتفاق گردی کہ قتل بالجزم حکم میکند بازوار و متفق نبودن آمان بر کذب و اگرچہ
 این گرد کمتر شمارہ باشند از میان آمان یعنی از جملہ عرب زیرا کہ مقصود حاصل شدن علم است
 بجایز نبودن آمان از آوردن مثل آن یعنی کلامی مقابل قرآن پس ہر گاہ عقل بالجزم حکم میکند
 بر عدم توافق و موافقت بر کذب نسبت این گردہ پس حاصل میشود مارا یقین از خبر مدعی آمانان
 اردو ترجمہ دوسرے یہ کہ اتفاق کر لینا ایک ایسے گردہ کا کہ جنکی نسبت عقل بالجزم حکم کرتی ہے
 کہ سارے کے سارے جو ٹی بات پر متفق نہیں ہو سکتے کافی ہے اور اگرچہ ایک گردہ ہو عرب کے
 مسلمانوں میں سے پس جس حالت میں کہ عقل نے بالجزم حکم کیا اونکے متفق نہونے پر او پر ایک
 جو ٹی بات کے پس ثابت ہوا سچا ہونا خبر اس شخص کا جو مدعی یعنی مدعی نبوت ہوا اون میں سے
 هذا مع اشتغال القرآن علی کثیر من الاخبار عن الغیبات کما لا یخفی علی الملتزم فیہ
 دایما دیو صد کون القرآن من اللہ تعالیٰ التفکر فیہ والنظر فی رموزہ و دقایقہ من
 العامر المرکوزہ والحکم المشتغل علیہا من النظر فی بیان التہذیبۃ المنبتہ وحاصل التہذیبۃ

تعظیم الله تعالى والتواضع له ولا فتیاد بطاعته وحسب النفس من حب الدنيا والآخرة
 فی سعادۃ الآخرة ولا طریق الی الله تعالى الا من هذا الوجه فارسی واین که مذکور
 شد پیوندیده و یک جا شده است بر شامی بودن قرآن مجید بر بسیاری از مغنیات یعنی خبر دادن
 از عالم امور که هنگام اخبار نشانی از آن پدید می شود بعد از آن بر طریق اصوب و سبیل احسن مبلو
 فروش پیدائی شد بر چو قوله تعالى اولویر وانا انانی الا من منقمتها من اطرافها والله تعظیم
 لا معقب لحکمه وهو سبیل الحساب در باره سیزدهم در رکوع اخیر سوره رد یعنی چه نمی بیند
 آلمان که ما زمین را کم میکنیم از سواست آن و از دتعالی حکم میکند و کسی پس اندازنده نیست و نا
 اوراد و تعالی زود حساب است - باید دانست که این خبر دادن است از مفتوح شدن ممالک
 عجم از شام و روم و ایران و دیگر اقالیم که بر اسلام کشوده شد و زمانی که این آیت نازل شد جز
 سعد و دی از کسانی که با اسلام مشرف شده اند مشرکان همه به بیم جان بودند پس نگاه که ام قرینه
 بر تسلط اسلام و انتزاع ممالک وسیعه و در دست آوردن بلا فسیح پیدا بود و همین سان و دیگر
 اخبار بالمغنیات موجود اند از آن در این مختصر بر نرسد و آن چنانکه پیش و به شگری که جاویدان در
 روزگار و درین پژوهش بود پنهان نخواهد ماند و اندیشیدن در مبانی و معانی قرآن مجید و
 و اشکاک متن رموز و دقائق آن و حکمتهای که این آسمانی نامه بر آن شتمل است با نظر کردن در
 شریعت که درین مقدس کتاب جایافته تا بید میکند منزل من الله بودن آنرا و حاصل شریعت
 تعظیم خداوند تعالی و ستایش آن گناه خدا و طاعت کردن بفرمان آن و در داور و باز
 گردانیدن نفس است از دنیا و رغب و خواهش کردن آن در حصول سعادت اخروی است
 که جز آن راهی بخدا رسیدن نیست - مترجم گوید که مقصود حضرت مؤلف رحمه الله تعالی همین
 که افزودن از بلوغ قرآن مجید باقی مباحثی بلوغت که بلغا غدیان و فصیحی قطان و سایر
 خطباء عرب را از آوردن مثل عاجز و در مانده کرد در قرآن مجید اخبار بالمغنیب یعنی پیش گوین
 اند که جز عالم الغیب و الشهادة و انانی نمان و آشکار دیگر را بیرون از توانستن و خارج
 از حیطه قدرت درین آسمانی کتاب موجود آن چنانکه انمودی از آن مذکور شد و خدا چه
 مقصود از رسالت و خواسته از نبوت بود یعنی اعراض و اشکاه از زخارف دنیا و اقبال

در آوردن سوی خداوند تعالیٰ بتکمیل حکمت فطری یعنی درستی عقائد حق و تہذیب اخلاق
 و تحسین اعمال و مجتہدی انحال بجناب دارای سنی خداوند تعالیٰ بنیانگر یہا ساز کرده و بپستن و
 بہ بجاء آوردن و فرما نا و باز ماندن از نافرمودہ دیدہ کشادن و ہنگام دوری گزیدن روان از
 کالبہ خاکی پینوی پاک جاگردیدن و جاویدان جاوید در آن ستودہ ایوان فرخندگی سامان آرا
 گزین آمدن بروی کہ گاہی وزینہار میرون برآمدن از چنین شادمانی کاشانہ جاودانی خانہ
 مستور نبود و بدیدار خدای ہستی و ہم نشینی با سر و شان پاک و دیگر ستودگان و فرزین رتبان
 کوی خاک کہ حضرت انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام باشند و معاشرہ صدیقان و
 شہیدان بشادمانی کہ گفتن آن بزبان راست نیامد و جز رسیدگان آن فرزین گاہ دیگری
 بآن راہ ہر دین و دین بود آن دریا فتنہ نتواند شادمانہ جاودانہ زیستن و بمراد تکمیل این مقصود
 درین خاکی جان آراش و آسایش پدید آمدن بضبطہ قوانین عدالت بار و وضع ضوابط جز
 آثار مصالح را پدید آمدن و مفاسد را پنهان گردیدن و اساس برکنندہ شدن ہمہ و سراسر
 درین خداوندی کتاب معجز خطاب میتوان دریافت بر و شکیکہ مقصودی از مقاصد مسمودی
 از مصائد آن متر و کمانہ و بسوی کتابی دیگر کہ از آسمان فرود آید و نیز بسوی پیغمبری از
 پیغمبران کہ جنبی از احیان و عصری از اعصار تار و زجزا بر درجہ رسالت و نبوت پاکشاید
 نامد پس وجدان این مقاصد درین آسمانی نامہ موند تصدیق ست باین بیان کہ ہمانا این
 ہایون نامہ خداوندی گفتار راس المعجزات ست نازل شدہ از فرگاہ حضرت خالق کائنات
 رب الارض و السموات اُردو و در ساتھ اسکے یعنی ساتھ کمال اعجاز قرآن مجید کے شامل ہونا
 قرآن مجید کا او پر بہت سے اخبار عن الغیبات یعنی اون پیشین گوئیوں کے کہ اول جنکا کوئی شہ
 اور نشان و قرینہ موجود نہ تھا بلکہ کافرون اور منافقون اور مشرکون کے خیال میں بالکل محال
 عقلی اور متنع عادی سمجھے جاتے ہیں قرآن مجید میں مذکور ہیں اور پھر ویسے ہی طور میں آئے
 جیسے کہ جوقت صرف چند آدمی ایمان لائے تھے کہ جنکی تعداد چالیس مرد و عورت سے زیادہ
 نہ تھی اور وہ بھی ضعیف و بمقابل مشرکون قریش کے کسی شمار میں بھی نہ تھے چہ جای دوسرے
 قبائل عرب کہ بت پرست اور بد دین تھے اور اکثر یہود اور نصاریٰ اور مجوس کا تو ذکر ہی کیا

اور کوئی سامان لڑائی کا اور سرمایہ غلبہ کا موجود نہ تھا آیت قرآنی نازل ہوئی اور میرا اناناکائی
 الا نحن ننتقم منها من اظلمها والله يحكم لا منتقب لحكمه وھو وسریم الحساب یعنی کیا نہیں
 دیکھا اور نہ من نے کہ ہم اتنے بین زمین و بین مال میں کہ ہم کم کرتے جاتے ہیں اور کو طوفان سے اور
 اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے اور کوئی اس کے حکم کو چیلنے والا نہیں یعنی ہم کیونکر طے کرتے ہیں زمین
 مراد یہ کہ زمین کی طنائیں کینچ کر ہاتھ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے جانشین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں پس موافق اس اخبار عن المنیب یعنی پیشین گوئی
 کی صحت کئی برسوں میں سارا عرب کا ملک اور شام اور مصر اور ایران کی سلطنت برباد ہوئی اور اسلام
 کے جواہر دون نے ایسے ایسے بادشاہوں کے جگے لشکروں اور خزانوں اور سامانوں کا کچھ شمار اور
 حساب بھی نہ کیا بار صفت دعویٰ جہان کشائی اور جوڑے دعویٰ کشور گیری اور فرما نروائی کے کچھ
 پندار اور وہم میں بڑکھڑ سے غافل تھے اور اپنے آپ کو مالکین کا وہم کرتے تھے لاشعیاں مار کر
 مار ڈالا اور ان کے سارے سامان سلطنت اور ان کے خزانے اور دینے سیکڑوں اور ہزاروں
 برسوں کے لشکر اسلام کے مجاہدوں حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام کے
 پیروں کے نصیب ہوئے ان کے پر دگیان مشکوی شاہی اسلام کے غازیوں کی لونڈیاں
 بنیں تاریخی کتابیں نصرانیوں اور اسرائیلیوں کی جو سرسردلی دشمن ہیں اسلام کے اور ہجرت
 رسیدہ اور زبان کشیدہ ہیں اسلامیوں سے موجود ہیں اور غزوات اسلامی جو علماء اسلامیہ
 نے بہت صحت اور سند کے ساتھ ہو ہو بے تفاوت اور بدوں کی پیشی کے لکھے ہیں بینہ ناطق
 اور شاہد صادق موجود ہے جسکو شک ہو وہ مخالفوں کی تاریخیں اور اہل اسلام کے غزوات اور
 جمادات کی کتابیں دیکھ لے کہ ان کتابوں کی ہر سطر علی الخصوص نصرانی گروہ کی تاریخیں گواہ ہیں
 جھٹلانے والے کو جھٹلا کر علی رؤس الاشهاد یعنی بکے رو برو بر سر حکم عدالت جو ٹون کو جھوٹا اور
 سچو کو سچا صاف ظاہر کرتے ہیں دوسری آیت ھو الذی اسهل رسولہ بالھدی وھدین
 الحق لبطون علی الدین کلمہ وکفی باللہ شھیداً یعنی وہ خداوند ایسا ہے جسے بھیجا پنا رسول
 برائت کے ساتھ اور دین کے ساتھ تاکہ اگر اس دین کو سب دینوں پر دیکھو جہاد سنانے یعنی تلوار روان اور
 نیز دین کے زور سے اور جہاد لسانی یعنی بھیجی دلیلون اور قطعی برہانوں سے جو قرآن مجید میں موجود ہیں

یہ پاک دین کیا جلد ساری ہوئی آیتوں اور گمراہی ملے ہوئے دینوں پر غالب ہو گیا اور اس پیشین گوئی نے کتنا جلد اور کیا خوب اپنی روشنی دکھائی سارے چوڑے شیطانی چراغ اس نور کے غلبہ سے بجھ گئے جسکو اللہ تعالیٰ نے پکی سمجھ دی تھی اور سعادت اور نیک بختی سے حصہ عنایت کیا تھا لاکھوں اس میں داخل ہوئے اور ولی اور قطب بنی اور جو نادان عقل سے بے نصیب تھے اور اون کا جہنمی رہنا تقدیر آگئی میں تھا دوسے گمراہ رہے الحاصل ساری پیشین گوئیاں قرآن مجید کی ایسی ہی ہیں چنانکہ میں مترجم اس سالہ کا اپنے دوسرے رسالہ میں جو ابھی جلد انشاء اللہ تعالیٰ ببار تفصیل ایسے ایسے اجمالوں کی تالیف کر کے اسی ترجمہ کا ضمیمہ اور لمحفہ قرار دوں گا اس سے زیادہ خوب بالمغنیات صاف ظاہر کروں گا کہ جس سے سوائے مردنا انصاف متجاہل یا بے عقل جاہل کے اور کسی دانشمند با انصاف کو قرآن مجید کے اس المعجزات اور منزل من رب السموات ہونے میں شک نہ ہے آفتاب سے زیادہ روشن اپنی آنکھ سے دیکھ لیں بتوفیق اللہ تعالیٰ وحسن ارادت پھر ایسے اخبار عن المغنیات مومنین جیسے کہ پوشیدہ نہریں گنا اور پڑھو مڑھنے والے سچے کے اور نیز تائید کرتا ہے اس آسمانی معجزہ قدسی خطاب کے منزل من اللہ ہونے کے اس میں فکر کرنا اور اس کے رمزون اور دقیقوں کو نظر کرنا اور ادون علموں اور حکمتوں کا جو اس میں رکے گئے ہیں اور جنکو یہ آسمانی کتاب احاطہ کر رہی ہے دریافت کرنا اور اس کے سوائے بیان شریع اور فوائس جو اسکے کلمات مقدسہ میں ثابت اور راسخ ہیں اس واسطے کہ حاصل شریعت کا تعظیم الہی جل شانہ اور اس کی ثنا اور حمد اور اس کے حکموں کے فرمان برداری کرنا اور نفس کو باز رکھنا دنیا کی بستی سے اور رغبت دلائل سعادۃ اخروی کے اور کوئی سبیل نہیں اللہ تک پہنچنے کی سوائے اس وجہ کے - مترجم کہتا ہے کہ مقصود حضرت مولف کا یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے اور حکیم کوئی ایسا کام نہیں کرتا کہ حکمت اور مصلحت سے خالی ہو اس نظر سے بنظر دقیق اور فکر عمیق ظاہر ہو کہ نبوت اور رسالت سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نوع انسان میں سے ایک خاص گروہ کو برگزیدہ کر کے درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندوں کے واسطہ اور وسیلہ قرار دیتا ہے تاکہ یہ خاص برگزیدگی دوسرے بندوں کو جسکی راہنمائی اور ہدایت کے واسطے بھیجے گئے ہوں اور انکی مصلحتوں سے جو دنیا اور دین میں مفید ہوں واقف اور آگاہ کر کے

اور نیکو نجات کا راستہ بتا دین اور دوزخ کی آگ سے بچا دین اور جنت کے رہنے والے اور کو
 بتا دین اور یہ علم حاصل نہیں ہوتا بدوین اسکے کہ پیغمبروں کی تعلیم سے اچھے اخلاق اور فضا
 بیسے حکمت اور پرہیزگاری اور دین کے کاموں اور اپنے خصلت ناموس اور مال کی واسطے دیری
 کرنا اور عدالت اور میانہ روی کام میں لانا اور ان فضائل کی ضدوں سے جنگ و فرار کئے میں
 برکنار رہنا یعنی وہی اور بے عقلی کے ناپاک عقیدوں سے بچنا اور فسق و فجور اور دنیا کے پیورو
 کاموں اور ادا کی محبت سے جو ساری خطاؤں اور سرسبز گناہوں کی جڑ ہوتی ہے پرہیز کرنا اور
 شرائع اور عبادتوں کے طریقے اور معارف کی ریز میں سمجھنا اور ہر کام میں اور ہر حال میں ذکر
 ایک خدا بے مثل اور بے ہمتا کا شناسا ہونا اور کفر اور شرک اور بدکاری اور ناپاک گفتگوؤں سے
 سحر ز اور محتجب رہنا کہ جس سے بروقت پہنچے مقدار اہل کے جو ہر جان دار کی واسطے ناگزیری
 اور ضروری ہوتی ہے اس خالقِ کبر سے پاک صاف جانا اور پاک بہشت میں جو پاکوں کے
 واسطے ہمیشہ کا ٹھکانا ٹھہرایا گیا ہے ہمیشہ ہمیش خوش رہنا۔ پس یہ سب باتیں قرآن مجید میں ایسے
 کامل بیان اور شامل تقریر سے مذکور ہوئے ہیں کہ اہل عقل انکو سمجھ کر صاف دل سے ایمان لاتے ہیں
 چنانکہ میں بیچ نیر خا کا مترجم اس سالہ کا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے خیمہ اور محلہ مذکورہ میں چند
 آیتیں قرآن مجید کی ایسی تفسیر اور بیان سے وارد کروں گا جس سے ثابت ہو جاوے کہ قرآن مجید
 میں سے اگر اسقدر آیتیں نازل ہوتیں تو اہل ایمان کی واسطے دنیا اور دین میں کافی اور کافی
 ہوتیں مگر عادت الہی جثانہ بمقتضای حکمت بالغہ جسکے کہ اور بید سے وہی خیب دان حکیم مطلق
 آگاہ ہے ساتھ کمال تفصیل اور توضیح کے جاری ہوئی ہے کہ جس سے بندے تفصیل و اجمال و ابہام
 و تصریح مکرر سے کہ سمجھ لیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حجت بخوبی تمام ہو جاوے اور جو اپنی بد بختی
 اور شیطانِ لعین کے بہکانے اور دوسرے گمراہوں کے اغوا اور گمراہ کرنے سے نا مین دون کو
 بروقت سزا و جزا اور پیش ہونے اعمال کے کوئی عذر اور حجت باقی نہ رہی اور اسکے سوا چند آیتوں
 کی ریز میں اور دقائق اسرار بھی بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ عو لمی هذا بالنسبة الی
 الطحيرة التي جعل هذا للنبي اصلا كما ساس الاسلام فارسی این ہمہ کہ گفتہ شد نسبت
 آن بجزو است کہ این نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آنرا بنیان قرار داد و ہر کاخ اسلام یعنی قرآن مجید

آرد و در یہ کلام نسبت اوس مجزہ کے ہے جسکو ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصل اور
 بنیاد ٹھرایا واسطے اسلام کی عمارت کے عروہی و اما سائر معجزات و خوارق عاداتہ مبتدا
 حیاضہ و اویکیونہ فی اکثر ان تحمی حتی ضبطہا بعض علمائنا الاعلام فی اربعۃ آلات
 و اربعۃ ائۃ و اربعین و بنیہم ضبطوا خصیص المعجزات فی الف لا انقص و کاد ان یبلغ
 بعضہا حد التواتر کالتشاق القمر و تسبیح الحمی فی بیدۃ و اجراء الماء من اصابعہ و
 تکلم الحیوانات معہ و تظلمہا بحضرتہ و امتیاع جمیع کثیر بطعام قلیل الی غیر ذلک
 الا ان الانصاف ان شئیاً منہا لا یبلغ حد التواتر بحیث تظمن بہا النفس و لعل السیر فی
 عدم انضباطہا من قداماء الاصحاب عدم اعتنائہم بہا لوجود القرآن العظیم
 و تفریلہ یوما فیوما فلا یلتفتون معہ الی ماہود و نہ فی نظرہم فان الاصحاب کلہم
 فصحاء العرب و کلہم امنوا باعجاز القرآن لعلمہم برموز الفصاحۃ و دقائق البلاغۃ فکل آیت
 لہم برہان متین و کل سورۃ فی نظرہم ثبائ صبین و کل قصۃ و حکایہ عندہم بیضاء
 للناظرین فکانہ ایتہمون فی اصد القرآن و اہتمام الوحی بہ غایۃ الاہتمام کما نقل ان کاتب
 الوحی منہم جمع کثیر و لا یشعرون الی انہ سیاتی اقوام من الاعاجم و غیرہا غیر متکلیف
 لا اعجاز القرآن فلو ضبطوا غیرہ من المعجزات لکان النفع لہم مع انہ لا یلون ضبط سائر
 معجزاتہ بالقص من ضبط معجزات سائر الانبیاء کما استطلع علیہ اذا سائر مشترک فی عدم
 بلوغہ حد التواتر فان ضابط معجزات عیسی علیہ السلام لا یكون الا اثنین و اثلثۃ
 و لم یبق من الیہود فی زمان نجت نصر من یحصل من خبرہم العلم بالنسبۃ الی
 معجزات موسی علیہ السلام و غیرہما من الانبیاء حالہم معلوم ضمناً فارسی اما سائر
 معجزات و خوارق عادات آنحضرت صلعم صادرہ زمان وفات شریف و ہم حین حیات مبارک کو دیکھ
 ہنگام و کلا فی زمان پس آن پیش از آن اندک احصار و شمار کردہ شوند تا اینکه بعضی از علما ناموزن
 ما در چار ہزار و چار صد و چل ضبط کردند و برخی خصوص معجزات را در یک ہزار بی کم ازین نیز ضبط
 آورده اند و کتبی ازین معجزات قریب سجد تواتر رسیدہ اند و ہجو و پارہ شدن ماہ و تسبیح خواندن
 سنگریزہ در دست مبارک آنحضرت صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ و روان شدن آب از انگشتان

آن را از جناب و گفتار کردن بجا نرسان با آن علیه الصلوٰۃ والسلام و داد و خواستن جان و زمان از آن
 قدسی ریت و سر کردن جماعتی کثیر را بطعامی قلیل و جزا زین مگر انصاف اینست که چیزی از آن خبر
 توان رسید بر دشمنی نفس با آن طمانینت پیدا آید و شاید سر پنهان در از زمان در منقبض شدن
 معجزات از قدما و اصحاب رسول الله صلعم و معنی انهم توجه داشتند آنان بآن معجزات باشد
 بسبب موجود بودن در میان آنان معجزه قرآن مجید و نازل شدن آن روز بروز پس آن بزرگوار
 القات نداشتند سویی آنچه که کم از آن یعنی کم از قرآن مجید بوده اند و در نظر آنان پس هر آینه صحاح
 و الامقام سراسر و بالتمام نصیحان عرب بودند و ایان آوردند با عجز قرآن مجید بسبب آگاه بودن
 خودشان از رموز فصاحت و دقائق بلاغت پس هر آینه از بر آنان بر بانی بود همه استوار در هر
 سوره و در نظر آنان ثقیان همین یعنی چون معجزه موسی علیه السلام که چو یکی اثر دبا بیکر شد و هر قصه و
 حکایت نزدیک آنان بدیعیای بود از بر نگرندگان یعنی و دینی معجزه موسی علیه السلام پس این تمام
 داشتند در کار قرآن مجید و منقبض ماندن و حی اتمام کلی و توجه وافی آنچنان که منقول است که
 از میان اصحاب کرام نویسندگان بسیار بودند و آگاه نبودند ازین که نزدیک است که عجیان و
 دیگران جز این عجیان نادر یا بندگان اعجاز قرآن مجید خواهند بود پس اگر از زون از قرآن مجید
 دیگر معجزات را هم منقبض میکردند همانا سود و بار تر آمدی از بر آنان یعنی انجم و با این همه منقبض شدن
 همه معجزات آنحضرت صلعم کم نیست از منقبض شدن معجزات همه انبیاء علیهم السلام آنچنانکه تو
 بر آن آگاه خواهی شد زیرا که همه آن معجزات مشترک اند در نار رسیدن بعد تو از یعنی آنچنانکه معجزات
 سراسر انبیاء علی نبینا و علیهم الصلوٰۃ والسلام بعد تو از ترسیده اند همچنین معجزه حضرت خاتم الانبیاء
 صلعم بعد تو از ترسید جز معجزه اطلاع راس المعجزات یعنی قرآن مجید که از حد تو از ترس آمده
 خود عیان است پس هر آینه منقبض کنندگان معجزات حضرت عیسی علیه السلام نخواهند بر آمد و یاد
 کس را نباشد و در زمان بخت نصر چنین کسی باقی نماند که از و حاصل شود و علم نسبت معجزات موسی
 و جز این هر دو علیهما السلام دیگر انبیاء را حال معلوم است ازین هر دو - مترجم گوید غفر له الله تعالی
 که آنچه مولف رحمه الله می فرماید بگوید اذالسا م مشترک فی عدم بلوغه حد التواتر یعنی معجزات انبیاء
 پیشین و نیز معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم سوائه معجزه قرآن مجید همه مشترک اند در نار رسیدن

بحد تو ترجمت گشت که بروش مساحت و مجاراة یعنی ارغاء غنائ منکران که بر بروش مناظره است
 برآمده و رنہ معجزات حضرت موسی و هارون و نیز دیگر انبیاء علیہم السلام نسبتی ندارند با دیگر معجزات
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم علاوه بر تورات مجید بوده باشند باین ایضاح که معجزات موسی را که کتاب
 توراہ مبین آن تواند شد مبنی نگارنده پذیرفت باین ایضاح که این کتاب موجود زمان ما که
 علماء مسیحی ترجم آن بالسنہ مختلفہ متعدد و چون عربی و فارسی دارد و کمال وثوق و تصحیح خودشان
 شایع کرده اند در یافته نمیکرد که در کدام زمان بعد از موسی علیہ السلام بدون شده زیرا که در فصل
 سی و چهارم از کتاب سفر توریة موسی این عبارت است پس موسی بنده خداوند در آنجا بر زمین
 مواب موافق قول خداوند وفات کرد و او را از زمین مواب در برابر بیت یعور دفن کردند و پیکر
 از مقبرہ او تا بامروز واقف نیست انتہی عبارت ترجمہ فارسی توریة مطبوعہ سنہ یک هزار و شصت
 و چهل و پنج مسیحی ترجمہ کرده و لعمری که قیس پس از کلمہ تا بامروز صحت مستنبط میشود که این
 کتاب پس از بسیار گذشتن روزگار آن روزگار و در اعصار و ادوار بدون شده نام در
 محض نامعلوم و در ذکر بیان معجزات نام را وی هر چند مجهول المص و مجهول الحال مجهول العدالت بود و اصلا
 زمینار مذکور نیست و نیز هرگاه بعد وفات موسی علیہ السلام بنی اسرائیل از دین برگشته بت پرست
 شدند و مورد غضب الهی آمدند نشان توریة از میان آنان گم شد و بعد از روزگار رے
 دراز در سال ہنزدہم از زمان سلطنت یوشیاہ پادشاہ اسرائیل از خانہ خدا یعنی اورشلیم که در آن
 تبار نهاده بودند کتابی یافته شد و گاهی بیان کرد که این توریة است چنانکہ در ترجمہ فارسی
 توریة مذکورہ بالا در فصل سبت دوم از آیت ہشتم یا یازدہم مذکور است لمخصاً عبارت ترجمہ
 مذکورہ ہندہ سند امی آرم و حلقیہاہ کاہن بزرگ بشافان کاتب گفت کہ کتاب توراہ را در خانہ خدا
 یافتیم و حلقیہاہ آن کتاب را بشافان داد کہ آنرا خواند و شافان کاتب نقل کردہ بلکہ گفت کہ
 حلقیہاہ کاہن کتابی را بمن داده است و شافان آنرا در حضور ملک خواند و واقع شد کہ بحمد
 شنیدن ملک کلام توراہ لباس خود را درید و علی ہذا القیاس حال معجزات عیسوی زیرا کہ
 اناجیل آنان پس از ترون و ادوار نوشته شدہ پس معجزاتی کہ باخبار احاد ہم مذکور شدہ باشند
 و حال کتب آنها چنین بود با معجزاتی کہ رسانید معتبرہ و رواة ثقہ بیانش را کفیل شدہ باشند ہر چند

بیشتر ہی ازان سمجھتا ہے کہ یہ نسبت بانٹ کر دو درم مبلغ سمجھتا ہے تو اگر یہ بایہ اشتراک برسر دین
 اجمال کر لگو یا زلیخا گشتہ شد تالیٰ نزلونی اگر کشادہ و متعنی زیادہ تفصیل است اما محفل قرآن نیست زیرا کہ
 اختصار پر یہ مقصود اہم ہے بنا علیہ ہذا ہم برین قدر کثافت کردہ شد اردو و لیکن اور سب معجزات اور
 خوارق عادات آنحضرت صلیع کی جو زبان و ذات اور زبان حیات اور وقت کم سنی اور زیادہ عمری کے
 ظہور میں آئے وہ اس سے زیادہ ہیں کہ گئے جاوین حتی کہ ہمارے بعضے نامور عالمون رحمہم اللہ تعالیٰ
 نے چار ہزار چار سو چالیس معجزے تحریر اور ضبط کئے ہیں اور بعضون نے خاص معجزے یعنی بڑے بڑے
 ضبط کئے ہیں ایک ہزار کم از کم نزدیک ہونے ہیں کہ بعضے ان معجزوں میں سے تو ترکی حد تک پہنچ
 جاوین جیسے کہ شق القمر کا معجزہ اور کنگرہ کا تسبیح پڑھنا ہاتھ میں آنحضرت صلیع کی اور پانی کا جاری
 ہونا اس شریف فیض الہی کی انگلیوں سے اور کنگرہ کو زنا یا نورون کا آنحضرت صلیع سے اور فریاد کرنا
 اور داد چاہنا یا نور و مکا اوس سرور کائنات سے اور تھوڑا سا کرنا اگلا کر سیر کر دینا بہت سے آدمیوں کا
 اور سوا اسکے اور معجزات جو اون خاتم النبیین صلیع سے ظہور میں آئے مگر انصاف یہ ہے کہ کوئی معجزہ
 ان معجزوں میں سے یعنی سواے معجزہ قرآنی کے تو ترکی حد تک نہیں پہنچا یا کہ جس سے نفس کو
 طمانیت حاصل ہو اور شاید بہید مضبوط ہونے میں معجزوں کے قدیم اصحابوں رسول اللہ صلیع سے
 یہ ہو کہ دسے بسبب ہونے اعلیٰ معجزہ قرآنی کے جو اون میں تھا توجہ اور التفات کرتے تھے طرف دوسرے
 معجزوں کے اور چونکہ روز بروز آیات قرآنی نازل ہوتی رہتی تھیں یعنی ہر ایک ایک عجیب معجزہ تھی بواسطہ
 التفات کرتے تھے طرف ادنیٰ ادنیٰ معجزوں کے جو اون کی نظر میں مقابل ایسے اعلیٰ معجزہ دائمی موجود کے
 کسی پایہ میں نہ تھی پس تحقیق سارے اصحاب رسول اللہ صلیع عرب کی زبان فصیح تھی اور قرآن ہی کا معجزہ
 دیکھ کر ایمان لائے تھے کہ واسطہ کہ وہ جانتے تھے فصاحت کی زمین اور بلاغت کے دقیقے پس ہر آیت
 اور کلمے واسطہ ایک مضبوط اور مستحکم زبان تھی اور ہر سورہ ایک ظاہر ثبانی تھی یعنی ہر سورہ کو معجزہ ہو
 میں آیا جانتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکھلایا ہے جو اڑ دیا کی صورت بن گئی تھی اور ہر
 قصہ اور حکایت قرآنی اون کے نزدیک بیضا للناظرین تھا یعنی مثل یہ بیضا جو دوسرے معجزہ تھا حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کا پس وہ یعنی اصحاب والا مقام رضائیت اہتمام اور غایت توجہ رکھتے تھے
 قرآن مجید کے کام میں اور وحی کے مضبوط رہنے میں جیسے کہ منقول ہے کہ ان میں سے وحی کے کہنے والے

بہت سے تھے اور انکو خبر نہ تھی کہ معجزہ کے رہنے والے اور سوا انکے اعجاز کے نبی نہ بننے والے آویگئے پس اگر
 سوا سے قرآن مجید کے اور معجزے بھی منضبط ہو جاتے تو بیشک بہت مفید ہوتے واسطے انکے یعنی نبی
 والوں قرآنی اعجاز کے اور باوجود اسکے دوسرے معجزوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منضبط ہونا کم نہ ہوتا
 ہونے سے سارے پیغمبروں کے معجزوں سے پس بالتحقیق منضبط کرنے والے یعنی بیان کرنے والے
 اور لکھنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کے نہیں مگر دو باتیں اور یہود میں سے تو
 زمانہ بخت نصر میں کوئی ایسا باقی نہ رہا کہ جس سے حاصل ہو علم معجزات موسیٰ کا یعنی احبار اور علماء انکے
 مقتول اور مضبوط ہو گئے اس حال میں معجزے کون بیان کرے جیسے کہ ابھی جلد مطلع ہو گا تو اس سے پس
 اس وقت سارے معجزے یعنی معجزے سب پیغمبروں کے اور نیز معجزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سے
 قرآن مجید کی حد تو اترا کہ نہ پہونچنے میں شریک ہیں یعنی جیسے وہ معجزے تو اترا کی حد تک نہ پہونچے ایسے
 ہی یہ معجزہ بھی اور حال دوسرے پیغمبروں کا معلوم ہے اون دونوں علیہما السلام سے یعنی جب ان کے
 معجزے تو اترا کی حد تک نہیں پہونچتے باوجود قریب ہونے زمانے کے پس اون بعد زمانے کے پیغمبروں
 کے معجزے حد تو اترا تک کیونکر پہونچیں۔ مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو بخشے کہ یہ فرمانا مولف رحمۃ اللہ علیہ
 انکا کہ دونوں یعنی سارے معجزے سب پیغمبروں کے اور سوا سے قرآن مجید کے دوسرے معجزے حضرت
 خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہیں حد تو اترا تک نہ پہونچنے میں من بطور ماحت اور مجازات کے ہیں یعنی
 ادنیٰ باگ چوڑا نامناظر کا اور نہیں تو ایسے معجزے کہ جنکا کوئی راوی معلوم نہوا اور معجزوں کی کتاب کا
 مؤلف اور مدون مجہول ہوا اور یہ کتابیں قرون اور مدتوں کے بعد لکھی گئی ہوں کیونکہ
 شریک رکھ سکتے ہیں ساتھ اون معجزوں کے کہ جسکے راوی ثقہ اور اسنادین موجود اور کتابوں کے
 مدون اور مؤلف معلوم الاسما اور معلوم الصفات اور معلوم العدل ہوں یعنی معجزات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی اور کتابین کہ اگرچہ اکثر ائمہ میں تو اترا کی حد تک نہ پہونچے ہوں مگر باعتبار
 اسناد معتبرہ اور راویوں ثقہ کے فی الجملہ اطمینان بلکہ کلی اطمینان کے لائق ہیں اب اس امر کا اگر گلے
 کیے معجزوں کی کتابیں جنکے ترجمے سچی عالموں نے متعدد اور مختلف زبانوں میں اپنے نزدیک بہت تحقیق
 اور تصحیح کے ساتھ چھاپ کر شایع اور مشہور کئے ہیں اصلاً اطمینان کے قابل نہیں ہو سکتے کہ اسطے کہ بڑی
 معتبر انکے نزدیک تو ریت ہے جو انکے عقیدے میں انجیل کے ہمایہ ہے اسکا حال یہ ہے کہ سفر شتہ

توریت دسویں باب کی پانچویں آیت یہ ہے پس موسیٰ میرے خداوند اور آجائز میں سوا ب سوائف قول خداوند
 وراثت کو دوا دوا در زمین سوا ب در برابر بیت دعور دن کرد و دیگس از مقبرہ او تا بامروز وراثت نیست
 فارسی ترجمہ توریت مطبوعہ سیدیک ہزار و ہشت صد و چھل پنج سیحی در دار السلطنت ادرن برع ترجمہ
 کردہ ولیم کلنفس۔ پس اسروز کے لفظ سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ کتاب اوس زمانے میں لکھی گئی
 کہ حضرت موسیٰ کے مقبرہ کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہا تھا اور یہ عام نہیں ہوتا مگر جب کہ بہت سے زمانے
 گذر جاوے ہیں پس اس زمانہ تک کہ کو یاد رہتا ہے۔ اور اسکے سوا جب بنی اسرائیل کے سب دین موسیٰ
 سے پہر کہ بت پرست بن گئے تھے اور بیت المقدس میں تب رکھ دئے تھے اور توریت کا ذکر بھی یاد نہ رہا
 تھا اور سوقت کسی تہخانہ سے ایک کتاب ہاتھ آئی اور ایک کاہن نے کہا کہ یہ توریت ہے چنانچہ اسی ترجمہ
 توریت میں کتاب دومی ملوک کی بالیسویں فصل میں مذکور ہے کہ اٹھارہویں سال سلطنت۔ یوشیاہ بادشاہ
 بنی اسرائیل کے اور سلیم میں سے جو تہخانہ بن گیا تھا ایک کتاب ہاتھ لگی یعنی تورات آہشم و حلقیہ کاہن ہون
 بشاقان کا تب گفت کہ کتاب تورات را در خانہ خداوند یافتہ و حلقیہ ان کتاب را بشاقان داد کہ اورا
 خواند پس بشاقان کا تب ہلک نقل کردہ گفت کہ حلقیہ کاہن کتابی را میں دادہ است و بشاقان ان را دیکھو
 کہ خواند ملک بجر دشمنان لباس خود درید پس جب توریت کا حال یہ ہو کہ سببت بت پرستی بنی اسرائیل
 کے کم ہو جاوے اور قرون اور زمانوں کے بعد پائی جاوے اور صرف ایک کاہن کتاب ہو کہ یہ کتاب قریب
 ہے تو اس کے مندرجون اور مخزون کا جو اوس میں مذکور ہوں کیا اعتبار اور ایسے ہی نظر نیو کی کتابیں
 جن میں معجزات عیسوی مذکور ہیں قرون کے بعد تالیف ہوئے ہیں یہ امر خود ان ہی کی تاریخی کتابوں سے
 ثابت ہے بخلاف معجزات محمدی صلعم کہ جبکی معتبر کتابیں علم حدیث اور سیر کی معتبر اسنادوں سے
 موجود ہیں اور یہ بیان ایک قدر تفصیل چاہتا ہے مگر یہ مختصر ترجمہ اوسکا محمل اور مقام نہیں اسوا
 میں ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے دوسرے رسالہ میں جسکو اسکا ضخیمہ اور ملحقہ قرار دینگا ایسا واضح و
 بالتفصیل باسد لکھوں گا کہ بانصاف سمجھ دار پسند کرینگے عربی کا یہ قول قد حاصل تکم العلم
 بمعجزات السائرین من القرآن للعلوم عندا کہ کو نہ من عند اللہ تعالیٰ فقد حاصل لکم الفرق
 بین سائر معجزاتہ ومعجزات السائر بالعلم فی الثانی دون الاول لا نقول لانہ لم یحجزات
 وعیسیٰ علیہما السلام قال ہما الیہود والنصارى وهما اللذان لہم یومنا نیداعلیہما

ابل انما نزلنا بمعجزات موسی و عیسی اللذین قالوا بنسوة نبینا و کذبنا من الفرق فارسی
 و گفته نشود که برائینده حاصل شد شمار اعلم بمعجزات سائر انبیاء سابقین از قرآن مجید که بودند از بر خدا تعالی
 معلوم شد است یعنی نبض قرآنی همچون معجزات موسی از انقلاب عصا بصورت شبان همین و معجزه
 بیضا و لساظرن و تفریق و تلفیق بحر و معدن اجزاء و قتل و دم و ضفادع و جز آن که نصاً و تصریحاً در
 قرآن مجید مذکور اند و علی بن ابی القیاس معجزات عیسی از ابراهیم و ابراهیم و احمیا و موتی و جز دیگر معجزات
 که مخصوص قرآنی اند پس حاصل شد شمار از فرق و تمیز در میان سائر معجزات آن نبی صلی الله علیه و آله
 و سلم یعنی معجزه اتر نارسیدن آنها خود با اعتراض شاست و در میان معجزات سائر انبیاء علیهم السلام که
 مذکور فی القرآن اند از بزرگتر علم جازم و تصدیق واقعی در ثانی یعنی معجزات سائر انبیاء باخبار خداوند
 تعالی و من الصدق من الله قیلاً فی معجزات اول یعنی سائر معجزات رسول الله صلعم سوگوار قرآن مجید
 که علم قابل الیهیان نفس بآن یافته نشود و از بزرگتر بآمی توانیم گفت که با معجزات آن عیسی و موسی که یهود
 و نصاری نسبت آنان ذکر میکنند که بر نبی با خاتم الانبیاء صلعم ایان نداشتند و از بعثت آنحضرت بشارتی
 نداده اند و خبری ننگشاده اند آگاه نیستیم با ناقابل و معترف استیم بمعجزات آن موسی و عیسی علیهما السلام
 که ایان داشتند به نبی صلی الله علیه و سلم و بشر بودند بقدم مبارک آن سید المرسلین صلعم پس چنگر که
 چو از فرق است در میان آن هر دو - مراد کلام چنین است که در قرآن مجید از حال عیسی آنچه نماند که اخبار است
 از ابراهیم و احمیا و موتی و چنین اخبار است از نیکو عیسی علیه السلام بشارت رسان آمد که پس از این رسول
 خواهد آمد که نامش احمد خواهد بود و در کتب مذہبی نصاری بکلمه فارقلیط که معنی محمد است از آن تعبیر رفت و ترجمه
 در اسامی آن زمان مروج بود آنچه نماند که در تورات با مواضع شایع این رواج است پس اگر صاحب این معجزات
 مخصوصه قرآنی آن عیسی علیه السلام است که بشر شد بقوله بشر بر رسول یا قی من بعدی اسمہ احمد یعنی خواهد
 آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد است پس مسلم بحال تصدیق میکنیم و بایانش بی بریریم برین تقدیر نبوت
 نبی ما صلعم ثابت و معجزات عیسی علیه السلام مذکوره قرآنی موسن به است و الا فلا و همین سان در باره موسی
 گفتار را محال است آورد و از کجا اجا و سے یعنی یهود و نصاری اعتراض این که مکتب یه بات که
 کلام اهل اسلام علم جازم حاصل معجزون سائر انبیاء سابقین کا خود قرآن مجید سے جسکا خداوند تعالی
 کی بارگاہ سے ہونا تھا مار معلوم یقینی ہے پس حاصل ہوا ہکو فرق در میان سب معجزون اپنے نبی کے

اور نبیوں سب انبیاء کے اس واسطے کہ اول یعنی سب معجزوں سارے پیغمبروں کی نسبت یکو عام ہا زم تہ
 قرآنی حاصل ہے نہ نسبت دوسرے یعنی نسبت سارے معجزوں نبی تمہارے کے کہ سوائے قرآن مجید کے
 اور کما حد تو اترا تک نہ ہو چننا خود تمہارے بیان اور اقرار سے ثابت ہے اس واسطے کہ ہم جو اب کہہ سکتے
 ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کے عیسیٰ و موسیٰ کے معجزے ہرگز معلوم نہیں جن موسیٰ اور عیسیٰ کی نسبت
 یہود اور نصاریٰ بیان کرتے ہیں کہ دوسرے ہمارے بنی صلیح پر ایمان نہیں لائے اور کسی نے اون دونوں
 میں سے ہمارے پیغمبر صلیح کی بیعت اور نبوت کی کہیں بشارت نہیں دی مان ہم اون موسیٰ اور عیسیٰ
 کے معجزوں کے قائل ہیں کہ جو ایمان لائے ہمارے نبی پر یعنی اون صلیح کی نبوت کو تصدیق کر کے قبول
 انبیاء علیہ السلام یعنی پیشین گوئی پروردگار کے الہام یا وحی سے بشارت دیتے رہے پس کتنا فرق
 ہے درمیان ان دونوں کے۔ مترجم کتاب ہے کہ توفیق اس بیان کی یہ ہے کہ قرآن مجید عیسیٰ کو کائنات
 واقع ہوئی حضرت عیسیٰ بن مریم کے اس قول اللہ تعالیٰ کے دابر علی اللہ والابریس تا آخر یعنی کہا عیسیٰ
 بن مریم نے کہ میں تندرستی دیتا ہوں انہیں مادری کو اور کوڑھی کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردوں کو
 کو اللہ سبحانہ کے حکم اور اذن سے ویسے ہی اوس علیہ السلام کے دوسرے قول کی حکایت ہے۔ مبشر اب
 یاقی من بعدی اسمہ احمد یعنی کہا عیسیٰ نے بشارت دینے والا ساتھ اس پیغمبر کے جو میرے بعد آویگا
 اور نام اس کا ہوگا احمد۔ اور کلمہ فارسی طے جسکے خاص معنی محمد ہیں بابت یعنی نصاریوں کی مذہبی کتابوں
 میں مذکور ہے کہ واسطے کہ ناموں کا ترجمہ کرنا اوس زمانے میں جاری تھا چنانکہ توریت میں بہت جگہ ایسی
 ہے واقع ہوا ہے اور اسی سے منازعت اور گفتگو کا دروازہ کھلا اس صورت میں ہمیں معلوم ہوا کہ
 یہ معجزے ہیں ایسے عیسیٰ کے جو اس قول کے قائل اور کہنے والے تھے اور جب نصرائی کہتے ہیں کہ اون
 حضرت عیسیٰ نے ایسا ذکر نہیں کیا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ یہ عیسیٰ اور عیسیٰ ہیں بنا علیہ ہماری نسبت
 ایسا اعتراض نہیں کر سکتا اور یہ بیان بہت تفصیل سے ضخیمہ لمفہ میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔
 عربی لایقال الاختلاف فی ذاتہما انما الاختلاف فی حال من احوالہما لانقول ان
 الاختلاف فی هذا الحال سبب الاختلاف فی الحال الآخر فلو ادعینا ان اختلاف الحال
 يستلزم اختلاف الذات لکان الامر کما ذکرنا بل نقول ان موسیٰ مثلاً اذا کان مؤمناً
 صح علیہ السلام فہو ثبوت حال آخر وهو کونہ ذا معجزات باہرات واذا لم یکن لہ

الحال الاول نفاذ يكون له الحال الثاني ومن هنا علم ان اليهود والنصارى في دعواهما البنية
لنحو آمن المينين لامن المصداقين وبالجمله لا خبر متواتر عندنا على معجزات احد من
الانبياء وغيره من الاخبار لا يفيد العلم **فارسي** وگفته شود ابر شد انكه اختلاف نيست در ذات آن
هر دو يعني موسي و عيسي چنين نيست كه اختلاف است در حال از احوال آنان يعني از اين كه شما ميگويند كه
آن هر دو ايمان آوردند بربني شما و ما ميگوئيم كه ايمان نياوردند و ثبوت ندادند از نبوت بني شما پس
اين اختلاف است در يك حال از احوال آنان و از اختلاف يك حال اختلاف لازم نمي آيد در ذات آنها
گوئيد كه موسي يهودي گر بوده باشد آنكه موسي و مصدق نشد بربني ما و موسي كه مصدق آمد بربني ما
گير است پس معجزات مذكوره في القرآن معجزات موسي است نه معجزات موسي يهود و هيمن سان و بابر
عيسي ميگويند كه عيسي موسي و مصدق بني ما ديگر است و عيسي نصريان كه نسبت او ميگويند كه مصدق و
بشر نشد ديگر است كه بمعجزات آنگي نداريم و اين معجزات مذكوره قرآن از معجزات عيسي است پس
ما حصل گفتار شما چنين بود كه اختلاف حالي از احوال مستلزم اختلاف في الذات است و اين خود خلاف
نفس الامر - زيرا كه جوابا خواهم گفت كه هر آينه اختلاف دري حال سبب است مرا اختلاف را در حال ديگر پس
اگر دعوي ميكرديم كه اختلاف حال مستلزم ميشود اختلاف في الذات را هر آينه همچنانكه ذكرش كردى حى بود
بلكه اين ميگوئيم كه موسي مثلا هرگاه او را يك حال بود يعني حال ايمان داشت نشن بنوت محمد عليه الصلوٰه والسلام
مرا در حال ديگر هم ثابت است يعني بطور معجزات با برات از و آنچه انكه در قرآن مجيد ذكر دارند ليكن هرگاه
او را حسب قول تو حالي اول نيست يعني ايمان نداشتن بنوت محمد صلى الله عليه وآله وسلم پس او را حال ثاني
هم نيست يعني بطور معجزات از و در بين ما دانسته گشت كه يهود و نصارى در دعوي نبوت آن هر دو
يعني موسي و عيسي ثابت كنندگان هستند و از تصديق كنندگان نيستند يعني از بزرگانكه خبر متواتر نيست
مرا تا زير معجزات كسى از غير ايمان و جز از تواتر علم مفيد نيست مترجم گويد يعني خالى از دوشق نيست يا امر
نبوت نبى ماصلى الله عليه و آله و سلم در معجزات راجى دانست و بر تواترى كه درباره احوال قرآن مجيد بوده است بسند
ناكرده بهر نبوت ديگر معجزات محمدى صلى الله عليه و آله و سلم تواتر پزوده هستند و ميگويند كه بدون
خبر متواتر كه اين معجزه از معجزات ثابت نميشود و بهر نبوت اين معجزات خبر متواتر نيست پس معجزات ديگر
كه ثابت نشدند تواتر قابل اعتبار نيستند پس نبوت آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم كه متفرع است از آن

نیز ثابت از هر آنکه هرگاه اصل خود موجود نباشد وجود فرع چگونه متصور شود و خود مشهور است اذ الکرین
 راس المال فلیکن در پیش بود با گفته شود که نزد یک شایخی متواتر خبر از صد و هجده انبجرات از
 کلامی نبی خواه مدعی بود خواه عسی وجود نیست بنا علیه معجزات آنان غیر ثابت و محض محدوم اند پس
 نبوت را که تفرع بر آن است حال چنین یافته شود که نبوت معجزات باز بسته خبر متواتر نیست باخبار
 احوال هم ثابت میشوند پس همه معجزات نبی ماضی ثابت و این برود دلیل از ادعای بر سبیل که نقص اند و
 بطریق حل میتوان گفت که هرگاه بهر نبوت نبوت تعداد معجزات بعد وی محدود مثلاً دو یا سه یا هزار
 و همین سان اعداد دیگر شرط نیست از هر آنکه اگر تعداد محدود در میان بودی در تفرع بر عددی دون
 عددی ترجیح بلامرجح لازم آمدی یا تسلسل کشیده بر عددی متوقف نشدی مثلاً کسی گوید که تعداد
 معجزات مثبت نبوت نبی دو می باشد که شاید عدلین و دو گواه راست گفتار شصتین دعوی پیدا شوند
 و دیگری گوید که سه باید تا از کثرت خبر و بد الفرض هر کسی عدد محدود را در تعداد معجزات برگزیند که از آن
 نبوت نبوت هویدا شود آنچه که کم ازین عدد محدود بوده باشد مثبت نبوت و مصدق دعوی مدعی نبوت
 نتواند شد پس در این صورت اگر یک عدد محدود کرده کمی را بی اقامت دلیل برگزینند و اعداد دیگر برگزینند
 دیگر از این پایه اعتبار اندازند ترجیح بلامرجح یعنی فزون بی فزاینده لازم آید که خلاف تخریر خود دست
 یا دلیل هم ملحوظ شود پس تقاضی دلائل سقط دعوی هر مدعی تواند شد و اگر عددی محدود افزون از یک
 برگزیده گردد تسلسل اعداد معجزات لازم آید و این خود محال پس بالفرض و ناگزیر خود دست دریا
 فرمان میدهد که عدد محدود ملحوظ و منظور نیست هر چه از امور معجزه خواه یک بود خواه افزون هویدا
 کردن تواند که دیگری غیر از مدعی نبوت چنین کردن نمیتواند آنست معجزه بنا علی هذا گوئیم که معجزه
 قرآنی که در وجود و بقای و نیز تواتر معجزات آن کسی را شک نیست بهر نبوت نبوت نبی ماضی کافی و دانی
 است و تصدیق چنین معجزه بآیه تصدیق معجزات دیگر انبیا و علیهم به از هزار تواتر ثابت پس باحصل
 اینست که اهل اسلام آنچنانکه مصدق و مؤمن اند نبوت و رسالت بنی خود طایف صلی الله علیه و آله و سلم
 همین سان مصدق اند نبوت و معجزات انبیا و دیگر که تذکره آنان در قرآن مجید موجود است مگر میورد
 نصاری که نبوت معجزات باز بسته باخبار متواتره دانند و معجزات را مدار نبی و اساس نبوت می دانند
 از یک خبری متواتر پیش خود ندارند تصدیق نبوت نبی خواه عسی علیه السلام بود و خواه دیگری بر کنار اند

اورو کما نہیں جائیگا کہ اس تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف نہیں اونکی ذات میں
 سوا اسکے نہیں کہ اختلاف ہے صرف ایک حال میں حالو نہیں سے یعنی تم کہتے ہو کہ موسیٰ اور علی علیہ السلام
 لائے تمہارے نبی پر اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ وہ ایمان نہیں لائے یعنی تمہارے نبی کی نسبت
 اور نبوت کی خبر نہیں دی پس یہ اختلاف ہوا ایک حال کا حالو نہیں سے اور اختلاف ایک حال کا حالو
 نہیں ہوتا اختلاف ذات کا اس واسطے کہ ہم جو ابا کہہ سکتے ہیں کہ بیشک اختلاف اس حال میں سبب ہوا
 اختلاف کا دوسرے حال میں پس اگر ہم دعویٰ کرتے کہ اختلاف حال سے لازم آتا ہے اختلاف ذات کا تو
 ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ موسیٰ اور عیسیٰ مثلاً جبکہ ہوں مومن اور مصدق
 نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اون کی نسبت دوسرا حال بھی ثابت ہے یعنی صاحب
 معجزات باہرات ہوتا جو قرآن مجید میں اون کے معجزے مذکور ہیں اور جب اون کے واسطے اول حال یعنی ایمان
 بہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نہیں تو دوسرا حال بھی ثابت نہیں اور اس سے جانا جاتا ہے کہ یہود
 اور نصاریٰ دعویٰ نبوت میں جو دوسرے پیغمبروں کی نسبت کرتے ہیں صرف ثابت کرنے والے یعنی
 محض مدعی بلے دلیل ہیں مصدق نہیں بلکہ کوئی خبر متواتر نہیں اون کے نزدیک اور پیغمبروں کی
 نبی کے بھی اور جو خبر متواتر نہیں وہ مفید علم بھی نہیں مترجم کتاب ہے کہ توضیح اس بیان کی یہ ہے
 کہ دوشق سے خالی نہیں یا تو یہ کہ یہود و نصاریٰ اس معجزے سے موجود قرآن کو کافی معجزہ خیال نہ کر کے
 دوسرے معجزوں کے جو معجزہ خبر متواتر سے ثابت ہوا ہو طالب ہونگے ایسے کہ اگر ہم خبر متواتر سے سارے
 معجزے ثابت کر دیں تو ثبوت نبوت لازم آوے اور جو نہیں تو نہیں تو اس صورت سے ہم کہتے ہیں
 کہ جب ثبوت نبوت منحصر ہوا اور یہ ثبوت معجزوں کے اور معجزوں کے ثبوت کا مدار ہو دوسرے خبر متواتر پر اور
 خبر متواتر در باب معجزوں دوسرے پیغمبروں کے یہود اور نصاریوں کے پاس نہیں تو ان کے نزدیک
 کسی نبی کی نبوت بھی ثابت نہیں خواہ عیسیٰ ہوں خواہ موسیٰ خواہ کوئی اور نبی پس اس سے صاف
 معلوم ہوا کہ یہ دونوں فرقے در باب نبوت دوسرے نبیوں کے بھی صرف مدعی ہیں بلے دلیل مصدق
 نہیں اس واسطے کہ خود ان کے قول سے تصدیق کا مدار ہے خبر متواتر اور خبر متواتر معدوم میں نبوت
 ہر نبی کی ان کے نزدیک بلا تصدیق یا یوں کہیں کہ خبر متواتر مدار نہیں ثبوت معجزات کے تو اس تقدیر
 پر ہمارے نبی صلحہ کی قرآن مجید کے سوا ہی سب معجزے ثابت مثل معجزوں دوسرے پیغمبروں کے

اور در صورت ثبوت معجزوں کے نبوت بخوبی ثابت یہہ تو دلیل ہے الہامی برہیل نقض اب برہیل
 اس کے ساتھ کہ جب ثبوت نبوت کیواسطہ صرف نفس معجزہ درکار ہے کوئی عدد معین جیسے دو تین
 چار پانچ سو یا ہزار شرط نہیں بلکہ جو ایسا کام کہ سوائے مدعی نبوت کے دوسرے شخص نہ کر سکے وہ معجزہ
 ثابت کرنے والا نبوت کا واسطہ مدعی نبوت کے یہہ معجزہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ پس اس امر کو اگر
 تسلیم کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ حسب قرآن مجید داعی راس المہجرات ہے اور مہجرات میں عدد کی شرط
 نہیں تو ہمارا حاجت نہیں طرف ثابت کرنے دوسرے معجزہ کیے بہر تواتر یا تخریجاً اور اگر عدد شرط کیا جاوے
 مثلاً کہیں کہ پانچ معجزہ و نکاح اور مثبت نبوت کا ہوتا ہے اس سے کم مثبت نہیں ہو سکتا تو اس صورت
 میں یا تو ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی یا تسلسل اور ایک حد معین پر نہ ٹھہرانا معجزہ کی تعداد کا یعنی ایک
 شخص مثلاً کہے کہ پانچ معجزہ و نکاح صادر ہونا ثبوت نبوت میں ناگزیری ہے اور دوسرے کہے کہ دس
 معجزہ و نکاح تیس کہے کہ پچیس معجزہ و نکاح اور اسے طرہ کہے چلے جاوے ہیں ان کہنے والوں میں سے ایک
 قول بے دلیل معتبر سمجھ لیں تو ترجیح بلا مرجح لازم آوے اور جو کہی کا ہی قول قبول نہ کریں تو نبوت
 جو وابستہ ہوتی ہے اوپر معجزوں کے کیونکر ثابت ہو اور جو ہر ایک کہنے والے سے دلیل طلب
 کیجائے در باب تعین عدد و معجزوں کے تو دلائل متعارض سے تعداد کا قطعاً اور سقوط تعداد سے
 معجزے سے غیر معتبر اور غیر معتبر ہونے معجزوں سے نبوت کا ثابت کرنا دشوار بلکہ محال ہے اس سے صاف
 ثابت ہوا کہ معجزہ کی تعداد اور ان کے اعتبار اور عدم اعتبار میں نہ ہر تواتر و دخل نہیں ہوتا تو
 سامیان جس کا اس مقام میں تحریر کرنا مناسب تصور ہوا باقی کلام بالاستبصار انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے
 دوسرے رسالہ مسمیٰ بنفیدہ بحقیقہ میں آویگا معجزی والمسئلة لا بد لہما من العلم نعم اذا کان
 الخیر قرینة بتدل علی صدقہ فهو ایضاً ما یفید العلم فلو کان لہذا من الطائفتین من جلیس
 اخبار کذا حدیث خبر مخوف لہذا القرینۃ التي تدل علی ثبوت معجزہا لایکونان مواخین عن الایمان بہما لایکونان مواخین
 فی الایمان بہما ایضاً لایستلزم اعتمادہما علی العلم فی الایمان بہما بخلاف طائفة المسلمین فانہم
 آمنوا بہما بسبب القرآن وکذا اجزموا بمعجزاتہما بہ فآمنوا بہ لہذا للتواتر وهو القرآن لا
 الخبر الواحد حتی یمتثل الی الفحص عن القرینۃ لکن آما بہما حال کونہما متصفین بالصدق
 المذكور فی القرآن لا بالصفات التي وصف بہا اليهود والنصارى واما من قال بہ ہاتلان

الطائفتان فلم يؤمن بديل عن نكره حيث لا يوهان لنا عليه ولا يمان لا مع البرهان و
 هذا كلام وقع في البين فارسي اين مسئله است که از دانشن است که گزيريت آرمي هر خبري را که
 قرينه بود که دلالت کند بر صدق آن خبر پس آن خبر نيز افاده علم می کند يعني نخستين خبر باور شدن می
 تواند پس اگر بهر آن دو طائفه يعني يهود و نصاری از بين اخبار آحاد خبری بود که مشتکل بود بر قرينه
 که دلالت کند بر ثبوت معجزات آن هر دو پس آن خبر نيز مفيد علم ميتواند شد برین تقدیر اين هر دو
 فرقه در ايمان آوردن بآن هر دو يعني حضرت موسی و عیسی علی نبينا وعلیهما الصلوة والسلام مواخذ
 کرده شده گان نخواهند بود ورنه يعني اگر خبر آنان مخفوف بالقرينه نبود پس اين هر دو فرقه درباره ايمان
 آوردن بآن هر دو واخوذ تواند شد بسبب عمد و موثقی بنوع علم آنان درباره ايمان آوردن بآن
 هر دو بخلاف طائفه اهل اسلام از بهر آنکه ايمان ايمان آوردند بآن هر دو يعني موسی و عیسی بسبب آن
 و همین سان تصدیق کردند به معجزات آن هر دو بسبب قرآن پس ايمان آوردیم بایان هر دو علیه السلام
 خبر متواتر که قرآن مجید است فی خبر آحاد و محتاج شویم بسوی پژوهش کردن قرينه لیکن ايمان آورد
 ایم بآن هر دو در حالیکه آنان موصوف باشند بصفتی که در ذکر آنان در قرآن مجید مذکور اند و اثر
 آنکه عیسی علیه السلام در قرآن مجید موصوف است بخبر دانش که رسولی پس از من می آید که نامش احمد بود
 پس معجزه احیای موی و ابرو ابرص و آنکه و همین سان معجزات دیگر که نسبت آن علیه السلام مذکور اند
 بر چنین عیسی موصوف بصفتی که تسلیم میکنیم و بآن ايمان داریم و همچنین بر موسی که موصوف است
 بصفتی اخبار و تبشیر از رسالت پیغمبر ماحم و صلوات معجزات انقلاب عصا بر شعبان و انفلاق بحر و نیز دیگر معجزاتی
 که از آن رسول خدا مبعوث الی نبی امرئیل بهویدائی رسید تصدیق ما مقرون اند و تصدیق ما
 بهمانار نیستند معجزات آن موسی و عیسی که موصوف دانند یهود و نصاری آن هر دو را بآن صفات یعنی
 خبر خداوند و بشارت ناکشادن آنان از دوزخ و سرور دنیا و دین و رسالت حضرت سید المرسلین صلوات
 بایان نداریم ما اهل اسلام چنین عیسی و موسی بلکه انکار میکنیم ما این هر دو را از بهر آنکه برای نیست براس
 ما بر آن و ايمان نبود مگر بایران و این گفتار است که واقع شد در میان ما و شما مترجم گوید و یزدانش باز
 که لمخص کلام همین است که بسبب اختلاف صفت موصوف مختلف میشود مثلاً زید کاتب دیگر است و زید
 غیر کاتب دیگر بنا بر مطلق و موسی و عیسی که بشران و مخبران اند از رسالت سید المرسلین محمد رسول الله

سلمہ دیگر اللہ وغیرہ بشران حسب وہم یہود و نصاریٰ دیگر پس مافرقہ اسلام ایمان محی آری ہم بشران و
 تقدیق یکے میں بشران میں بشران را ونمی شناسیم ونمی دانیم ماسوی و عیسیٰ غیر بشران از اہل حق نہ
 تقدیق داشتہ باشیم بامعجزات چنین غیر بشران بجا برین اعتراض یہود و نصاریٰ بر ما وارد
 نمی شود اورد و یہ ایک مسئلہ ہے کہ جب کا جاننا ضروری اور ناگزیری ہے اور وہ یہ ہے کہ
 بان جب کسی خبر کی واسطے ایک ایسا قرینہ ہووے کہ جو اس خبر کے صادق ہونے پر دلالت کرے
 تو ایسی خبر ہی فائدہ دیتی ہے تقدیق اور علم کا پس ان دونوں فرقوں یہود اور نصاریٰ کے
 پاس اخبار آحاد میں سے کوئی ایسی خبر ہو جو ایسے قرینہ پر مشتمل ہو کہ دلالت کرے اور پر ثبوت معجزوں
 ان دونوں یعنی موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی پس یہ دونوں فرقے ایمان لانے میں اور ان
 دونوں علیہما السلام کے مواخذہ نہیں کئے جاویں گے کیواسطے کہ خبریں انکی جن سے انہوں نے
 ان دونوں کے معجزوں کی نسبت تقدیق حاصل کی ہے ایسے قرینہ پر مشتمل ہیں اور جو نہیں
 یعنی اگر انکی خبریں جو اخبار آحاد کے قبیل اور جنس سے ہیں کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل نہیں تو بیک
 قابل مواخذہ کے ہو سکتے ہیں کہ بدرون موجود ہونے کسی مصدقہ قرینہ کے صرف خبر آحاد پر مجبور و سا
 کر کے ایمان لانے اور غیر ثابت معجزوں کی صرف اپنے نہ علم اور پذیرا پر تقدیق کر لی اور انکا علم اور
 تقدیق موقوف اور معتد نہوا کسی قرینہ مصدقہ پر بلکہ انکے ایمان کی بنا ہوئی اور خبر آحاد کے جو کچھ
 ہوتی ہے صدق اور کذب کے اور کسی قرینہ مصدقہ معقول نے ایسی خبر آحاد کی توثیق اور تقدیق
 نہیں کی بظلمات فرقہ اہل اسلام کے کہ یہ ایمان لانے اور توحیدی و عیسیٰ کے سبب خبر قرآنی کے
 اور ایسے ہی انہوں نے تقدیق کر لی ان دونوں کے معجزوں کی قرآن مجید سے پس ایمان انکا
 اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے اور تقدیق انکی نسبت انکے معجزوں کے سبب خبر متواتر یعنی
 قرآن مجید کے ہے نہ سبب اخبار آحاد کے تاکہ محتاج ہوں طرف ڈھونڈنے کسی قرینہ مصدقہ کے
 یعنی جب خبر متواتر سے ہوا انکی ثبوت اور معجزوں کے صادر ہونے سے خبر حاصل ہوئی تو ہر کسی
 قرینہ مصدقہ کی جستجو کی طرف حاجت باقی نہ رہی لیکن ہم ایمان لانے میں ان دونوں علیہما السلام پر
 اس حال میں کہ یہ دونوں موصوف ہوں ان صفاتوں سے جو خبر قرآن مجید میں انکی نسبت ذکر
 کی گئی یعنی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کے قرآن مجید میں خبر دی گئی کہ وہ بشارت دیتے تھے کہ میرے بعد

ایک رسول آدمی کا جنکا نام احمد ہوگا اور ایسے ہی موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی صلعم کی رسالت کی بشارت دی اور اونکی تصدیق اور تابعداری کے باب میں اپنی امت کو تاکید کی پس ایسی صفیون کے ساتھ موصوفوں کے ہم موسیٰ بن اور اونسے جو معجزے صادر ہوئے جیسے کہ عصا کا سانپ بننا اور موسیٰ بن کو لکڑی چیر ڈالنا اور بنی اسرائیل کے عبور کے واسطے بارہ راستے بنادینا اور علی بنہ القیاس دوسرے معجزے جنکو تسعہ آیات کہتے ہیں جیسے معجزہ منہ کو کون اور جودن اور غون وغیرہ کا کہ قرآن مجید میں انکا ذکر ہے اور ایسے ہی بے باپ کے پیدا ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت کنواری پاک دامن مریم سے بوساطت روح القدس کے اور زندہ کرنا اونکا مردے کو اور چنگا کرنا اونکا فانیج والے اور برص والے کو اور سوا نکلا کرنا اونکا مادر زاد اندھے کو اور علی بنہ القیاس دوسرے معجزے اور ان کلمۃ اللہ پاک سے صادر ہوئے ہم بموجب سچے خبر قرآنی کی تصدیق کرتے ہیں نہ اون موسیٰ اور عیسیٰ کی جنکو یہود اور نصاریٰ دوسری صفیون سے موصوف گمان کرتے ہیں یعنی وہم کرتے ہیں کہ ان دونوں نے ہمارے رسول اللہ صلعم کی رسالت سے خبر نہیں دی بلکہ ہم ایسے موسیٰ اور عیسیٰ اور اونکے معجزوں کی تصدیق نہیں کرتے اسواسطے ہمارے پاس ایسے موسیٰ اور عیسیٰ کے باب میں کوئی برہان نہیں اور برہان بغیر ایمان نہیں اور یہ ایک کلام تہاجو درمیان میں آگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ لمحض یہ ہے کہ بسبب اختلاف صفیون کے موصوف مختلف ہو جاتا ہے جیسے کہ زید کا تب اور ہوتا ہے اور زید غیر کا تب اور اسواسطے موسیٰ اور عیسیٰ ہوا جو ہمارے رسول اللہ صلعم کے بشر ہیں اور ہیں اور جنکو یہود اور نصرائی غیر گمان کرتے ہیں اور ہیں اور ہم بشر موسیٰ کے اوپر ایمان رکھتے ہیں اور ان نبی کے معجزوں کی تصدیق کرتے ہیں غیر بشر موسیٰ اور عیسیٰ کو ہم نہیں جانتے اون کے معجزوں کی تصدیق کیونکر مقصور اسواسطے کہ ہر چیز کی ذات کے جاننے پر وابستہ ہوتا ہے اوسکے حال کا جاننا اسواسطے نصرائیون اور یہود کا اعتراض ہم پر نہیں ہو سکتا حلی واما اثبات النبوة بسائر معجزات غیر القرآن فلما كانت المسئلة مما اوجب بها العلم والیقین ولا یکنفی بالظن فلا بد من الاعتقاد بالانخبار النبوة للعلم خبر الواحد اذا كان محفوقا بالقرينة خبر المتواتر وهو اما متواتر لفظا ومعنی والا خبر کما اذا اختلف جماعة تقبل خبره لکن من وجوه شتى فاخبار احدهم بانه قتله فلان

و الاخر بانه تمامه الاخر و حله تحصل الجزم من خبرهم بمقتولیه نریه وان شك فی القائل
و كذا اخبار جماعة بحکایات مختلفه عن شجاعة احد وعن جوده فلا شك انه يحصل العلم
بشجاعة وجوده وان شك فی كل واحد من الحکایات بنحو صحتها فارسی و لكن
ثابت كردن دیگر به معجزات رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم سواى قرآن مجید بسبب آنچه که مسند کبر
موجب علم یقین و متقصدین و نتیج اذعان باشند بان معنی اخبار آن حادثه بر قرآن مسند و متقصدین
که مفید علم یقینی میگردد و در فن کافی نبیاشد پس ناگزیر است اخبار مفیده علم را مستند و موثق بودن
یعنی بر قرآن مسند و تا با شئال آن فن را مرتبه یقین بهره شود پس خبر یک کس یا دو کس حد و اشیاء
آنان هرگاه افاده علم نمکند قابل استدلال و ثبایان حجت آوردن نبیاشند اما خبر یک محفوف و شئال
بود بر قرینه و نیز خبر متواتر خواه متواتر بود باللفظ و المعنی یا متواتر بود در ن از روی معنی همانا مفید
علم و متقصدین شدن میتواند و مثال اشیر یعنی متواتر در ن از روی معنی همچو خبر دادن جماعتی بقول
دکشته شدن زید بوجه مختلفه متقصدین شأ خبر بدیهه که زید را فلانی کشته است و دیگرى گوید که او را
کسى دیگر سواى آن فلان قتل آورد و همین سان یعنی سویمى گوید که او را فلان کس دیگر کشته است
پس حاصل می شود جزم و یقین بکشته شدن زید هر چند شك واقع شود در قائل یعنی مجتمع علیه و متفق علیه
مقتولیت زید میباشد پس ناگزیر تصدیق بان بهره میشود و اختلاف آنان در تعیین قاتل هر یک از
تصدیق که بمقتولیت زید بود نمی گردد و همچنین هرگاه جماعتی بحکایات مختلفه از شجاعت کسى و سخاى آن
کس خبر دهند پس بیشک و یگان بود و شجاعت و سخا وجود آن مخبر علم و تصدیق حاصل میشود هر چند
در هر حکایت خاص از حکایات مذکوره آنان شك واقع شود یعنی قدر جمع علیه و متفق علیه آنان
شجاع وجود بودن مخبره میباشد که بالاتفاق مبین و مجر از آن میباشد باختلاف آنان در تعیین
شخص از صورت و در شجاعت و بود پس درین امر از اندر نفس اصل مخبر بهالذی شجاعت وجود را بدست
اختلاف كردن آنان در امر از در اصل و شجاعت وجود از آن یقین و ثبوت گمان نمیکرد و مترجم
گوید که در مانحن فیه و محوث عنه چنین گفته شود که اتفاق جماعت کثیره بر صد و در معجزات دیگر سوا معجزه
قرآنی که خود هنوز موجود است بر و شکی باحدى هرگاه نیروی تمیز و قوت در یانت با صفت انصاف
گوهر خود داشته باشد مجال انکار و یا رای جود ندارد در برین گفتار است که همانا معجزات کثیره از حضرت

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہو گیا تھا پس نفس صدور معجزات بعلوم جازم ثابت خبر
در مواقع صدور بسبب عدم توازن شک واقع شود و نفس صدور معجزات مثبت رسالت پس ہر عامل
اثر و لیکن ہوا سے قرآن مجید کے جو معجزہ موجود اور متواتر ہے دوسرے معجزہ و نکی بابت جو حضرت
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہوئے ثابت کرنا اسی وجہ سے جسکا یہ مسئلہ کہ ذکر کیا گیا موجب اور مثبت
ہوا اور علم اور تصدیق بخشی یعنی خبر آحاد شمل اور قرینہ مصدقہ کے اور یہ قرینہ مصدقہ ابھی ذکر کیا
انشاء اللہ تعالیٰ اور صرف ظن پر کفایت نہیں کیجاتی پس ضروری ہے اعتماد کرنا اور ہر اور خبر کے
جو مفید ہوں علم کے پس خبر واحد اور ایسے ہی خبر دوم و دوا دل کے جب مفید یقین کی نہیں ہوتی یعنی
اوس سے یقین اور تصدیق حاصل نہیں ہوتی اس واسطے اوس سے استدلال اور حجت لانا بھی صحیح نہیں
ہوتا لیکن وہ خبر کہ جو علم کے مفید اور تصدیق کی نتیجہ ہو خبر آحاد ہوتی ہے جبکہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو
یعنی اور خبروں کے ساتھ ایسا قرینہ موجود ہو جس سے دل میں تصدیق آوے اور دوسری خبر متواتر
خواہ لفظاً اور معنی متواتر ہو خواہ صرف معنی اور اخیر یعنی متواتر معنوی کی مثال ایسی ہے کہ ایک
جماعت کے اور خبر دے کہ بیشک زید مارا گیا مگر مختلف وجہوں سے مثلاً ایک خبر تو کہ زید کو فلاں
آدمی نے مار ڈالا اور دوسرا کہ نہیں فلاں دوسرے نے مار ڈالا اور اس طرح ہر ایک دوسرے
کو قاتل بیان کرے پس ان خبروں کی خبر سے زید کی مقتولیت کا علم بالجزم وبالیقین حاصل ہوتا ہے
اگرچہ قاتل کے باب میں شک واقع ہو اور ایسے ہی ایک جماعت مختلف حکایتوں سے کسی شخص کی شجاعت
اور سخاوت سے خبر دے پس بیشک اوس خبر غنہ کی شجاعت اور شجاعت کی نسبت علم جازم اور تصدیق
حاصل ہوگی اگرچہ خاص ہر حکایت کی نسبت شک پیدا ہو۔ مترجم کتاب ہے کہ بسبب حصول علم جازم اور
تصدیق کا یہ ہوتا ہے کہ پہلی مثال میں زید کے مقتول ہونے میں سب متفق اگرچہ ہر ایک خبر قاتل
اور کجا بیان کرتا ہو پس متفق علیہ یعنی اصل مقتولیت جیسے وہ جماعت متفق ہے بالتصدیق اور قاتل
کی قسمیں ایک زائد امر ہے اوس سے کچھ مطلب نہیں اس واسطے کہ اگر اس اندام میں شک پڑے تو اصل
کو یعنی زید کی مقتولیت کو تصدیق سے علیحدہ نہیں کرتے اور دوسری مثال میں اصل اور مایہ اخبار
نفس شجاعت اور سخاوت خبر غنہ کی ہوتی ہے چون اوس میں ان خبر و نکی جماعت متفق میں اس واسطے
حکایتوں کا اختلاف اس تصدیق کو زائل اور معدوم نہیں کرتا اب ہمارے کلام جس سے بحث اور گفتگو ہے

یعنی ہوا سے قرآن مجید کے جسکے معجزات ہر شخص اقل بال انسان پر نظر میں آتے ہیں اور اب تک اس کے اعجاز
میں کچھ کمی اور نقصان واقع نہیں ہوا اور معجزوں کے باب میں جو حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی
علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے جماعت کثیر متفق ہے اگرچہ وقت کی صورتوں میں مختلف ہوں یا اصل
یعنی صدر و معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ثابت اور مصدق اور بعلم لازم معلوم اور
جو سبب خبر اتحاد و موافق صدر و زمین یعنی کیفیت میں اختلاف واقع ہو تو یہ اختلاف اصل صدر و معجزات
کا عمل اور خارج نہیں ہیں جب اصل صدر و معجزات ثابت رسالت ثابت اور یہی ہے مطلوب صلی
و لیا علی اثبات نبوتہ هذا البنی من الاخبار کل واحد من الاقسام الثلاثة اذا نظر بعین الانصاف
فاما الخبر المحفوظ بالقرئینہ فاقول هذا البنی قد اخبر فی کتابہ - یا ختمہا من کل نبی من الانبیاء
السالفة معجزات کثیرہ من غیر فن الکلام وجعلها وسیلۃ لا ثبات نبوتہ مثلاً خبر عن رسول
بان له تسع آیات فی فرعون وملائکة ومثله عن عیسیٰ وهکذا والعقل بحکم باستبعاد
النبوتہ من هذا الشخص مع اظہار المعجزۃ لنفسه مع عدم امکان جہد ورا المعجزۃ عنده
نقول لا شک فی وجود بعض اخبار الاحاد عند المسلمین فی معجزۃ هذا البنی وادھا صریحاً
ما مضی من الاستبعاد فی هذا العالم بعد الخلیفۃ والانصاف فارسی وبنی ثابت کردن معجزات این
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را از خبر ما اندوید کہ ہر یک از آن ازین سہ گانہ اقسام اند یعنی یکے اخبار
آحاد و مشتمل بر قرئینہ مصدقہ و دومی خبر متواتر لفظاً و معنی سومی خبر متواتر معنی ہر گاہ کہ سبب آید بدیدہ
الضات لیکن خبر سے محفوظ و متجملہ قرئینہ پس بیانش چنین گویم کہ این نبی صلعم خبر دادہ در کتاب خود
یعنی قرآن مجید کہ بر آن حضرت صلعم نازل شد بخصوص بود ہر پنج خبری از پیغمبران پیشین بمعجزات
کثیرہ غیر از فن کلام یعنی غیر از معجزہ فصاحت و بلاغت گفتار کہ معجزہ محققہ بہین حضرت صلعم است و قرآن
آزاد وسیلہ بر ثابت کردن رسالت و نبوت خود شد مثلاً خبر داد از حال موسیٰ کہ از آن علیہ السلام نہ
معجزہ باہرہ سوی فرعون و گروہ او ہونید الی رسید و ہمین سان از عیسیٰ علیہ السلام یعنی احیاء
موتی و ابرار ابرص و الکہ و جز آن و ہمین سان از دیگر پیغمبران یعنی از معجزات داؤد و سلیمان
علیہما السلام بر کتاب آویختا کہ در قرآن مفضل مذکور اند برین تقدیر عقل ہمہ مستعد میداند توانش
نداشتن چنین مدعی نبوت صلعم با صدارہ معجزات با وجود دعوی نبوت بر زبان داشتن و بر خود تم

و بعد معجزه بیان کردن پس میگوئیم که شک نیست در موجود بودن بعض اخبار آحاد نزدیک اهل اسلام در
 ذکر معجزات این بنی صلعم پس هرگاه تریه این امر با این اخبار آحاد پیوندد و منضم شود مفید علم
 جازم شود بعد تخلیه و انصاف مترجم گوید که اینصاح بیان چنین که هرگاه بنی ماصلی الله علیه و آله و سلم
 کتابی معجزه نبوت رسالت و نبوت خودش پیش کرد و دعوی نبوت خودش بر زبان آورد و در این کتاب
 کتاب خود موجود دست که از انبیا و معجزات صادر میشود صدقه نبوت در رسالت آنان و از پیشتر
 انبیا و معجزات آنان بر کشاده گشت برین تقدیر خالی از دو حال نیست یا بنی صلعم بتجدیق و اثبات
 دعوی نبوت خودش معجزات بنمود یا بنمود پس اگر بنمودنموا لطلب حاجت بدو را از کشیدن سلسله گفتار
 و اگر بنمود و از اصدا آن زبون آمد در بی صورت باشندگان ملک عرب که مبعوث فیهم بودند ایان
 آوردند یا نیاوردند ثانی یعنی ایان نیاوردن آنان خود بدیهی البطلان است از برای آنکه خود
 بموافقی و مخالف اظهار من الشمس است که بعد دعوی نبوت تا زمان وفات شریف الوف الوف باشندگان
 عرب و دیگر اقوام ایان آوردند یا آن استواری که به تیه جهادات و غزوات و قتل و اعدام اهل شرک
 و سیئات از جان و مال دریغ نکردند و جنبی بکار نیاوردند و هرگاه ایان آوردن الوف الوف مردم
 لایسما شرکان عرب که لجاج بر طباع آنان غالب میداشتند علی الخصوص معشر قریش که بتحریک حسد و غنا
 که بآن خلاصه موجودات صلعم بیشتری از آنان در محاربه و مقاتله جان دادند و انجام کار با سعاد
 و خردمندان آن گروه بایان مشرف شده بمقاتله با اعدا وین بنیان اسلام را بچنان استواری استوار
 کردند که بنیان مرصوص را مصداق آمد بهرین و همه هویدا است پس ثابت شد ظهور معجزاتی که تمام عرب را
 بمنزل ایان آورد و در عقل سلیم در غایت مرتبه استبعاد و استعجاب بعید و غریب می دانند که مدعی نبوت
 خود را ناید که نشان نبوت ظهور معجزات است و گوید که من هم معجز آورد و فرمود نما، هستم و بازار اهل
 معجزات زبون آید و با وصف ظهور معجز و زبونی از اصدا و معجزات الوف الوف مردم با و ایان
 آرند و در راه و از جان و مال دریغ ندارند و از اعدا وین و مار و پلک بر آرند پس چنین قرینه
 مصدقه آن اخبار آحاد را که در باره دیگر معجزات سوای معجزه قرآنی مصدق و مویده اند خبر آحاد
 را نازل منزله تو اتر آورد و قوله بعد الخلیفه و الانصاف یعنی چنین استبعاد بر کسی کشاده میگردد
 که او باطل و موافق باطله را از میان برآورده در میان نفس خودش و فکر در ست و عقل سلیم تخلیه را در

و انصاف را در ہوش پیش گیرد و دیگر بکار آرد آرد و او را سے پاس اخبار آحاد میں سے
 واسطے ثابت کرنے نبوت ان بنی صلعم کے تینوں قسم کی خبریں میں یعنی ایک تو خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
 پر شامل ہو اور دوسری خبر متواتر لفظاً اور معنی تیسری خبر متواتر معنی پس خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
 پر شامل ہے یہ ہے کہ ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی کتاب میں یعنی آسمانی کتاب جو ان صلی اللہ
 علیہ وسلم پر نازل ہوئی خبر دی کہ ہر بنی انبیاء میں سے جو اگلے زمانے میں تھے بہت سے معجزوں کے
 ساتھ مخلص اور مخصوص تھے سوائے معجزہ کلام یعنی معجزہ کمال بلاغت اور فصاحت کے اور ان بنی صلعم
 نے اس معجزہ کلامی یعنی قرآن مجید کو اپنی نبوت کے ثابت کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا مثلاً موسیٰ کی
 نبوت سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے تو معجزہ غالب دکھائے فرعون اور اس کے گردہ کو یعنی سیاہ
 کی صورت دکھانا اپنے عصا کو اور ایسے ہی غون اور جوؤں اور ٹڈیوں کا اور آخر روئیل کا شق کرنا پھر
 عصا کے مارنے سے اور سوا اسکے دوسرے معجزے اور ایسے عیسیٰ کے حال سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام
 نے مردہ کو زندہ کیا فالج والے اور ابوس اور اندھے مادر زاد کو اچھا کیا اور اسکے سوا دوسرے معجزے
 اوس کے اور ایسے ہی یعنی دوسرے پیغمبروں جیسے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے معجزے آسمانی
 کتاب میں مذکور ہیں اب عقل سلیم نہایت بعید سمجھتی ہے کہ یہ بنی صلعم خود بیان کریں کہ نبوت نبوت کے
 واسطے معجزہ کو ظاہر کرنا ضروری ہے اور آپ ہی نبوت کا دعویٰ کرے اور بیان کرے کہ میں بھی معجزوں
 کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور پھر اوس سے معجزہ دکھا ظاہر ہونا ناممکن ہو یہ بات تو درست عقل پر
 تسلیم نہیں کرتی پس ہم کہتے ہیں کہ در باب معجزوں ان بنی صلعم اہل اسلام کے پاس اخبار آحاد موجود ہیں
 بیشک ولا ریب اور جب ان اخبار آحاد کے ساتھ استناد کا قرینہ لگا دیا جاوے تو مفید تصدیق اور علم
 جازم کے ہوتے ہیں بعد تخلیہ اور انصاف کے یعنی جب عقل سلیم کو وہ ہوں اور تصدیق ہاتھ سے چوڑا کر
 درمیان اوس کے اور درمیان نفس کے تخلیہ کیا جاوے اور انصاف کا راستہ پیش نظر ہو۔ مترجم
 کتاب ہے کہ مولف رحم کا یہ کلام ایک ایسی قوی برہان ہے کہ منکر نبوت کو ملزم کر سکتی ہے اس ایضاح
 سے کہ جب مدعی نبوت دوسرے نبیوں کے معجزے بیان کرے اور یہ بھی کہے کہ معجزہ دکھا ظاہر ہونا
 نبوت کا مصدق ہوتا ہے اور آپ ہی نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے کہ میں بھی معجزوں کے ساتھ
 مبعوث ہوا ہوں اور معجزہ دکھانے سے محض عاجز ہو پس یہ امر دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ مبعوث

نفیر یعنی جس کو دین وہ نبی صلعم نبوت ہوا ہو معجزے دیکھ کر ایمان لادین یا نہیں پس اگر پہلے شق
بے یعنی باشندگان ملک عرب معجزے دیکھ کر ایمان لائے تو دعوات ثابت یعنی ظاہر ہونا معجزہ دیکھا ایسے
معنی نبوت صلعم ہے اور دوسرے شق یعنی ایمان نہ لانا نبوت نفیر کا سبب نہ دیکھنے معجزوں کے
غور و ظاہر بطلان کس واسطے کہ تاریخی کتابیں اسلامی دین کے دشمنوں کے خود موجود ہیں کہ چند
روز میں لاکھوں آدمی ایمان لائے ایسی مضبوطی اور استواری سے کہ رسول اللہ صلعم کی محبت اور
خدا کی راہ میں اپنی جان و مال سے دریغ نہ کیا اور توڑے وقت میں باوصف کی سامان کے
اور قلت آدمیوں کے روم اور مصر اور ایران کی سلطنت چھین لی اور اب تک یہ سلطنت سلاطین
اسلامیہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اب تیسرے شق وہی اور باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ لاکھوں آدمی
عرب کے ہر دن دیکھنے کسی معجزہ سے زبردست کے صرف مدعی نبوت کے کہنے سے ایمان لائے اور
جہادات اور غزوات میں اپنی جانوں اور مالوں کو بیچ سجھا اور مشرکوں اور مخالفوں دین کو برباد
کر ڈالا تو یہ شق عقل سلیم کے نزدیک بعید ہے علی الخصوص ہوا ویر حال خوب کے کہ جبکی طبیعتوں میں کجیاں
اور سختی ہوتی ہے خصوصاً مشرکان قریش جو ان مدعی نبوت کے سبب حسد اور رشک کے دلی دشمن
تھے یہاں تک کہ بہتوں نے لڑائیاں کر کے اپنی جان دی پس عقل درست ہرگز بخیر نہیں کرتی کہ
بنفیر دیکھنے معجزوں کے اور وہ ہی بہت ظاہر کر جیسے قرآنی معجزہ کہ اب تک ویسا ہی ہے جیسا کہ برتو
ظہور کے تھا ایمان لائے ہوں پس یہ قرینہ مصدقہ ان اخبار آحاد کو منزلہ اخبار متواترہ کے
پہونچاتا ہے پس وہی اور دشمنی سے چھوٹنا اور انصاف کو مد نظر رکھنا شرط ہے اور دراصل
اور فی نفس الامر ہدایت الہی جل شانہ عہد علی واما الخبر المتواتر لفظاً فقول لا شک فی کون القرآن
صہادہ سراسر باطل لسانہ عندنا وعندنا عندنا عندنا فظاہرہ اما عند غیرنا فللخبر المتواتر
عن المسالین قاطبة بحيث لا یحتل اتفاقہم علی الکذب فیہ فیحصل الجزم بہ للغير جزمہ بالایدانہ
شک نہ اقول کیا انہم اتفقوا علی هذا الخبر کذا لای اتفقوا علی صدقہ ورا المعجزۃ منہ فی الجملة
والکل یقولون بہا من دون تفاوت بنہما فاذا حصل العالم من خبرہم الاول فلو وجہ لان
لا یحصل العالم من خبرہم الاخیر اذ لا تفاوت فی الخبرین نعم ذہن الفیر لما کان مشو یا یا شبہ
فلا یجزم بالاخیر مع جزمہ بالاول فعلیہ بالتحلیۃ فارسی اما خبر متواتر لفظاً پس گویم کہ درصفاً

شهادت قرآن مجید از آن نبی مسلم و جاری بودن آن بر زبان آن علیه السلوٰة والسلام می و گمانی نیست
 یعنی هر کس بگمان سیدانند که از زبان وحی ترجمانش جریان یافت و این امر نزدیک با خود خداست
 لیکن نزد یک غیر یابینی مخالفان دین اسلام پس بسبب قوا تر خبر از اهل اسلام همه آنان بروشکی است
 ندارد که چنین کرده کثیر همه و سر اسر آنان بر کذب متفق شوند پس ازین ره غیر را نیز علم بالجرم باین امر
 حاصل میشود و چنان علم باینکه نزد یک آن نمی آید شک از شکوک پس گویم که آنان یعنی سر اسر و سر بر اهل اسلام
 آنجا که اتفاق کردند برین خبر یعنی صد و سقر آن مجید و جریان آن از زبان آنحضرت صلعم همین زمان
 اتفاق کرد و خبر صادر شدن معجزه فی الحمله و همه و سر اسر اهل اسلام قائل اند بآن بدون تفاوت و میان
 آن و یعنی اول صد و سقر آن مجید از زبان آنحضرت و دومی معجزه بودنش پس هرگاه از خبر اهل آنان
 علم حاصل شد یعنی بعد و در جریان قرآن از زبان آن صلعم پس وجبی نیست بر تحمل شدن علم بالحوادث
 از خبر دومی آنان از برای آنکه در میان هر دو خبر تفاوتی نیست که از آن یکی را راست و دومی را راست
 نشود و کرده آید آری هرگاه ذهن و فکر غیر اهل اسلام با شبهات آمیخته است پسین خبر یعنی معجزه بودن
 قرآن مجید جرم و باور میکنند با آنکه بواحد کثرت قائلان که اتفاق آنان بر کذب احتمال ندارد و نخستین خبر
 یعنی صد و در جریان قرآن را باور میکنند پس بایسته و ناگزیر است بروی تخیلی یعنی رمانیدن اش نفس خود
 از شبهه مترجم گوید که استدلال مولف رحمه الله تعالی با ثبات معجزه بودن قرآن مجید بجز متواتر اهل
 اسلام نسبت آن کسان است که بلفظ بلاغت آگاه نیستند از بهر آنکه آگاهان فن بلاغت بدریابش مراعات
 مقتضیات مقام و احتواء اسرار خفیه که از هر کلامش باندک تا بل بر کشاده میگردند و در دانستن اعجازش بجز
 هر چند همه متواتر لفظاً و معنی بود نیاز ندارند خود آشکارا بنگرند که اعجازش موجود است و هرگاه خود همه
 حیان بود حکایت را در آن چه بار و اخبار را بهیودا کردنش چه کار و گذشته است از اعجاز بلاغت آنان که
 بقاصد عالیه رسالت که تهذیب اخلاق و حسن معاملات و اخلاص طاعات و سود و بار آردن عبادات و قبایل
 و توجیه باطن نبوی حضرت مبداء علی جلشانه بود و افزون ازین مبادی این امور که تزکیه نفوس از
 رذائل و تحلیه آن بالنصائل و ازاله زنگار سیئات از مراتب ضمیر و دل بدوری کشیدن از زخارف
 دنیای دون که مقدمات آن مقاصد عالیه بود و راه برده باشند از اعجاز این آسمانی کتاب قدسی
 خطاب همه بود بر اثر دور یا اینکه در بیشتر مواقع در آیتی یا دوسه آیه اینهمه مقاصد حمیه و آرب عالیه

برکناہدہ است معجزیت این جاویدی معجزہ آشکارا تر از خورشید در نیم روز می بگرند درین صورت
 چنین را در دیابان کناہدہ در دل را سوی خبر متواتر چہ احتیاج بہا نامہ بجزان ازین ہر دور و روش
 محتاج اند بسوی تواتر اخبار شبت اعجاز این قدسی کتاب و کلمہ فی الجملہ در قول مصنف رحم صدر المعجزۃ
 فی الجملہ مشعر بہین معنی است کہ گوی از خردمندان اعجازش بود دید کمال بلاغت کہ از دائرہ مقدرت
 بشر خارج است دریافتہ اند و گروہی دیگر بود دید احتواء و اشتمال این خداوندی کتاب مقاصد عالیہ
 مذکورہ را و گروہی بوجہ دیگر بی باین راہ بردہ اند الغرض ہمہ و سراسر در باب خرد با سعادت کیزدان
 والا بمقتضای ارادت ازلی و شیت لم یزل فی خودش آمان را در روز ازلی نیک و روزان و سعادت
 اند و زمان مقدسہ کردہ است در معجزہ بودن قرآن مجید متفق اند و اہل باطن ارباب تصوف اعجازش مایہ
 راہ دریافتند کہ ہمانا ایندی گفتار طبری لطیفی دارد معنی ظاہر معنی اش شریع و نوامیس و طرق عبادات جہا
 امورست و باطن و فحادی آن بشوارق معارف و بوارق لطائف تائبشگاہ روان افزوز پس اعجازش
 ازین رو ہمہ ہویدا داند و در تفسیر کن دلاویز گفتار ہا کہ جان بفریبید و بشنیدن آن دل از بیکری
 خواستہ دینی آرزو ہا بر شکستہ بر زبان و در نامہ رانند و این ہنگام مصداق این بیت ہمین دینی
 معجزہ آسمانی کتاب راست در دل می نشیند سخوری می فرماید بیت بہار عارض و حسن دل جان
 تازہ میدارد بہ بزرگ اصحاب صورت را بہوار باب معنی را بہ و دانش کناہان ہمہ وجہ را فرہام و نیز
 ہر کیے را جداگانہ و نیز بہ پیوستن سراسر وجہ و ہر و شہاے اعجاز معجزیت آن راہ بردند نظر بہین فرمود
 صدر المعجزۃ فی الجملہ یعنی معجز بودنش متفق علیہ و مجمع علیہ است و وجہ آن بعدت و کثرت این ہوو
 گفتاری کہ خامہ را بی خواستہ از زبان چکیدہ نامہ اش پسندیدہ در نور و خودش کشید و اندوخت و التوا
 اورو لیکن دوسری قسم اثبات معجزہ رسول اللہ صلعم کی خبر متواتر لفظاً یعنی خبرین سبب معجزہ و کی
 اسین لفظاً اور معنی متفق ہون پس ہم کہتہ ہیں کہ شک نہین صادر ہونے میں قرآن مجید کے نبی صلعم
 سے اور جاری ہونے میں او کی زبان سے آنحضرت صلعم کی ہمارے نزدیک اور ہمارے سوا اور
 کے نزدیک ہی لیکن ہمارے نزدیک تو خدا ہر ہے اور ہمارے سوا اورون کے نزدیک ہو سلیہ
 خبر متواتر کے سارے اور تمام مسلمانوں سے جسکی نسبت جھوٹ پر متفق ہو جائیکا احتمال ہی نہیں ہو سکتا
 یعنی شرفا و غربا لا کون بلکہ کروہون آدمی کا ایک جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا احتمال کے قابل نہیں

جب علم جازم کہ وہ خود بحال عادی ہے پس اس سبب یعنی موجود ہونے خبر متواتر کے ہمارے غیر
 کو ہی یہاں علم جازم حاصل ہوتا ہے جسکے پاس شک انہیں سکنا پھر میں کہتا ہوں کہ سب اہل اسلام
 سرسراور سرسبر کیسے کہ اس صادر ہونے اور جاری ہونے پر قرآن مجید کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
 سے متفق ہیں ایسے ہی متفق ہیں اور صادر ہونے معجزہ کے فی الجملہ اور ان دونوں باتوں کے
 قائل ہوں تفاوت اور فرق درمیان ان دونوں کے یعنی اہل اسلام سرسراور سرسبر جیسے کہ
 متفق ہیں اس امر پر کہ بیشک قرآن مجید خدا کا کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے صادر ہوا ویسا
 ہی بے تفاوت اور بلا فرق بالاتفاق قائل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے صادر ہوتے تھے
 یعنی قرآن مجید اور دوسرے معجزے مخفی نہ رہے کہ فی الجملہ سے مراد یہ ہے کہ سوائے قرآن مجید کے
 باقی معجزوں کے باب میں ہم غیر کا اتفاق اگرچہ کسی خاص معجزہ کی نسبت اتفاق نہ ہو مگر اصل صدور
 معجزات میں متفق ہیں کہ بیشک و یگانہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے صادر ہوئے ہیں جنہاں
 حاصل ہوا علم جازم اونکی پہلی خبر یعنی صدور و جریان کلام انہی جل شانہ کی ہیں کوئی ایسی وجہ
 نہیں کہ جس سے اونکی اخیر خبر یعنی قرآن شریف کے معجزہ ہونیکا علم جازم حاصل ہونے کو واسطے کہ ایک
 خبر متواتر کو تصدیق کرنا اور دوسری متواتر خبر کو نہ ماننا اور اس سے علم جازم ہونا ترجیح بلا مرجح
 ہے اس واسطے کہ دونوں خبریں کچھ ہی تو تفاوت نہیں ہاں ہمارے غیر کا ذہن اور فکر اگر شبہوں
 سے بہرا ہوا ہو تو اسکو لازم ہے تخیل یعنی اپنے ذہن کو شبہوں سے چھوڑنا اور دھون اور صدا
 عدا سے پاک رکھنا۔ مترجم کہتا ہے کہ مصنف صاحب رحم کا استدلال یعنی برہان اور حجت لانا مراد
 ثابت کرنے معجزے قرآنی کے سبب خبر متواتر لفظاً اور معنی کے لحاظ اور یہ نسبت اون لوگوں کے
 ہے جو ن بلاغت سے آگاہ نہیں اور نہیں تو فن بلاغت کے کامل ماہر خود بے رسالت خبر متواتر کے
 مقدمات بلاغت کے مرادات سے جو اس آسمانی کتاب میں قایت درجہ پر ہے ایسے کہ انسان کی عقل
 اور کے نام اور کمال کے جان لینے سے عاجز اور در ماندہ ہے اور نیز نکات کی نظر سے کہ ہر ایک کلمہ اور
 اسرار محض پر مشتمل ہے جو توڑے سے تامل اور فکر سے خود کھلیا ٹا ہے پس انکے نزدیک بوسیلہ کمال بلاغت
 کے جب اس مقدس کتاب کا معجزہ ہونا خود ظاہر اور موجود ہے در صورت ایسے کا منکر اگر انصاف
 کا راستہ نہ ہو لیکن خبر کثیر خواہ متواتر ہو خواہ خبر آحاد کیا حاجت ہے خود مشہور ہے عیان راہ

اور ان کا ملون کے سوا دوسے ارباب فہم اور اصحاب خبر و جو رسالت کے مقاصد عالیہ اور آرب
 کلیہ سے بخوبی آگاہ ہیں یعنی جانتے ہیں کہ رسالت سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ ایک پاکیزہ نفس کامل
 انسان اللہ تعالیٰ کی جناب سے ایک امت کی یا سب امتوں کی تعلیم کے واسطے مقرر اور برگزیدہ
 ہو کر آوے اور ان کو یعنی مبنوٹ فہیم کو بری خوون اور ناپاک عادتوں سے اور بد معاملوں
 سے پاک صاف کرے اچھے اخلاق سے مہذب ہونا اور حسن معاملات کام میں لانا اور گناہ اور شر
 اور کفر اور فسق و فجور سے بچکر اچھے عقیدے اور نیک خصلتیں سیکھنا اور کام میں لانا اور دنیا اور
 اسکے زخارف سے کراہت کرنا اور آخرت کی رغبت رکھنا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف متوجہ
 ہونا اور اسکے سوا ایسی ایسی باتیں اور ایسے ایسے کام تعلیم کرے کہ جس سے دنیا میں آرام نیکام اور
 آخرت میں بہشت کی نعمتوں اور ابدی حیات سے شاد کام رہیں اور کبھی اونکو غم اور ملال اور
 موت سے بچ اور کہ نہ پہنچے پس یہ مقاصد عالیہ کئی کئی آیتوں قرآنین بلکہ بعضی جگہ صرف ایک
 آیت میں ایسی خوبی سے بیان ہوئے ہیں کہ جس سے نیک سمجھ بالانصاف آدمی جسکا دل تعصب کی
 کدورت سے پاک صاف ہو بالیقین جان سکتا ہے کہ بیشک یہ خداوندی وحی دائمی معجزہ ہے انسان
 کی قدرت اور طاقات سے بالکل باہر چنانکہ میں مترجم اس سالہ کے ختم ہونیکے بعد ضمیمہ اور ملحقہ کے
 کئی آیتوں کی تفسیر سے یہ بات اظہر من الشمس آنکھوں والوں کو دکھا دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ پس
 کامل عقلموں اور روشن طبیعتوں کو اسکے اعجاز کے دریافت کرنے میں خبروں متواتر اور خبروں آج
 کی طرف ہرگز ہرگز احتیاج نہیں اور سوا اسکے ارباب معارف نے بغواے اس حدیث کے کہ ہرگز نہ ترا
 کیواسطے بطن اور ظہر ہے یعنی سواے معانی ظاہری کے ان ہی کلمات میں معرفت اور حقیقت کے
 اسرار ایسے چھپے ہوئے ہیں کہ جس سے راہ خدا کا طالب کامل عارف بن سکتا ہے ظاہر کلام تو ہمکو شرعی اور
 نوامیس اور عبادتوں جسمانی کا راستہ بتاتا ہے اور باطن اور سکادہ اسرار اور خواص تعلیم کرتا
 ہے کہ جس سے عقل کو روشنی اور روح کو خوشی حاصل ہو کر اس جہان ناپائیدار کی ہوسوں اور خواہشوں
 سے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچتا ہے چنانکہ تفسیر عارف کامل حضرت محی الدین بن العربی رحمہ
 صاف موجود ہے اور سوا اسکے اور تفسیریں اہل معارف کی اس مطلب کے کفیل اور قرآن مجید کے
 دائمی اور ظاہر معجزہ ہونیکے دلیل ہیں اور جب اس قسم کی تفسیریں مطالعہ میں آتی ہیں تو بے شک

اس مشہوریت فارسی کا مصداق ہی مقدس کلام مجید میں آتا ہے شاعر رحمتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 ہمارا مرض حسرتِ دل و جان تازہ میدارد و بزرگ اصحابِ صورت را بہوار باب معنی را بدیہی قرآن
 مجید یعنی رنگِ ظاہری کلام سے اربابِ شرائع کو تعلیمات قدسیہ سے سرور ابدی اور حیات دائمی بخشنا
 ہے اور ہوسے جو اسی رنگ کے ساتھ ہے نفسِ ناطقہ کو معرفت کی لذت میں غرق کر کے زندگانی
 جاوید می عطا کرتا ہے حاصل کلام حضرت مولف رسالہ کا لفظ فی الجملہ سے یہ ہے کہ وجوہ اعجاز اور
 دلائل معجزیت کی متعدد دلیلیں نفسِ معجزیت اور اصل اعجاز واسطے خاص و عام کے منجر متواتر لفظی
 اور معنوی ثابت اور مستحق اور سب کا ملون اہل اسلام بلکہ عموماً مسلمانوں کا متفق علیہ ہے یہ تہوڑا
 سا کلام قلم سے بے خواستہ ٹپک پڑا ہدیہ احباب کیا گیا کہ اس ترجمہ کے دیکھنے والوں کو اس سے نایب
 پہنچے ہوں اللہ تعالیٰ وہو المستعان عرفی اما الخبیر المتواتر معنی فتقول ان المجزات والکلمات
 التي ضبطها الاصحاب باسنادھا المختلفة اربعة آلاف واربعمائة واربعمون والکثر
 مضبوط باسناد متعددة کا دان بیلم اسناد بعضہا حد التواتر فحصل من تلك الاخبار
 المختلفة العلم بالقدار المشترك منها وهو کون هذا الشخص ذا معجزة فی الجملة وذلك
 کاف فی ثبوت بلبوة وان لم يعلم خصوص المعجزة اذ دخل للخصوصية فی اثباته لان الخبر
 بالمعجزة اذ انضم يدعو النبوة جزماً بثبوت النبوة وان لم يعلم خصوص المعجزة وبالجملة
 لا یفید الخبر بامور خیر شیئاً من العلم اذ اکان محفوفاً بالقرينة او کان متواتراً لفظاً ومعنی
 والجميع متفق فی الاخبار بمعجزات هذا النبي واذ اختلف عدم اعادة العلم من خصوص کل من
 الثلاثة فعلم بانضمام الثلاثة بعضہا الی بعض فانه یفید العلم جزماً فارسی اما خبر متواتر معنی
 پس میگوئیم کہ معجزات و کرامات یعنی خارق عاداتیکہ از حضرت خاتم الانبیاء صلعم در معرض تحدی و
 معارضہ ہویدائی رسید و آنرا معجزة نام اتاد کہ عاجز کرد و زبون کرد متحد یا نرا و خارق عادت
 دیگر کہ در غیر معرض معارضہ و مقام تحدی بہ پیدائی در آندہ و آنرا بانام کرامات تعبیر نت چار ہزار
 و چار صد و چیل اند آن قدر کہ اصحاب تدوین باسناد مختلفہ در حیز ضبط آورده اند و ہناد
 بیشتری از ہینا قریب ست کہ بعد تواتر رسید پس ازین اخبار مختلفہ قدر مشترک فیہ یعنی انچہ کہ ہمہ معجزات
 در آن مشترک اند صاحب معجزة بودن این شخص یعنی رسول خدا سید الانبیاء صلعم ست پس باین نام

مشترک فیہ عالم جازم حاصل میشود هر چند خصوص معجزه دانسته نگردد و از بهر آنکه خصوصیت را در معجزیت معجز
 دخل نیست که بآن ثابت شود از بهر آن که علم جازم بسند و معجزه هرگاه با دعوی نبوت منقسم و مقرون
 شود ثبوت نبوت را مسترد و منقح میکند و هر چند خصوص معجزه در یافته نگردد و با لکجه نفس خبر ازین حیثیت
 که خبرست مفید علم بجزئی نمیشود و علم جازم حاصل نمیشود صرف از نفس خبر گردد قلیکه آن خبر محفوظ و متعل
 بود بر قرینه مصدقه یا آن خبر متواتر بود خواه متواتر لفظاً و معنی یا صرف متواتر معنی و این هر سه وثائق
 مستحق اند در اخبار معجزات این بنی صلعم یعنی نعمتی را قرینه مصدقه یا خبر پیوندیده علم جازم می باشد و نعمتی
 دیگر را تواتر لفظی و برخی دیگر را تواتر معنی آنچنانکه اندکی پیش ازین برگزیده آمد و هرگاه احتمال فائده
 ندادن هر یک ازین مثلث مذکور به بعد گانگی و انفراد به بدل رسد پس لازم گیریمه سه را به پیوند دادن
 با هم دیگر و یکجا کردن یکے با دیگری تا فائده کند علم جازم را ارس و ولیکن خبر متواتر معنی پس بین کتابها
 که تحقیق معجزه او را کمترین که جنگو اصحاب نے مختلفه سندون سے جمع کیا ہے چار ہزار چار سو چالیس
 ہیں اور اکثر ان معجزون اور کماتونین سے متعدد سندون سے منضبط ہیں ایسے کہ قریب ہے کہ
 بعضونکی سندین تواتر کی حد تک پہنچ جاوین پس ایسی مختلف خبرون سے ایک قدر مشترک کی نسبت علم
 جازم حاصل ہو جاوے اور قدر مشترک عبارت ہے ایک ایسے امر سے جو ساری خبرون کا حاصل مقصود
 ہو جیسے اس جگہ صاحب معجزہ ہونا ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی اجمال اور یہی امر کافی ہوتا ہے نبوت
 کے ثابت ہو جانیکے بابین اگرچہ خصوص معجزہ نجانا جاوے اس واسطے کہ معجزہ کی معجزیت میں خصوصیت
 کو تو دخل ہی نہیں یعنی کسی قسم اور کسی فن سے ہو مگر دوسرے آدمی سوا سے مدعی نبوت کے وہ کام
 لاند سکین او کی مانند لانے سے سب عاجز ہوں جیسے کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا اس واسطے کہ معجزہ سے
 کے علم جازم کے ساتھ جب نبوت کا دعوی ملجاوے تو نبوت کے ثابت ہو جانیکا پہل دیتا ہے اگرچہ
 بالخصوصیت وہ معجزہ جانانا جاوے اور بالکجہ خبر اس حیثیت سے کہ خبر ہے علم بالجزم کے مفید نہیں ہوتی
 مگر اسوقت کہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یا متواتر ہو لفظاً اور معنی اور یہ سب متحقق ہیں معجزونکی خبرون
 کے جو ان بنی صلعم کے معجزون سے دی گئیں اور جب احتمال ہو علم جازم کے حاصل ہونے کا ہر وہ
 سے ان تینوں میں سے تو لازم ہے ان تینوں کو جمع کر لیا یعنی ایک کو ساتھ دوسرے کے ایک جگہ کر لیا
 تاکہ ان تینوں کے مجموعے سے علم بالجزم حاصل ہو سکی و هذا بخلاف معجزات سائر الانبیاء فان

اخبار معجزات ائمه و سلم تا آنکه چون محققان بالقرینه لا غیر فانظر ایها العاقل بعین الاشراف اذ
 لا یبقی الا علی الله حجة بل قد تم حجة الله علیک فی امر نبوة هذا البقی فاناک اذا اردت
 النظر فی اصل المعجزة فعلیک بالنظر الی القرآن العظیم کما بینا اعجازه الی یوم القیامة و اذا
 اردت النظر الی امثال سائر المعجزات فعلیک بالنظر الی کتب اصحاب المذاهب و نده لیسان
 المعجزات فان احتمال العزل و الهذیان لا یتصور بعد المقدر خصوصاً عن الاعلام و علیها
 تحصیل یقین من یقینین و النظر الی الاخبار معجزات سائر الانبیاء اذ لیس فیها الا لیس
 الحکایات فربما لا یفید لنا فقه لا عن العلم فکیف یتدک العاقل الیقین بالشک فارسی و این
 بخلاف معجزات همه پیغمبران پیشین روزگار است پس هر آئینه معجزات آمان اگر تسلیم کنم کرده شود پیشین
 نیست که آن معجزات صرف شکی بر قرآن مصدره خواهند بود نه جز آن یعنی نه باخبار متواتره لفظاً و نه
 متواتره معنی پس بنگر ای بشیخند بیدیده الضاف و چشم داد پسند تا باقی نماند ترابر خدا تعالی حتی بلکه
 بخت خداوندی بر تو تمام شد در باره ثبوت نبوت این نبی صلعم پس هرگاه خواسته باشی دیده کنش
 سوی معجزات پس بر تو ناگزیر است نگرستن سوی قرآن مجید آنچنانکه بیان کردیم معجزه بودن و وجود
 بر کشودن آن تا یوم الحشر است اخیر روز و هرگاه اراده کنی نگرستن سوی همه معجزات دیگر یعنی
 معجزاتی که سوا ی قرآن مجید هم از آن سید المرسلین صلعم بهوید ای رسیده پس بر خود گیر خواندن
 کتب اصحاب پس هر آئینه احتمال نزل و نزیان یعنی باین اندازه بهره گفتاری کردن و بشویره
 سری گفتار کشادن باین اندازه تبصوری گنج مخصوصاً از ناموران و فرازین رتبان پس لازم گیر
 بیک یقین از دو یقین یعنی یک یقین معجزات رسول الله صلعم که در کتب مصنف مشهوران بالصدق
 و ناموران گرامی پایه شناختگان با سمار و انساب خودشان با همه تصریح بقید از منته و استناد بنا می
 دیگر از اکابر دین اسلام مذکور اند و یقین ثانی بعکس و نقیض یقین اول پس ازین دو یقین هر یقینی را
 که خواسته باشی برگزین و نظر بکشا سوی اخبار معجزات همه پیغمبران دیگر که نبوده است در آن جز حکایات
 که با سنگام مفید ظن هم نمی شوند حصول علم جازم خود فراد و فرزند ترازا است یعنی هرگاه چنین
 انسانا فاده ظن که نزدترین پایه علم باشد نمیکند علم جازم که در رتبه قصوی و درجه علیاست
 خود چه سان حاصل شود پس هر دو رتبه بشواری و دل چگونه را کند یقین را شک و گمان مترجم گوید که

قول حضرت مصنف رسالہ رح فان اخبار و خبر اتم و مسلم را معنی چنین خیزد کہ اول کتب انبیاء پیشین کہ احبار
 نصاریٰ بترجمہ السنہ مستندہ چون عربی و فارسی و اردو از بحرانی زبان ترجمہ کردہ باشاعت آن
 در ممالک ہند در بذل جہد تصوری نکرده اند و آن ہمہ را با بیبل نام گزارند ازین رو کہ نام مدونان اصل
 مصنف و زبان تدوین آن بوجہ من الوجہ معلوم نیست بلکہ جایجا از کتب عمدتین تفہیمی در آید کہ تدوین
 و تالیف آن مصنف پس از مرد و اعصار متدہ و انقراض ازین طویلہ صورت بست نظر بر این قابلیت آن
 ندارد کہ تسلیم کردہ شوند از بہر آنکہ اگر بر حکایات و سراسر افسانہ با صحت بہین نظر کہ در کتابی مرقوم
 ہر چند نام مصنف و زبان تصنیف ہم قطع نظر از استاد و دریافتہ نگردد قابل قبول و واجب التسلیم دانستہ
 شوند افسانہا سے مندرجہ کتاب قصہ حاتم طائی و افسانہ امیر حمزہ و الف لیلہ و بوستان خیال را
 ہمہ راست و سراسر بہ پیدائی کشیدہ و بوقوع در آمدہ بی کاست ندانستن از چہ رو بود بلکہ ترجیح ملا
 مرجع آید چون ہر دو در مجول الحال و نامعلوم الاسم بودن مدونان و دانستہ نشدن تطبیق حکایت
 باصل حال حکمی عنہ برابر اند و برین تقدیر با بیبل را کہ در میزان نامستری با کتب افسانہ مذکورہ پہلہ
 تسادی اند پذیرفتن و واجب الاذعان دانستن و مذکورہ کتب افسانہ را باور نکردن بر چہ بنا بود
 پس یا ہر دو را بتصدیق و اذعان برسجد و یا ہر دو را از پایہ اعتبار بر اندازند در نیصورت با کتب
 سیر اسلامیہ کہ مدونان مشہورین بالصدق والعدالتہ با سند موثقہ و اعتماد و کامل نگارن ہستند و
 مصنف را وی یا قوت آن آشکارا برگزاردند و علاوہ برین بزرگان و دیگران مندرجات را تنقید کردند
 و سرہ از ماسرہ کہ سہواً از مدونان کتب بہ تحریر در آمدہ باشند جدا نمودند با طہار ضعیف یا موضوع بود
 آن روایت آنچنان کہ از کتب احادیث و صحف سیر نگردگان با انصاف این معنی آشکارا تر میکشاید
 پس برین معتدات و مستندات بہ تنقید رسیدہ دیدہ ناکشادن و از مندرجات آن چشم پرستہ معجز
 سر و پیغمبران را مشکوک فیہا گمان بردن و بچنین رشتہ پندار و باطل و ہم بگرداب انکار رسالت
 وجود و نبوت آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم افتادن و خود را بدریای مرگ خیز ابدی شقاوت غرق
 کردن راست اندیشی را خواستہ نمودہ است اینہذا و تعالیٰ ہمہ را دیدہ راست بین عطا کند کہ رہ
 بجای برند اللہم آمین اے خدا و اوردید یعنی رسول اللہ صلعم کے معجزے و دوسرے پیغمبروں کے
 معجزوں کے برخلاف بین اس واسطے کہ بالتحقیق اگر انکے معجزوں کی خبریں تسلیم ہی کر لیجاویں پس

سوا اسکے نہیں کہ یہ خبریں صرف مشتمل ہو گئی اور پر قرینہ کے یعنی اعتبار کرنا ایسی خبروں کا صرف اسی
 وجہ سے ہو گا کہ ایک قرینہ ہیچ ہونے کا موجود ہے اور بس یہی نہ اخبار متواتر لفظانہ متواتر معنی
 میں ہے ہوشیار دانشمند انصاف کی آنکھ سے دیکھتا کہ تیری حجت اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر باقی نرہی
 بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حجت ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت ثبوت کے باب میں تجھ پر نام
 ہو گئی پس اگر اصل معجزہ کو دیکھنا چاہے تو قرآن مجید کو دیکھ لے اچھا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اوسکی
 معجزیت قیامت تک باقی ہے اور جو اوسکے سوا دوسرے معجزے آنحضرت صلیہ کے دیکھنا اور درک
 کرنا چاہے تو کتاب میں اصحاب تصنیف کے جو معجزات کے بیان میں موجود ہیں دیکھ لے کہ یہود وہ
 کوئی اور بیکار باتیں بنانے کا احتمال نہیں خصوصاً ایسے نامور عالموں سے پر تجھ پر لازم ہے دو
 یقینوں میں سے ایک یقین یعنی یا تو یقین ہیچ کا یا جوٹ کا اور پر نظر کرنا ظن خبروں معجزوں
 اور دوسرے پیغمبروں علیہم السلام کے اس واسطے کہ اول خبروں میں سوائے حکایتوں کے اور کچھ
 نہیں ہیں اکثر اوقات ایسی حکایتیں ظن اور گمان کی بھی مفید نہیں یقین اور علم حرمی تو اس سے
 بڑھ کر ہے پس عقلمند آدمی کیونکر جوڑ سکتا ہے یقین کو ساتھ شک کے مترجم کتاب ہے کہ مصنف رح
 کا یہ قول فان اخبار معجزاتہم لو سلم کے معنی یہ ہیں کہ کتاب میں معجزوں اگلے پیغمبروں کی جھٹکوسی
 عالموں نے بہت کوشش کر اپنے زعم میں کمال تصحیح کے ساتھ عربی اور فارسی اور اردو زبان
 میں ترجمہ کیا اور سارے ہندوستان میں پھلائی ہیں قبول کرنے اور مان لینے کے قابل ہرگز
 نہیں کہ واسطے کہ اصل کتابوں کے جتنے یہ ترجمے ہیں مصنفوں کے نام ہی مذکور نہیں کہ کس نے
 اور کس نے مانے میں تصنیف فرمائی بلکہ تواریخ کے ملحقات سے ہی سمجھا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کے
 زمانے کے بعد جب بدین گذر گئے ہیں یہاں تک کہ کوئی آدمی ان کے مقبرہ کا بھی نشان نہ دے سکا تھا
 ہوئیں اور ایسے ہی اناجیل اس صورت میں ان کتابوں کو ایسے مجہول مصنفوں اور نامعلوم زمانوں
 کی تصنیف کی ہوئیں کہ کیونکر ان لہین خود انصاف فرمائیں اس صورت میں ایسی معتبر کتابیں قبول
 اور تسلیم کے لائق ہیں جتنے مصنف علم اور زہد اور تقویٰ اور دینداری اور خدا شناسی میں
 مشہور ہوں اور انہوں نے معتبر سندوں سے راوی اول تک یہ سلسلہ پہنچایا ہو اور
 پر تصنیف اور تالیف کے بعد دوسرے نامور عالموں پر مینگاروں نے ان کے مندرجات کو کمال

دقت اور نایت تحقیق اور انصاف سے پرکھ کر جس روایت کا کوئی راوی ضعیف پایا ہو اس کی روایت کو ضعیف کہہ دیا ہو اور جس روایت کا پتہ نہ پایا ہو یا اپنے اوپر قاعدوں اور قانون سے جو واسطے پرکھنے کہو گئے کہ اس حدیثوں اور محقق اور مشہور راویوں کے ٹرائی بین بر خلاف پایا ہو اسکے باب میں بیان کر دیا کہ یہ موضوع سے یعنی بنائی ہوئی ہے اب دیکھنا چاہیے کہ مصنف اور مروی ایسی کتابوں کے کیسے سچے اور کیسے نامور ہیں پھر میں کہتا ہوں کہ نظر بکمال تحقیق ملاحظہ فرمائیے کہ ایک فن خاص ایجاد کیا یعنی اسرار الرجال کہ حسین راویوں کے نام اور القاب اور ان کے سارے حال کہ مضبوط حافظے والے تھے یا کبھی سہو میں پڑ جاتے تھے مذکور ہیں یہاں تک کہ جب کسی راوی کو دریافت کیا کہ یہ راوی کسی حدیث کو اپنے پاس لکھ کر کہتا تھا تو اخیال سے کہ شاید اسکے حافظہ میں ضعف ہو گا اس کی روایت کو ضعیف سمجھا اور اسکے سوا جب تک کسی روایت کو دوسرے راویوں کی روایتوں سے مضبوط نہ کیا نا نا اب دیکھنا چاہیے اہل اسلام کی احتیاط اور کمال کو پیش کو بنا علیہ ایسی معتبر کتابوں کی نسبت یقین نہ لانا اور ان کے مندرجہ مکتوباتہ اور مشکوک گمان کرنا بلکہ بے دلیل اور بے حجت انکار کرنا کہ ان سے انصاف کا مقتضا ہے اور کوئی ٹھیک سمجھ کا نتیجہ ہے انصاف تو یہ ہے کہ مجہول مصنفوں کی کتابوں کو چھوڑ دیں اور جو صرف اسی بہرہ سے پرکھ اگلے زمانوں کی کتابیں ہیں ہر حید ان کی تصنیف کا زمانہ محض مجہول ہو اور مصنف کا حال تو برکتنا نام بھی معلوم نہ ہو ان کے مندرجات کو یقین کے قابل سمجھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں کہ اس لحاظ اور ایسی سمجھ سے جتنی کہانیاں کہ حاتم طائی اور امیر حمزہ اور بوستان خیال اور الف لیلا و کلید و منہ و ان کے سوا جعفر کہ ہندوؤں نے دہریہ بنائے ہیں چونکہ قصوں اور کہانیوں کی کتابوں میں موجود ہیں بے شک واجب التسلیم اور ضروری یقین ہو سکتے ہیں اور نہیں تو ان دونوں قسم کی کتابوں میں سے جتنے مضمون مندرجہ کے مطالب ساتھ اصل حال اور نفس الامر اور واقع کی صاف اور سچی دلیلوں سے پائی نہ جاوے ایک قسم یعنی کہانیوں کی کتابوں کو صرف ایک گپ اور یک سمجھنا اور دوسری بعینہ ایسی کتابوں کو جن کا بیشک اور بے گمان ایسا ہی حال ہو الہامی کتابیں کہنا اور ان کے مندرجات کو سرسری سمجھنا اور شک اور شبہ کو ان سے دور سمجھنا کس ہوشیاری اور عاقبت اندیشی اور دینداری کا ثمرہ ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو درست فہم اور نیک سمجھ بخشنے اور سیدنا

راسته و کما و آیین عزیزی فالحمد لله الذی هدانا لهذا و ما کنا لنقتدی لولا ان هدانا
 فارسی پس به ستایش مر خدا تر که راه راست بنمود و ابوسوی این و بنودیم ما که راه یابیم پس
 آن اگر بار باره بنمودی او تامل جلتان آرد و پس سب تعریفین بن ایسے خدا تامل که جس نے
 ہمیں سید ہارستہ دکھا یا طرف اسکے اور ہم تھے کہ سید ہارستہ یا وین اگر اللہ تعالیٰ بکوسید
 رستہ نہ بتاتا عزیزی ہذا اما سر نہاید ادا طلبا لا اختصا سرا ذنبہ الکفایہ لاهل الانصاف
 و من اسر ادا طلبا علی تفصیل الادلة فیہا تغلیبہ بمطالعة مطولات الاصحاب فارسی این
 آنچه کہ ما آوردنش درین نامہ درخواستیم بہ پژوهش و جستجوی کوتاہ گفتاری از ہر آنیکہ بندست
 داد پسند از ادھر کس کہ آگوش خواستار بود کہ رہبر ما و فرود ما را بر کشادہ و بر خشکافہ دریا بدر پس
 بر خود گیرد گاہ کشادہ بر درازیدہ نامہ اسے دیگر اصحاب یعنی و دیگر نامہ ہاسے کہ در آن رہبر ما
 ہمیں پیغمبری حضرت خاتم الانبیاء صلعم بدلائل کہ خرد پسند دوم دیدہ در با انصاف بود و خود
 نگار بند و باشکار ترین برگزارش بر سرودہ و بوی دانی ہمہ برگشادہ و و انمودہ اند بگرد کہ بیشید
 ترو آشکارا بیش آگوش آرد گاہ اگر نیز دانی خواست بر راہ یافتن اش روائی یافتہ باشد ہمانا
 بر راہ آید و بر ہنجار کج گام فرساند و پس از گاہ بکشاید اورا آنچه بکشاید و یزدان والا ست بر ہمیکہ
 توانا و بہ پنهان شدہ راز ما و انا و بسوی اوست باز گردیدن ہمہ ہستی و ران از فرازین و
 فرودین جان دادست یگانہ خدای ہستی و با فریش آرنده فرازی و پستی میکند ہر چہ پیچواید
 و چہ بخشید ہر کرامی خواہد مترجم گوید یزدانش پیام را و بردانش پڑ و بان باخرد کہ دانش در گوہر
 و طبعی با ہند و ارنہ بہ پنهانی مانا کہ این گزیدہ نامہ خردی گفتار است گفتار آرا بر سریدہ نگار است
 دانش را در ما برگشاؤ سیرہ گران را کہ مناظران باشند آموز گاری سوے راستہ ہنجار الزام
 خصم را ہنما کہ در اثبات نبوت و ہدیہ کردن سروری رسالت حضرت فرازین رتبہ سرور
 مرسلان پاک گہر چہ جز خدا و نداز ہمہ برتر بہ اولین نقش خامہ ہستی بہ سر آغاز نامہ ہستی پستیف
 برگزیدہ یزدان بہ کہ بد گنجاسے راز نمان بہ پاک گفتار پاک ترکدار بہ برگزین کردہ جان داوڑ
 پاک گوہر ہر چہ عزیزی پکی و ماشی و مطلبی بہ کہ از مقدس فرزان ہو بہ طیبہ از مرقد شرف نشان
 از خدایش و رود جاویدان بہ تاجہ انت و بہت و بود جان بہ والا دانشی خرد گستر فرزانہ تابان

گو بر کفّار آرای دانش نگار ہنر سرمایہ بر کشادہ گفتار کہ خدای جہانش گزیدہ مزدوار ز دانش فرمایند
 و از پاک میوز در بار بر رخ بر کشاید نگارش بست و سخن بفرز آنگی بر کشادہ یزد دانش پیر و بان دانش
 و بر راستی خواستاران بر فروزیدہ کنش مفتی نہادہ داد گفتار آرای دادہ خوش بیانی را در دلا
 بر کشادہ ہر بر سرودہ اش شایستگی آن دارد کہ خود پیر و بان بردل نگارش بندند و فرزانگان
 دانش کارنامہ خردش پسندند مانا اثرن اشارات در حجاب عبارات پنهان داشتہ
 و شکر آن اسرار را ہوید اگر دانش سر بر افراشتہ باز کشادن بر بستہ بایش بے آنکہ راز دہ
 منفعت راز با بر کشا کشا یزدہ اش گرد و تختی بد شواری بودہ بنا برین خرد کشای پردہ از راز
 اسرار آن بر نکشودہ انیک کہ ایزدی توفیق بکارم بود بفرزان و الا سردری کہ نام نامی
 اش در رو گاہ ہمین ترجمہ بر نگاشتم بر کشادہ ترجمہ را با فرمایش انجہ در ہنگام نگار بستن
 ترجمہ بر دلم ریخت ہوید کنی تختی از راز با بر شمر دم و زوداہ پیش آئند ناگزیری کاریا آغاز
 بیایان بردم اگر چہ دل میخواست کہ زنجیر گفتار در باز کشادہ مقصود و تختی بیش ازین بر کشیدہ
 آید اما موافقی و عوائقی کہ باز کشادن را ہنگام نیست ازین کارم باز داشت اکنون اگر خواست
 توانا خداوند و انا خداست رسالہ دیگر کہ بعنیمہ و ملحقہ اش نام برگزاردم بر کشادہ ترجمہ کارم کردہ
 بماند دانش خداوند دانش خوش گفتار خرد خدیوانش پسندند یزدان کار ساز برین متودہ
 کارم بیشیدہ مزدوار ز دانش فرماید و بکلید آسانی فیض در ما سے بستہ کاریم بر کشاید و ہمچنین
 با و بکرت حضرت سید المرسلین مصداق و ما اسئلناک الا رحمة للعالمین اللهم صل علیہ
 و علی آلہ و صحبہ اجمعین و سلم الی یوم الدین و آخذ و عوانا ان الحمد لله رب العالمین
 و العاقبة للمتقین اُرو و اور یہ ہے جسکا ہم نے ارادہ کیا تھا بجا و مخفی لانے کے اس واسطے
 کہ اس قدر بیان میں کفایت ہے انصاف والوں کو اور جو کوئی ارادہ رکھتا ہو مطلع ہو گیا ہو فیصلہ
 و کلیوں سے پس وہ شخص لازم کہڑے اپنے او پر مطالعہ کرنا بڑی بڑی لبنی چوڑی کتابوں کا
 جو صحابہ تصنیف یعنی اہل اسلام کے زبردست پیرمیزگار عالموں نے ایسے بیانون میں تصنیف
 کی ہیں اور ان کتابوں میں ایسی پاک و صاف عقلی اور نقلی دلیلیں لائے ہیں کہ جنکو عقل پسند
 کرتی ہے اور انکو والا ٹیک سمجھ اس پاک دین مضبوط شریعت کی سچائی اپنے دل اور سر کی آنکھوں سے

کتاب سے زیادہ روشن دیکھ لے امید ہے کہ سچے دین کے مطالب اور سید یا رستہ جو ہر مذہب
 والے سمجھ دے اور بے نقشب کو اون کتابوں کا مطالعہ کرنا اللہ کا سچا بندہ بنا سکتا ہے اگر خداوند تعالیٰ
 جانشانے اوسکی ہدایت چاہی ہو اس واسطے کہ اوسے قادر مطلق کی گناہ برحق کی قدرت کے باقیہ
 میں سب کام اور اوسکے ارادت ازلی کے بغیر کوئی کام نمودار میں نہیں آتا وہی ہے سبکا مالک
 اور وہی ہے اکیلا خدا کوئی اوسکا شریک نہیں اور محمد رسول اللہ اوسکے پیغمبر ہیں برگزیدہ در
 بیجو اور نیر اور سلام۔ آبا اہل دانش ارباب دین کی خدمت میں مترجم خاکسار گنگا رخص کرتا
 ہے کہ یہ مختصر رسالہ جسکامین نے ترجمہ کیا اگرچہ دیکھنے میں بہت مختصر ہے جو نو ورقوں سے زیادہ
 نہیں مصنف کامل عالم حیدریم المظیل فاضل مفتوح البیدیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو مناظرہ کے فن میں
 بالکمال ہیں اور رشاف عبارت اور ادای معانی اور بیان میں اونکو ایک ملکہ مدیج حاصل ہے اس
 ایک کوزہ میں مطالب عالیہ کے دریا بہر دئے ہیں۔ سبحان اللہ یہ بھی ایک ظاہر سچا نشان ہے
 دین اسلامی کی سچائی کا اور سب دینیہ زبردست اور غالب ہونے کا اس تصریح سے کہ جس دین
 میں ایک ایک عالم ایسے ایسے رسالے مختصر تصنیف کر کے دین کے مخالفوں کو کہلا ہوا الزام دیکر بہنو
 اور بے صرفہ گفتگو کرنے سے بستہ زبان اور برد و خستہ لب اور بالکل مہو کر دئے اور سچے دین
 داروں کو صاف دکھلا دے کہ اسلامی شریعت کیسی سچی ہے جسکے سارے قانون اور سب باتیں
 یکجہ والوں کو دین اور دنیا کی خوبیوں سے آگاہ کرتی ہے اور دونوں جان کی خوبیاں بخشی
 ہیں اور حقیقت میں یہ رسالہ ایک معجزہ ہے حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا کہ جنکی شریعت کے عالم معجزہ کے بیان کرنے میں معجزہ دکھاتے ہیں اپنی خوش بیانی اور عقلی دلیلوں
 کے لانے سے بیشک اور بے گمان مصنف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کرامت کی ہے مگر انکی سچ بیانی
 زیادہ اوسوقت کہلی کہ جب اس سالہ کی شرح بہت تفصیل اور توضیح سے کہی جاوے اس واسطے اگرچہ
 رک چاہتا تھا کہ عبارت کے تحت میں مطالب عالیہ بیان کئے جاوے مگر مختصر ترجمہ کی کفالت جو مجہ
 مترجم بیچ مدان خاکسار نے کی تھی اوسمیں اختصار کلام مطمح نظر تھا اس واسطے اب بارادت آجی جانشانہ
 اسی طرز خاص سے یعنی اول عربی عبارت اور اوسکے تحت میں فارسی ترجمہ اور اس ترجمہ کے
 تحت میں اردو ترجمہ ایک جگہ لکھو گا کہ نہ رسالہ لکھو گا اور اس نوتالیف جدا گانہ رسالہ کا نام ضمیمہ یا ملحقہ

رکھو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس رسالہ میں بیان کرو گا کہ بعثت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
 شرک اور کفر اور قبیح رسوم اور غایت فسق اور فجور نے روی زمین کے ملکوں کو جنکا حال معلوم ہے
 تمہیر کیا تھا خدا سے مہربان نے اپنے بندوں کی ہدایت کی واسطے خاتم الانبیاء بھیجا جسے توحید اور
 تمجید الہی جلالتہ پہلے اور کفر اور شرک اور زنا پاک و رحمن شیطانی کاموں کو بالکل مٹا دیا اور ان
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچو غور کر کے اپنے اصحاب اختیار اور اپنے آل پاکہ و پرانے
 پیروں کو کامل بنادیا سو اسٹے اس رسالہ میں جسکی تالیف کا باعث توفیق اور اعانت الہی جلالتہ
 کے وعدہ کرتا ہوں اول اس وقت کے گروہوں کی ذمہ داری اور گمراہی تاریخی کتابوں سے ذکر کر کے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فتاویٰ عالیہ اور کرام اشراف جس سے انکا خاتم الانبیاء علیہ السلام
 ہونا دلائل اور مبرہن سبکو معلوم ہو جاوے اور انکے سرآمد نبی یعنی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیل
 اور انکے باب میں پیشین گوئیاں انبیاء سابقین علیہم السلام کی یہود اور نصاریٰ یون کی کتابوں
 سے ذکر کر کے انکے اصحاب کبار اور آل اطہار اور اصحاب معارف شعار رضی اللہ عنہم اجمعین
 کے بالا جلال والاخصار مدارج عالیہ اور مناقب رفیعہ بیان کئے جاویں گے بعون اللہ تعالیٰ و ہون
 المستعان تعریجۃ الہی سآلۃ بعون اللہ تعالیٰ ببرکۃ صاحب الرسآلۃ اللہم صل علیہ و
 علی آلہ وصحبہ اجمعین وسلم

بقلم بیچ رقم کترین محمد علی اکبر آبادی

